الامن والعلی

مصنفہ

اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(صرف سرورق زینت پریس بل روڈ لاہور طبع ہوا)

۴۸۶

فہرست فوائد جلیلہ ومضامین نفیسہ کتاب

الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء

مصنفہ

امام اہلسنت اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ مقبول عام ریلوے روڈ لاہور - قیمت ۱۲/

نوٹ: جملہ تصانیف علماء اہلسنت بالخصوص تصانیف اعلحضرت امام اہلسنت مولینا مولوی الحاج محمد احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ پتوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں

ملنے کا پتہ: سنی کتبخانہ سنبھل ضلع مراد آباد ...... قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ: ملک دین محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور ۔۔۔ قیمت ۱۲/

نوٹ:۔ جملہ تصانیف علمائے اہلسنت خصوصاً تصانیف امام اہلسنت حضرت مولانا مولوی سید دیدار علیشاہ صاحب مدظلہ مندرجہ ذیل پتوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ: شیخ الٰہی بخش، محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور قیمت ۱۲ ر

ملنے کا پتہ شیخ محمد اسحاق تاجر کتب ہال بازار امرتسر ...... قیمت ۱۲ر

خاتمہ کتاب

ملنے کا پتہ:- صدر دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور اندرون دہلی گیٹ قیمت ۱۲/

حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ

الحمد للہ

کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلاء

کہنے کے اثبات و احقاق اور شرکیات طائفہ وہابیہ کے ابطال و ازہاق

میں یہ مبارک رسالہ بمثل عجالہ مسمی بنام تاریخی

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء

ملقب بلقب تاریخی

اکمال الطامۃ علیٰ شرک سوی بالامور العامۃ

تصنیف منیف

اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت عظیم البرکت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام علامہ ابو البرکات مولانا مولوی سید احمد شاہ صاحب قادری

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

در مطبع صابر الیکٹرک پریس طبع شد

باہتمام میاں حسن الدین پرنٹر چھپکر مرکزی انجمن حزب الاحناف سے شائع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

از دہلی بارہ ہندو رائے مرسلہ مولوی محمد کرامت اللہ خاں صاحب

۱۲ر جمادی الآخرہ ۱۳۱۱ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید کہتا ہے کہ پڑھنا **درود تاج** اور **دلائل الخیرات** کا شرک محض اور بدعت سئیہ ہے اور تعلیم اس کی سمِ قاتل۔ شرک اس لئے کہ درود تاج میں دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں مذکور ہے اور بدعت سیئہ اسلئے کہ یہ درود بعد صدہا سال کے تصنیف ہوئے ہیں۔ عمرو جواب میں کہتا ہے کہ ورد اس درود مقبول کا موجب خیر و برکت اور باعث ازدیاد محبت ہے۔ زید عربیت سے جاہل ہے وہ نہیں سمجھتا۔ کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبب ہیں دفع بلا کے۔ اگرچہ دافع البلا حقیقۃً خدا تعالیٰ ہے۔ مختصر المعانی میں انبت الربیع البقل کو بقول مومن مجاز اور بقول کافر حقیقت فرمایا ہے علاوہ ازیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہمارے دعوے پر دو بزرگ گواہ ہیں اور کیا سال ولادت حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قحط عام کی وبا دفع نہیں ہوئی اس کے سوا جبرئیل جلیل کا

مقولہ قرآن کریم میں اسطرح درج ہے لِاَھَبَ لَکِ غُلَامًا ذکیا یہاں بقول زید حضرت جبرائیل بھی معاذ اللہ مشرک ہو گئے کیونکہ وہ اپنے کو وہاب فرما رہے ہیں پس جو جواب زید کی جانب سے ہو گا وہی ہماری طرف سے پھر چونکہ یہ درود معمول بہ اکثر علماء ومشائخ عظام ہے پس وہ سب بھی زید کے نزدیک مشرک ہوئے اور طرہ یہ کہ خود زید بھی اس خواہ مخواہ کے شرک سے نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ وہ بھی سم کو قاتل اور ادویہ کو دافع درد و رافع غثیان کہتا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قصیدہ اطیب النغم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع فرما رہے ہیں۔ سندیں تو اور بھی بہت ہیں مگر اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ رہا صدہا سال کے بعد تصنیف ہونیسے بدعت سیئہ ہونا یہ بھی زید کی حماقت پر دال ہے۔ خود زید جو مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبے جمعہ میں بر سر منبر پڑھتا ہے اسکے لئے اس کے پاس کوئی حدیث ہے یا وہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہیں سبحان اللہ ان خطبوں کا پڑھنا جو صدہا سال بعد کی تصنیف ہیں، تو زید کے لئے سنت ہو اور خاصان حق کی تصنیف درود کا پڑھنا بدعت سیئہ ٹھہرے۔ ہاں جو صیغے درود کے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان کا پڑھنا ہمارے نزدیک بھی افضل و بہتر ہے مگر علمائے راسخین اور فقرائے کاملین نے حالت ذوق و شوق میں جو درود شریف بالفاظ بدیعہ تصنیف فرمائے ہیں جنمیں جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں درج فرمائے ہیں اور خود حضرت شیخ نے ایک مستقل رسالہ اسبارہ میں تالیف فرمایا اور جتنے درود مشائخ عظام نے تصنیف فرمائے ہیں سب اُسمیں درج ہیں اور شرح سفر السعادہ میں ۲۳ صیغے رسول خدا سے منقول ہیں۔ باقی صحابہ و تابعین سے زیادہ گئے ہیں۔ زید جاہل نے ان سب حضرات کو (معاذ اللہ) مشرک بنایا ہے۔ اب علمائے اعلام سے استفسار ہے کہ قول زید کا صحیح اور موافق عقاید سلف صالح کے ہے یا عمرو کا۔ بہ تشریح و تفصیل ارشاد ہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ علی ما علم وھدانا للدین الاقوم وسلک بنا السبیل الاسلم وصلی ربنا وبارک وسلم علی دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم سیدنا ومولانا ومالکنا وماوٰنا محمد مالک الارض ورقاب الامم وعلی الہ وصحبہ اولی الفضل والفیض والعطاء والجود والکرم آمین

قال الفقیر المستدفع البلاء من فضل نبیہ العلی الاعلی صلی علیہ اللہ تعالٰی عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی دفع نبیہ عنہ البلاء ومنح قلبہ النور والجلاء یہ مختصر جواب موضح صواب متضمن مقدمہ و دو باب و خاتمہ

مقدمہ اتمام الزام وتمہید مرام میں عایدہ قاہرہ وفائدہ ظاہرہ پر مشتمل

ایہا المسلمون دفع نبیکم عنکم بلاء المجنون وفتنۃ المفتون زید بقید کے ایسے کلمات کچھ محل تعجب نہیں کہ مذہب وہابیہ کی بنا ہی حتی الامکان حضور سید الانس والجان علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والسلام کے ذکر شریف مٹانے اور محبوبانِ خدا جل وعلا وعلیہم الصلاۃ والثنا کی تعظیم قلوب مسلمین سے گھٹانے پر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون مگر تعجب ان مسلمانان اہلسنت سے کہ ایسے ناپاک اقوال پر کان دھریں۔ بہت کان کھانے والے دنیا میں ہوئے اور ہوتے رہیں گے مسلمان صحیح العقیدہ ان کی طرف التفات ہی کیوں کریں۔ ایسوں کا علاج حضور میں خاموشی اور غیبت میں فراموشی اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ہر حال اپنے محبوب بے مثال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذکر پاک کی زیادہ گرمجوشی کہ مخالف خود ہی اپنی آگ میں جل بجھیں گے۔ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور اس طائفہ تالفہ کے رد میں **اقوال ائمہ وعلما** پیش کرنے کا تو کوئی محل ہی نہیں کہ یہ تم اپنے اعتقاد سے ائمہ وعلما کہتے ہو ان کے نزدیک وہ بھی تمہاری طرح معاذاللہ مشرک بدعتی

تھے درود محمود میں کتب وصیغ کثیرہ کی تصنیف و اشاعت انہیں نے کی تمہارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ دافع البلاء صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کا خلیفہ اکبر و مددبخش ہر خشک و تر و واسطہ ایصال ہر خیر و برکت و وسیلۂ فیضان ہر جود و رحمت وشافی وکافی وقاسم نعمت وکاشف کرب ودافع زحمت وہی لکھ گئے جس کی تصریحات قاہرہ سے انکی تصنیفات باہرہ کے آسمان گونج رہے ہیں فقیر غفراللہ لہ نے کتاب مستطاب سلطنۃ المصطفےٰ فی ملکوت کل الوریٰ ۱۲۹۷ میں بکثرت ارشادات جلیلہ و نصوص جزیلہ جمع کئے جنکے دیکھنے سے بحمداللہ ایمان تازہ ہو اور روئے ایقان پر احسان کا غازہ۔ تو ان کے نزدیک حقیقۃً یہ شرک و بدعت تمہیں وہی سکھا گئے آخر ان کا بانیٔ مذہب[۲] شیخ نجدی علیہ ما علیہ ڈنکے کی چوٹ کہتا تھا کہ چھ سو برس سے جتنے علما گذرے سب کافر تھے۔ کما ذکرہ المحدث العلامۃ الفقیہ الفہامۃ شیخ الاسلام زینۃ المسجد الحرام سیدی احمد بن زینی بن دحلان المکی قدس سرہ الملکی فی الدرر السنیۃ احادیث دکھانے کا کیا موقع کہ آخر سب کتب حدیث صحاح و سنن و مسانید و معاجیم وغیرہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے بعد تصنیف ہوئیں تو ان کے طور پر معاذاللہ وہ سب بدعت اور مصنف بدعتی۔ رہی آیت کہ رب العزۃ جل وعلا بے تخصیص لفظ وصیغہ ووقت وعدد مطلقاً اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کی طرف بلاتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَمَنَعَ مِنَ الْاِكْثَارِ الْهَالِكُوْنَ۔ تو دلائل الخیرات و درود تاج وغیرہا سب اس حکم جانفزا کے دائرہ میں داخل۔ یہ بھی انہیں مقبول ہوتی نظر نہیں آتی۔ کہ ان کتب وصیغ میں حضور والا دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف عظیمہ جلیلہ و نعوت کثیرہ جزیلہ ہیں اور ان کے امام الطائفہ کا حکم[۳] ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو اسمیں بھی اختصار کرو علاوہ بریں وظیفہ درود میں صدہا بار نام اقدس لینا ہوگا اور ان کا امام لکھ چکا کہ نام جپنا شرک ہے اب وہ اپنے امام کی تصریح مانیں یا تمہارے خدا کا اطلاق۔ ہاں اگر انہیں کے امام الطائفہ اور اس کے آبا و اجداد و اکابر کی تصانیف دکھاؤ تو شاید کچھ کام چلے۔ کہ امام الطائفہ کو کچھ کہیں تو ایمان کی گت بری بنے اور اس کے اکابر سے مکابرہ ہیں تو اس سے کیونکر

۱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں علماء و ائمہ دین کا عقیدہ

۲ وہابیوں کا پیشوا چھ سو برس کے سب علماء کو کافر کہتا تھا

۳ وہابیہ کے نزدیک حضور کی تعریف میں کمی چاہیے

۴ وہابیہ کے نزدیک

گاڑھی چھننے ایسی ہی جگہ بدلگامی کا قافیہ تنگ ہوتا ہے کہ نہ رائے رفتن نہ روئے ماندن مثلاً اولاً
یوں پوچھئے کہ حیادار و صرف اس جرم پر کہ حضرات علمائے دین مصنفین کتب رحمہم اللہ تعالیٰ زمانہ
اقدس حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھے انہیں کی کتابیں بدعت اور وہ معاذ اللہ
اہل بدعت قرار پائیں گے یا یہ حکم امام الطائفہ اور اس کے عم نسب و پدر شریعت و جد طریقت جناب
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور اسکے جد نسب و جد شریعت و فرجد طریقت شاہ ولی اللہ صاحب
اور فرجد نسب و تلمذ و جد الجد بیعت شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم اکابر و عمائد خاندان دہلی کو بھی
شامل ہوگا کیا یہ حضرات زمانہ اقدس میں تھے کیا ان کی کتابیں جبھی تصنیف ہوئی تھیں - کیا
انھوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں بیسیوں مختلف صیغوں سے جو درود لکھے ہیں سب
بعینہا حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اگر ہیں تو پتہ دو اور نہیں تو کیا
ہٹ دھرمی سینہ زوری ہے کہ ان کی تصانیف بدعت اور یہ بدعتی نہ ٹھہریں کیا وحی باطنی
اسمعیلی میں یہ حکم تشریعی بھی آچکا ہے کہ یَجُوْزُ لِاٰبَائِکَ مَا لَا یَجُوْزُ لِغَیْرِھِمْ - ان کا امام
صاف صاف لکھ چکا کہ بعض غیر انبیا پر بھی (جنمیں اسنے اپنے پیر اور پردادا کو بھی داخل کیا ہے)
بے وساطت انبیا وحی باطنی آتی ہے جسمیں احکام تشریعی اترتے ہیں وہ ایک جہت سے انبیا
کے پیرو اور ایک جہت سے خود محقق ہوتے ہیں وہ شاگرد انبیا بھی ہیں اور ہم استاذ انبیا بھی
وہ مثل انبیا معصوم ہیں (دیکھو صراط المستقیم مطبع ضیائی میرٹھ صفحہ ۳۸ دوسطر آخیر تا صفحہ
۳۹ سطر ۱۰ و ۱۱ تا دو سطر آخیر تا صفحہ ۴۱ سطر ۵ و ۶ تا صفحہ ۴۲ سطر ۲ و ۳ و ۴) گمراہی بددینی کا منہ
کالا پھر نبوت کیا کسی پیڑ کا نام ہے اللہ کی شان یہ کھلم کھلا اپنے استاذوں پیروں کو نبی
بنانے والے تو امام اور ائمہ شریعت و علمائے سنت اس جرم پر کہ صیغہائے درود مصطفےٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیوں کثرت کی معاذ اللہ بدعتی بدنام ثانیاً یہ قہرمانی حکم صرف حضور دافع البلا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود میں ہے یا خاندان امام الطائفہ کے ایجادات میں بھی کہ شاہ
صاحب کے قول الجمیل جن کے لئے ضامن و کفیل - اسی قول الجمیل میں اپنے اور اپنے پیران
ومشائخ کے آداب طریقت و اشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھا کہ ہماری صحبت و
سلوک آموزی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہے وان لم یثبت تعیین الاداب

۴ دہلی کے بزرگوں پر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب پر بدعتی

۵ واضح ہو امام الطائفہ کا اپنے بزرگوں کو صاف صاف نبی و صاحب شریعت و وحی و معصوم ماننا

۶ خاص دینی کاموں میں خاندان امام الطائفہ کا نئی نئی باتیں نکال کر وہابیہ کے طور پر بدعتی ہو جانا

ولا تلک الاشغال اگرچہ نہ ان خاص آداب کا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثبوت ہے
نہ ان اشغال کا ۔ شاہ عبد العزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں اسی طرح پیشوایان طریقت نے
جلسات وہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ۔ مولوی خرم علی مصنف نصیحۃ المسلمین
اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ صاحب کا یہ قول نقل کر کے لکھتے ہیں یعنی ایسے امور کو
مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں اور سنئے اسی
قول الجمیل میں اشغال مشائخ نقشبندیہ قدست اسرارہم میں تصور شیخ کی ترکیب لکھی کہ اذا
غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ ما
تفید صحبتہ جب شیخ غائب ہو تو اس کی صورت اپنے پیش نظر محبت و تعظیم کے ساتھ تصور
کرے جو فائدے اس کی صحبت دیتی ہے اب یہ صورت دیگی شفاء العلیل میں مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب سے نقل کیا ۔ حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے
مکتوبات مرزا مظہر صاحب جانجاناں میں ہے (جنہیں شاہ ولی اللہ صاحب اپنے مکتوبات میں
نفس زکیہ قیم طریقہ احمدیہ داعی سنت نبویہ لکھتے ہیں) دعائی حزب البحر وظیفہ صبح و شام و ختم
حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم ہر روز بجہت حل مشکلات باید خواند ۔ ذرا اس صبح و شام
و ہر روز کے الفاظ پر بھی نظر رہے کہ یہ وہی التزام و مداومت ہے جسے ارباب طائفہ وجہ
ممانعت قرار دیتے ہیں یہ ان داعی سنت نے بدعت در بدعت کا حکم دیا بلکہ اس ختم اور ختم مجددی
کی نسبت انہیں مکتوبات میں ہے بعد از حلقہ صبح لازم گیرند انھیں میں ہے بعد از حلقہ صبح
بر ایں مواظبت نمایند شب جانے دو خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے اشغال مناسبہ
ہر وقت و ریاضات ملائمہ ہر قرن جدا جدا میباشند ولہذا محققان ہر وقت از اکابر ہر طرق در تجدید
اشغال کوششہا کردہ اند بناء علیہ مصلحت دید وقت چناں اقتضا کرد کہ یک باب ازیں کتاب
برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت است تعین کردہ شود الخ ۔ للہ الانصاف یہ لوگ
کیوں نہ بدعتی ہوئے اور ذرا تصور شیخ کی تو خبر یں کہئے جسے جناب شاہ صاحب مرحوم سب
راہوں سے قریب تر راہ بتا رہے ہیں یہ ایمان تقویۃ الایمان پر ٹھیٹ بت پرستی تو نہیں یا یہ
حضرات شریعت باطنہ اسمعیلی سے مستثنے ہیں ثالثاً بھلا حضور اقدس دافع البلاء مانح العطاء

ذرا تصور شیخ کا حکم ملاحظہ ہو

وظائف کے الزام کا حکم

امام الطائفہ کا خود بدعتی بننا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا تو معاذ اللہ شرک ہوا اب جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی خبر
لیجئے وہ اپنے قصیدہ نعتیہ اطیب النغم اور اسکے ترجمہ میں کیا بول بول رہے ہیں بنظر نمے آید مرا مگر
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے پھر کہا ۔
جائے پناہ گرفتن بندگان وگریزگاہ ایشاں در وقت خوف ایشاں روز قیامت پھر کہا نافع
ترین ایشاں مردمان را نزدیک ہجوم حوادث زمان پھر کہا اے بہترین خلق خدا و اے بہترین
عطا کنندہ و اے بہترین کسے کہ امید او داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے پھر کہا تو پناہ دہندہ
از ہجوم کردن مصیبتے اپنے دوسرے قصیدۂ نعتیہ ہمزیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں آخر حالتے مادح
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم را وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آن ست کہ
ندا کند خوار و زار شدہ باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق ای رسول خدا عطائے
ترا میخواہم روز حشر (الی قولہ) توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من و بہ تست
پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من آہ ملخصا یہی شاہ صاحب ہمعات میں زیر بیان
نسبت اویسیہ لکھتے ہیں از ثمرات ایں نسبت رویت آں جماعت ست در منام و فائدہا
از ایشاں یافتن و در مہالک و مضایق صورت آں جماعت پدید آمدن وحل مشکلات وے
باں صورت منسوب شدن ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے شاگرد رشید اور مرزا صاحب
موصوف کے مرید تذکرۃ الموتی میں ارواح اولیائے کرام قدست اسرارہم کی نسبت لکھتے ہیں
ارواح ایشاں از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند میروند و دوستاں و معتقدان را
در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمناں را ہلاک میسازند اور دافع البلا کس
چیز کا نام ہے مرزا صاحب کے ملفوظات میں ہے نسبت ما بجناب امیر المومنین علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ میرسد و فقیر را نیازے خاص بانجناب ثابت ست در وقت عروض عارضہ
جسمانی توجہ بانحضرت واقع میشود و سبب حصول شفا میگردد ذرا اس نیازی خاص
پر بھی نظر رہے یہی داعی سنت نبویہ فرماتے ہیں ۔ التفات غوث الثقلین بحال متوسلان
طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد باہیچکس از اہل ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت
بحالش مبذول نیست ذرا اس عبارت کے تیور دیکھئے اور لفظ مبارک غوث الثقلین

بھی ملحوظ خاطر رہے اس کے یہی معنی ہیں نہ کہ انس و جن کی سب کی فریاد کو پہنچنے والے اور سنئے
یہی نفس زکیہ فرماتے ہیں ہمچنیں عنایت حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقداں خود معروف است
مغلاں در صحرا یا وقت خواب اسباب و اسپاں خود بحمایت حضرت خواجہ می سپارند و تائیدات
از غیب ہمراہ ایشاں ملیشود ۔ اب تو شرک کا پانی سر سے تیر ہو گیا ایمان سے کہیو تمہارے ایمان
پر کتنا بڑا بھاری شرک ہے جسپر مدد غیبی نازل ہوتی اور یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز
کے مدائح میں گنی جاتی ہے خدا کرے اسوقت کہیں تمہیں حدیث اَعُوْذُ بِعَظِیْمِ ھٰذَا الْوَادِیْ
یا آیہ کریمہ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ یاد آجاوے پھر جناب مرزا
صاحب اور ان کے مداح جناب شاہ صاحب کا مزہ دیکھئے آخر تمہارا امام بھوت پریت جن
پری اور اولیا و شہدا سب کو ایک ہی درجہ میں مان رہا ہے ۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر
عزیزی میں اکابر اولیا کا حال بعد انتقال لکھتے ہیں در ینحالت تصرف در دنیا دادہ و استغرق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمیگردد و اویسیاں تحصیل
مطلب کمالات باطن از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا
میطلبند و میابند ذرا یہ دنیا میں اولیا کا تصرف بعد انتقال ملحوظ رہے اور حل مشکلات و
دفع بلا میں کتنا فرق ہے (یا علی مشکلکشا مشکل کشا) اور تحفہ اثنا عشریہ میں تو اس سے
بھی بڑھ کر جان نجدیت پر قیامت توڑ گئے فرماتے ہیں حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام
امت بر مثال پیراں و مرشداں مے پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند
و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردید چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ
ہمیں معاملہ است (تحفہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ آخر صفحہ ۳۹۶ و اول ۳۹۷) کیوں صاحبو یہ
کتنے بڑے شرکہائے اکبر و اعظم ہیں کہ شاہ صاحب جن پر اجماع امت بتا رہے ہیں اتنو عجب
نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجئے بھلا دفع بلا
بھی امور تکوینیہ میں ہے یا نہیں جو دامن پاک حضرت مولیٰ علی و اہلبیت کرام سے وابستہ
ہے صلی اللہ تعالی علی سیدہم و مولاہم و علیہم و بارک وسلم ۔ طرفہ تر سنئے شاہ ولی اللہ صاحب
کے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے روشن کہ شاہ صاحب و الا مناقب اور ان کے

باره اساتذہ علم حدیث ومشائخ طریقت جنھیں مولنا ابوطاہر مدنی اوران کے والد واستاذ پیر مولنا ابراہیم کردی اوران کے استاذ مولنا احمد قشاشی اوران کے استاذ مولنا احمد شناوی اورشاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولنا احمد نخلی وغیرہم اکابر داخل ہیں کہ شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث انہیں علماء سے ہیں جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الباری وخاص دعائے سیفی کی اجازتیں لیتے اوراپنے مریدین ومستفیدین کو اجازت دیتے اعمال جواہر خمسہ ودعائے سیفی کا زمانہ اقدس حضور دافع البلا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تصنیف ہونے سے بدعت اوراسوجہ سے ان صاحبوں کا بدعتی ومروج بدعت قرار پانا درکنار اسی جواہر[۳۴] خمسہ کی سیفی میں وہ جواہر دار سیف خونخوار جسے دیکھ کر وہابیت بیچاری اپنا جوہر کرنے کو طیار ہو گیا یعنی ناد علی کہ ایمان طائفہ پر شرک جلی - جواہر خمسہ میں ترکیب دعائے سیفی میں فرمایا - ناد علی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخواند وآں این است

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ - یعنی پکار[۳۵] علی المرتضی کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں[۳۶] اپنا مددگار پائیگا - مصیبتوں[۳۷] میں سب پریشانی وغم اب دور ہوئے جاتے ہیں حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی وزراب شرک طائفہ کا مول تول کہئے اس نفیس سند کی قدرے تفصیل درکار ہو تو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلوۃ الاسرار[۱۳۰۵] وحیات الموات فی بیان[۱۳۰۵] سماع الاموات وانوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ[۱۳۰۴] ملاحظہ ہوں - ہے یہ کہ ان خاندانی اماموں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے وللہ الحمد کیوں صاحبو یہ سب حضرات بھی ایمان طائفہ پر مشرک بے ایمان واجب العذاب مستحیل الغفران تھے - یا تقویۃ الایمان کی آیتیں حدیثیں امام الطائفہ کا کنبہ چھوڑ کر باقی علمائے اہل سنت ہی کو مشرک بدعتی بتانے کے لئے اتری ہیں اللہ ایمان وحیا بخشے آمین غرض ان حضرات کے مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کچھ کام چلے جنہیں نہ نگلتے بنے نہ اگلتے وللہ الحجۃ السامیہ

فائدہ زاہرہ - خیر یہ تو اجمالا ان حضرات کی خدمت گزاری تھی اور بدعت کی بحث کو علمائے سنت بہت کتب میں غایت قصوی تک پہنچا چکے وَمِنْ اَحْسَنِ مَنْ فَصَّلَهٗ

۳۴ شاہ صاحب کا بڑا بھاری شرک نادعلی

۳۵ مولا علی کو پکارو

۳۶ مولا علی مصیبتوں میں مددگار ہیں

۳۷ یا علی یا علی یا علی

وحققہ خاتم المحققین سیدنا الوالد رضی عنہ المولی الماجد فی کتابہ الجلیل المفاد اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے بھی اپنے رسالہ اقامۃ القیامہ علی طاعن القیام لنبی تہامہ ۱۲۹۹ھ وغیرہا رسایل میں بقدر کافی نکات چیدہ گذارش کئے اور اپنے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین ۱۳۰۱ وغیرہا میں خاندان مذکور کے بکثرت ایجاد و احداث لکھے کہ اس نو تصنیفی کی صفر اشکنی کو بس ہیں اور حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وبا و بلا و قحط و مرض و الم کو دفع فرمانے کے جزئیات و وقائع جو احادیث میں مروی ان کے جمع کرنے کی ضرورت نہ حصر کی قدرت انمیں سے بہت بحمد اللہ تعالی کتب و خطب علماء میں مسلمانوں کے کانوں تک پہنچ چکے اور اب جو چاہے کتب سیر و خصائص و معجزات مطالعہ کرے مگر فقیر غفر اللہ تعالی لہ ایک **نکتہ جلیلہ کلیہ** بغایت مفید القا کرے کہ انشاء اللہ تعالی تمام شرکیات وہابیہ کی بیخکنی میں کافی و وافی کام دے مسلمانو کچھ خبر بھی ہے ان حضرات کا لفظ دافع البلاء اور اس کے امثال کو شرک بتانے بلکہ بات بات پر شرک پھیلانے سے اصل مدعا کیا ہے وہ ایک دائے باطنی و مرض خفی ہے کہ اکثر عوام بیچاروں کی نگاہ سے مخفی ہے ان نئے فلسفیوں پرانے فیلسوفونکے نزدیک شرک امور عامہ سے ہے کہ عالم میں کوئی موجود اس سے خالی نہیں یہانتک کہ معاذ اللہ حضرات علیۃ انبیائے کرام و ملئکۂ عظام علیہم الصلاۃ والسلام تا آنکہ عیاذا باللہ خود حضرت رب العزۃ و حضور پرنور سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ و التحیۃ ولہذا امام الطائفہ نے جابجا وہ بیجا مسایل جی سے گڑھے کہ یہ ناپاک چھینٹا وہاں تک بڑہے جس کی بعض مثالیں مجموعہ فتاوائے فقیر العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کی جلد ششم البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں ملینگی۔ یہاں ان کی تفصیل سے تطویل کی حاجت نہیں یہ حضرات کہ اس کے امام کے مقلد ہیں انا علی اثارہم مقتدون پڑھتے ہوئے اسی ڈگر ہوئے۔ یہ حکم شرک بھی اسی دبی آگ کا دھواں دے رہا ہے اجمال سے نہ سمجھو تو مجھ سے مفصل سنو **اقول** ۳۹ وباللہ التوفیق نسبت و اسناد دو قسم ہے حقیقی کہ مسند الیہ حقیقۃً مسند سے متصف

۳۸ تنبیہ جلیلہ کہ وہابیہ کا مذہب انبیاء و ملائکہ یہاں تک کہ خود اللہ عزوجل جلالہ کو معاذ اللہ مشرک کہتا ہے

۳۹ اسناد و نسبت کی تحقیق نفیس

ہو اور مجازی کہ کسی علاقہ سے غیر متصف کیطرف نسبت کردیں جیسے نہر کو جاری یا جالس سفینہ کو متحرک کہتے ہیں حالانکہ حقیقۃً آب و کشتی جاری و متحرک ہیں پھر حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائی غیر ہو اور عطائی کہ دوسرے نے اسے حقیقۃً متصف کردیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف سے متصف ہو جیسے واسطہ فی الثبوت میں۔ یا نہیں جیسے واسطہ فی الاثبات میں ان سب صورتوں کی اسنادیں تمام محاورات عقلائے جہان داہل ہر مذہب و ملت خود قرآن و حدیث میں شائع و ذائع مثلاً انسان عالم کو عالم کہتے ہیں قرآن عظیم میں جا بجا اولوالعلم و علموا بنی اسرائیل اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت لفظ علیم وارد یہ حقیقت عطائیہ ہے یعنی بعطائے الٰہی وہ حقیقۃً متصف بعلم ہیں اور مولیٰ عزوجل نے اپنے نفس کریم کو علیم فرمایا یہ حقیقت ذاتیہ ہے کہ وہ بے کسی کی عطا کے اپنی ذات سے عالم ہے سخت احمق وہ کہ ان اطلاقات میں فرق نکرے وہابیہ کے مسائل شرکیہ استعانت و امداد و علم غیب و تصرفات و ندا و سماع فریاد و غیرہا اسی فرق نہ کرنے پر مبنی ہیں۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس بحث شریف میں ایک نفیس رسالہ کی طرح ڈالی ہے اسمیں متعلق بنزاعیات وہابیہ صدہا اطلاقات کو آیات و احادیث سے ثابت اور احکام اسنادات کو مفصل بیان کرنے کا قصد ہے انشاءاللہ تبارک و تعالیٰ حضور پرنور معطی البہا والسرور دافع البلاء والشرور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا بھی بمعنے حقیقی عطائی ہے مخالف متعسف کو یوں توفیق تصدیق نصیب نہ ہو تو فقیر کا رسالہ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ ۱۲۹۷ مطالعہ کرے کہ بعونہٖ تعالیٰ تحقیق و توثیق کے باغ لہکتے نظر آئیں اور ایمان و ایقان کے پھول مہکتے۔ خیر یہاں اس بحث کی تکمیل کا وقت نہیں تنزلاً یہی سہی کہ احد الامرین سے خالی نہیں نسبت حقیقی عطائی ہے یا از انجا کہ حضور سبب و وسیلہ و واسطہ دفع بلا ہیں لہذا نسبت مجازی۔ رہی حقیقی ۴۱ حاشا کہ کسی مسلمان کے قلب میں کسی غیر خدا کی نسبت اس کا خطرہ گذرے امام علامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی سبکی قدس سرہ الملکی ۴۲ جن کی امامت و جلالت محل خلاف و شبہت نہیں یہاں تک کہ میاں نذیر حسین دہلوی

۴۰ وہابیہ اسی تحقیق سے جاہل ہو کر مسایل شرکیہ میں پڑ گئے

۴۱ جو معنی شرک ہیں کسی مسلمان کی خواب میں بھی انکا خیال نہیں گذرتا

۴۲ میاں نذیر حسین دہلوی کا امام تقی الدین سبکی کو بالاتفاق امام مجتہد ماننا

اپنے ایک مہری مصدق فتوے میں انہیں بالاتفاق امام مجتہد مانتے ہیں کتاب مستطاب
شفاء السقام شریف میں ارشاد فرماتے ہیں لَیْسَ الْمُرَادُ نِسْبَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَلْقِ وَالْاِسْتِقْلَالِ بِالْاَفْعَالِ ھٰذَا لَا یَقْصِدُہٗ مُسْلِمٌ فَصَرْفُ
الْکَلَامِ اِلَیْہِ وَمَنْعُہٗ مِنْ بَابِ التَّلْبِیْسِ فِی الدِّیْنِ وَالتَّشْوِیْشِ عَلٰی عَوَامِّ
الْمُوَحِّدِیْنَ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق
وفاعل مستقل ہیں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا اور
آنحضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی
میں ڈالنا ہے) صَدَقْتَ یَا سَیِّدِیْ جَزَاکَ اللہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا
آمِیْنَ فقیر کہتا ہے ایک دفع بلا و امداد و عطا ہی پر کیا موقوف مخلوق کی طرف اصل
وجود ہی کی اسناد بمعنے حقیقی ذاتی نہیں پھر عالم کو موجود کہنے میں وہابیہ بھی ہمارے
شریک ہیں کیا ان کے نزدیک عالم بذاتہ موجود ہے یا سوفسطائیہ کی طرح عقیدہ
حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ سے منکر ہیں اور جب کچھ نہیں تو کیا ظلم ہے کہ جو محاورے
صبح وشام خود بولتے رہیں مسلمانوں کے مشرک بنانے کو ان کی طرف سے آنکھیں
بند کرلیں کیا مسلمانوں پر بدگمانی حرام قطعی نہیں کیا اس کی مذمت پر آیات قرآنیہ
واحادیث صحیحہ ناطق نہیں بلکہ انصاف کی آنکھ کھلی ہو تو اس ادعائے خبیث کا درجہ
تو بدگمانی سے بھی گذرا ہوا ہے سوئے ظن کے لئے اس گمان کی گنجائش تو چاہئے
مسلمان کے بارہ میں ایسے خیال کا احتمال ہی کیا ہے اس کا موحد ہونا ہی اس کی مراد
پر گواہ کافی ہے کَمَا لَا یَخْفٰی عِنْدَ کُلِّ مَنْ لَّہٗ عَقْلٌ وَّدِیْنٌ فتاویٰ خیریہ کتاب الایمان
میں ہے سُئِلَ فِیْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ ھٰذِہِ الدَّارَ اِلَّا اِنْ یَّحْکُمَ عَلَیْہِ الدَّھْرُ
فَدَخَلَ ھَلْ یَحْنَثُ اَجَابَ لَا وَھٰذَا مَجَازٌ یَصْدُرُ مِنَ الْمُوَحِّدِ وَاِذَا دَخَلَ
فَقَدْ حَکَمَ اَیْ قَضٰی عَلَیْہِ رَبُّ الدَّھْرِ بِدُخُوْلِھَا وَھُوَ مُسْتَثْنٰی فَلَا حِنْثَ اھ بتلخیص
تو ایسا ناپاک ادعائے بدگمانی نہیں صریح افترا ہے وہ بھی مسلمان پر وہ بھی کفر کا۔ مگر قیامت
تو نہ آئیگی حساب تو نہ ہوگا ان خبائث کے دعووں سے سوال تو نہ کیا جائے گا مسلمان

۴۳ وہابیہ کا ظلم جو محاورے خود بولتے ہیں مسلمانوں کے مشرک بنانے کو ان سے آنکھ بند کر لیتے ہیں۔

۴۴ کلمہ گو کی نسبت ارادہ معنی شرک کا ادعا حرام کبیرہ افترا ہے

۴۵ قائل کا موحد ہونا ہی گواہ ہے کہ معنی شرک اسے مراد نہیں

کی طرف سے لا الٰہ الا اللہ جھگڑتا ہوا تو نہ آئے گا ستمگر جواب طیار کر رکھو اس سختی کے دن
کا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝ بالجملہ اس احتمال کی تو یہاں راہ
ہی نہیں بلکہ انہیں دو سے ایک مراد بالیقین یعنی اسناد غیر ذاتی کسی قسم کی ہو اب جو اسے
شرک کہا جاتا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں متصور بنظر مصداق نسبت یا بنفس حکایت[ل] اول
یہ کہ غیر خدا کے لئے ایسا اتصاف ماننا ہی مطلقاً شرک اگرچہ مجازی ہو جس کا حاصل اس
مسئلہ میں یہ کہ حضور دافع البلا صلی اللہ علیہ وسلم دفع بلا کے سبب وسیلہ و واسطہ بھی نہیں
کہ مصداق نسبت کسیطرح متحقق ہو جو غیر خدا کو ایسے امور میں سبب ہی مانے وہ بھی مشرک
دوم یہ کہ ایسی نسبت و حکایت خاص بذات احدیت جل وعلا ہے غیر کے لئے مطلقاً شرک
اگرچہ اسناد غیر ذاتی مانے آدمی اگر عقل و ہوش سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہو تو غیر ذاتی کا لفظ آتے
ہی شرک کا خاتمہ ہو گیا۔ کہ جب بعطائے الٰہی مانا تو شرک کے کیا معنی برخلاف اس طاغی
سرکش کے جو عقل کی آنکھ پر مکابرہ کی پٹی باندھ کر صاف کہتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت
ہوتا ہے کسی سفیہ مجنوں سے کیا کہا جائے کہ صفت الٰہی بعطائے الٰہی نہیں تو جو بعطائے الٰہی ہے
صفت الٰہی نہیں تو اس کا اثبات اصلاً کسی صفت الٰہی کا اثبات بھی نہ ہوا نہ کہ خاص صفت
ملزومہ الوہیت کا کہ شرک ثابت ہو بلکہ یہ تو بالبداہتہ صفت ملزومہ عبدیت ہوئی۔ کہ
بعطائے غیر کسی صفت کا حصول تو بندہ ہی کے لئے معقول تو اس کا اثبات صراحۃً عبدیت

وانفرا ابوا حسنی کی طرف سے جو بات کی ہو شفع وہ دو ہی صورتیں اور دو صورت اوخرا
اور رسول تک عمر تک بھی نہ پہونچا

جو غیر اللہ کی قدرت میں ہے اسے غیر کے لئے بعطائے الٰہی ماننا کبھی شرک نہیں ہو سکتا

امام الطائفہ کی صریح دو مری

[ل] فرق یہ کہ اول میں حکم منع حکایت بنظر بطلان و عدم مطابقت ہو گا یعنی واقع میں موضوع ایسی صفت سے متصف
ہی نہیں جو اس حکایت کا مصحح ہو اور دوم میں حکایت خود ہی محذور ہو گی اگرچہ صادق ہو کہ صدق وصحت اطلاق میں
التزام نہیں الا تری أَنَّا نُؤْمِنُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَزَّ عَزِيزٍ وَأَجَلَّ جَلِيلٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنْ لَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ بَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ تو وجہ اول میں
ہمیں یہ بیان کرنا ہے کہ اسناد غیر ذاتی کا مصداق قطعاً متحقق اور دوم میں یہ کہ یہ اطلاق یقیناً جائز پر ظاہر کہ دلائل
وجہ سوم سب دلائل وجہ اول بھی ہیں کہ حکایات الٰہیہ و نبویہ قطعاً صادق لہٰذا ہم انہیں جانب کثرتہ بقلت توجہ
کریں گے نصوص وجہ ثانی بکثرت لائینگے وباللہ التوفیق ۱۲ منہ دامت فیوضہ

۲۹ — اللہ تعالیٰ یونہی بخش سکتا تھا مگر فرماتا ہے قبول توبہ چاہو تو نبی کے حضور حاضر ہو

کا اثبات ہوا نہ کہ معاذ اللہ الوہیت کا ایک یہی حرف تمام شرکیات وہابیہ کو کیفرِ چشانی کے لئے بس ہے مگر مجھے تو یہاں وہ بات ثابت کرنی ہے جس میں نے یہ تمہید اٹھائی یعنے ان صاحبوں کا حکم شرک اللہ ورسول تک متعدی ہونا۔ ہاں اس کا ثبوت لیجئے ابھی بیان کرچکا ہوں کہ اس حکم ناپاک کے لئے دو ہی وجہیں متصور انہیں سے جو وجہ لیجئے۔ ہر طرح یہ حکم معاذ اللہ اللہ ورسول تک منجر جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؁

باب اول

وجہ اول پر نصوص سنیئے اسمیں چھ آیتیں اور ساٹھ حدیثیں ہیں جملہ چھیاسٹھ نص ہیں۔

فصل اول آیاتِ کریمہ میں!

پارہ ۹ سورۂ انفال

آیت ۱۔ قال اللہ عزوجل وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ ان کافروں پر عذاب نہ فرمائیگا جب تک اے محبوب تو انمیں تشریف فرما ہے سبحٰن اللہ ہمارے حضور دافع البلا صلی اللہ علیہ وسلم کفار پر سے بھی دافع بلا ہیں پھر مسلمانوں پر تو خاص رؤف رحیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء

آیت ۲۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿ ہمنے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے ﴾ پر ظاہر کہ رحمت سبب دفع بلا وزحمت

پارہ ۵ سورۂ نساء

آیت ۳۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ﴾ آیہ کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پرنور عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ و دفع بلائی عذاب ہے بلکہ یہ آیت بیمار دلوں پر اور بھی بلا و عذاب کہ رب العزت قادر تھا یونہی گناہ بخشدے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول ہونا چاہو تو ہمارے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ف — متعدد آیات واحادیث کریمہ کہ محبوبوں کے سبب بلا دفع ہوتی ہے

پارہ ۱۷ سورۂ حج

آیت ۴۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ الآیہ اگر اللہ تعالیٰ آدمیوں سے آدمیوں کو دفع نہ فرمائے تو ہر ملت و مذہب کی عبادتگاہ ڈھا دی جائے ﴿ معلوم ہوا کہ مجاہدین واسطہ دفع بلا ہیں

پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع

آیت ۵۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ عزوجل کا لوگوں کو ایک دوسرے سے تو بیشک تباہ ہو جاتی زمین مگر اللہ فضل والا ہے سارے جہان پر) ائمہ مفسرین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سبب کافروں اور نیکوں کے باعث بدوں سے بلا دفع کرتا ہے **آیت ۶** - وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ؁ اور اگر نہ ہوتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو ان سے تمہیں انجانی میں مشقت پہنچے تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں لیلے اور اگر الگ ہو جاتے تو ہم انہیں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے یہ فتح مکہ سے پہلے کا ذکر ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لاتے ہیں اور کافروں نے مقام حدیبیہ میں روکا شہر میں نہ جانے دیا صلح پر فیصلہ ہوا ظاہر کی نظر میں اسلام کے لئے ایک دبتی ہوئی بات تھی اور حقیقت میں بڑی فتح نمایاں تھی جسے اللہ عزوجل نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ؁ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسکین کو یہ آیت نازل فرمائی کہ اس سال تمہیں داخل مکہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں - مکہ معظمہ میں بہت مرد و عورت مغلوبی کے سبب خفیہ مسلمان ہیں جن کی تمہیں خبر نہیں تم قہر آجاتے تو وہ بھی تیغ وبند کے روندنے میں آتے اور ان کے سوا ابھی وہ لوگ ہیں جو ہنوز کافر ہیں اور عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں لے گا اسلام دے گا ان کا قتل منظور نہیں ان وجوہ سے کفار مکہ پر سے عذاب قتل و قہر موقوف رکھا گیا یہ سب لوگ الگ ہو جاتے تو ہم ان کافروں پر عذاب فرماتے کیسا صریح روشن نص ہے کہ اہل اسلام کے سبب کافروں پر سے بھی بلا دفع ہوتی ہے وللہ الحمد -

پارہ ۲۶ سورہ فتح ۳

فصل دوم احادیث عظیمہ میں ۶

حدیث ۱ - کہ رب العزۃ جل وعلا فرماتا ہے - اِنِّیْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰى عُمَّارِ بُيُوْتِیْ وَالْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِیْ عَنْهُمْ

میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنیوالے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں اَلْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ الْحَدِیْثَ **حدیث ۲**- کہ حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا عِبَادٌ لِلّٰہِ رُکَّعٌ وَصِبْیَۃٌ رُضَّعٌ وَبَہَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ رُصَّ رَصًّا اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بسختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و محکم کر دیا جاتا اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنْ مُسَافِعِ نِ الدَّیْلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۳**- کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَیَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَۃِ اَھْلِ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِہِ الْبَلَاءَ بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمان کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث روایت فرما کر آیہ کریمہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ تلاوت کی رَوَاہُ عَنْہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ ثُمَّ الْبَغَوِیُّ فِی الْمَعَالِمِ **حدیث ۴** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَہُمْ وَیُرْزَقُ بِہِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور انکی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ **حدیث ۵**- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے اَلْبُخَارِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۶** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَنْصُرُ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِہِمْ بیشک اللہ تعالیٰ

۵۱ متعدد حدیثیں کہ نیکوں کے سبب سے بجور رزق ملتا ہے

۵۲ متعدد حدیثیں کہ نیکوں کے باعث مدد ملتی ہے

قوم کی مدد فرماتا ہے انکے ضعیف تر کے سبب اَلْحَارِثُ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حدیث ۷ زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ایک کسب کرتے دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے کمانے والے ان کے شاکی ہوئے فرمایا لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ کیا عجب کہ تجھے اسکی برکت سے رزق ملے اَلتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالْحَاکِمُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۸ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ بِہِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِہِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِہِمْ تُنْصَرُوْنَ ابدال میری امت میں تیس ہیں انھیں سے زمین قائم ہے انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے انھیں کے باعث تمھیں مدد ملتی ہے اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ حدیث ۹ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے یُسْقٰی بِہِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِہِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَہْلِ الشَّامِ بِہِمُ الْعَذَابُ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے انھیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ بِسَنَدٍ حَسَنٍ دوسری روایت میں یوں ہے یُصْرَفُ عَنْ اَہْلِ الْاَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرَقُ انھیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۰ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدال شام میں ہیں بِہِمْ یُنْصَرُوْنَ وَبِہِمْ یُرْزَقُوْنَ وہ انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں اور انھیں کے وسیلہ سے رزق اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ وَفِی الْاَوْسَطِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کِلَاہُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ حدیث ۱۱ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا مِثْلِ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ فَبِہِمْ تُسْقَوْنَ وَبِہِمْ تُنْصَرُوْنَ زمین ہرگز خالی نہوگی چالیس اولیا سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے پرتو پر ہونگے انھیں کے سبب تمھیں مینہ ملیگا اور انھیں کے سبب مدد پاؤ گے - اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ حدیث ۱۲ - کہ فرماتے

[illegible]

اور ابدال کے سبب زمین قائم ہے

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَن تَخلُوَ الاَرضُ مِن ثَلٰثِینَ مِثلِ اِبرَاھِیمَ بِھِم تُغَاثُونَ وَبِھِم تُرزَقُونَ وَبِھِم تُمطَرُونَ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والثنا سے خو بو میں مشابہت رکھنیوالے تیس شخص زمین پر ضرور رہینگے انھیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی اور انہیں کے سبب رزق پاؤگے اور انہیں کی برکت سے مینھ دیئے جاؤگے اِبنُ حِبَّانَ فِی تَارِیخِہٖ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ حدیث ۱۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا یَزَالُ اَربَعُونَ رَجُلًا مِن اُمَّتِی قُلُوبُھُم عَلٰی قَلبِ اِبرَاھِیمَ یَدفَعُ اللہُ بِھِم عَن اَھلِ الاَرضِ البَلَاءَ یُقَالُ لَھُمُ الاَبدَالُ میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل پر ہونگے اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا ان کا لقب ابدال ہوگا۔ اَبُونُعَیمٍ فِی الحِلیَۃِ عَن عَبدِ اللہِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ حدیث ۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا یَزَالُ اَربَعُونَ رَجُلًا یَحفَظُ اللہُ بِھِمُ الاَرضَ کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبدَلَ اللہُ مَکَانَہٗ آخَرَ وَھُم فِی الاَرضِ کُلِّھَا چالیس مرد قیامت تک ہوا کریں گے جن سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت لیگا جب ان میں ایک انتقال کریگا اللہ عزوجل اس کے بدلے دوسرا قائم فرمائیگا اور وہ ساری زمین میں ہیں اَلخَلَّالُ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنھُمَا حدیث ۱۵۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے خلق میں تین سو اولیا ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں اور چالیس کے دل قلب موسیٰ اور سات کے قلب ابراہیم اور پانچ کے قلب جبرئیل اور تین کے قلب میکائیل اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے علیہم الصلاۃ والتسلیم۔ جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب انھیں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے اور پانچ والے کا عوض سات اور سات کا چالیس اور چالیس کا تین سو اور تین سو کا عام مسلمین سے فَبِھِم یُحیِی وَیُمِیتُ وَیُمطِرُ وَیُنبِتُ وَیَدفَعُ البَلَاءَ انھیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات موت مینھ کا برسنا نباتات کا اگنا بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے اَبُونُعَیمٍ فِی الحِلیَۃِ وَابنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ حدیث ۱۶۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قُرَّاءُ القُراٰنِ ثَلٰثَۃٌ (فَذَکَرَ الحَدِیثَ اِلٰی اَن قَالَ) وَرَجُلٌ قَرَاَ القُراٰنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ القُراٰنِ

اولیا کے سبب زمین کی نگہبانی

خلق کی موت زندگی سب اولیا کی وساطت سے ہے

عَلٰی دَآءِ قَلْبِہٖ فَاَسْہَرَ بِہٖ لَیْلَہٗ وَاَظْمَأَ بِہٖ نَہَارَہٗ وَقَامُوْا بِہٖ فِیْ مَسَاجِدِہِمْ وَحَنَوْا بِہٖ تَحْتَ

بَرَانِسِہِمْ فَہٰٓؤُلَآءِ یَدْفَعُ اللّٰہُ الْبَلَاءَ وَیُدِیْلُ مِنَ الْاَعْدَآءِ وَیُنَزِّلُ غَیْثَ السَّمَآءِ فَوَاللّٰہِ

لَہٰٓؤُلَآءِ مِنْ قُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ اَعَزُّ مِنَ الْکِبْرِیْتِ الْاَحْمَرِ تین قسم کے آدمیوں نے قران پڑھا اور دو

قسمیں دنیا طلب و قاری بعمل بیان کرکے فرمایا) ایک وہ شخص جس نے قران عظیم پڑھا اور

اسکی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی

روزہ میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قران کیساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے

نرم آواز سے اسکے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالی بلا کو دفع

فرماتا اور دشمنوں سے مال و دولت و غنیمت دلاتا اور آسمان سے مینھ برساتا ہے خدا کی قسم قاریان

قران میں ایسے لوگ گوگرد سرخ سے بھی کمیاب تر ہیں اِبْنُ حِبَّانَ فِی الضُّعَفَاءِ وَاَبُوْ نَصْرِ نِ السِّجْزِیُّ

فِی الْاِبَانَۃِ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ الْحَسَنِ

الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ قَوْلِہٖ **حدیث ۱۷** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَلنُّجُوْمُ

اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَہَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَہَبْتُ اَتٰی

اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَہَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ

ستارے امان ہیں آسمان کے لئے جب ستارے جاتے رہینگے آسمانپر وہ آئیگا جس کا اس سے

وعدہ ہے یعنی شق ہونا فنا ہو جانا اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کیلئے جب میں تشریف لے

جاؤنگا میرے اصحاب پر وہ آئیگا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات اور میرے صحابہ

امان ہیں میری امت کیلئے جب میرے صحابہ نہ رہینگے میری امت پر وہ آئیگا جس کا ان سے

وعدہ ہے یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ و تسلط کفار صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۸ و ۱۹**

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِّاَہْلِ السَّمَآءِ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِیْ ستارے

آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میری اہلبیت میری امت کی پناہ **اقول** اگر اہلبیت

کرام میں تعمیم ہو جیساکہ ظاہر حدیث ہے تو غالبا یہاں ہلاک مطلق و ارتفاع قران عظیم و ہدم کعبہ

معظمہ و ویرانی مدینۂ طیبہ سے پناہ مراد ہو کہ جب تک اہلبیت طہارت رہینگے یہ حادثہ ابدا نئیں

مقصود ہونا کہ صحابہ و اہلبیت پناہ امت ہیں۔

پیش نہ آئینگی واللہ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بر تقدیر خصوص ظہور طوائف
ضالہ مراد ہیں کما فی روایۃ ابویعلیٰ فی مسندہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بسند حسن والحاکم فی المستدرک وصحح وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ولفظہ النجوم امان لاھل الارض من الغرق واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف
الحدیث **حدیث ۲۰** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھلبیتی امان لامتی فاذا ذھب
اھلبیتی اتاھم ما یوعدون میری اہلبیت میری امت کے لئے امان ہے جب اہلبیت
نہ رہے گی امت پر وہ آئیگا جو انسے وعدہ ہے الحاکم وتعقب عن جابر ابن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما **حدیث ۲۱** - عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا
کان من دلالۃ حمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کل دابۃ کانت
لقریش نطقت تلک اللیلۃ وقالت حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورب الکعبۃ
وھو امان الدنیا وسراج اھلھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے
تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام دنیا کی پناہ اور اہل عالم کے سورج
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۲۲ و ۲۳** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا
الحوائج الی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا وتنجحوا وفی لفظ اطلبوا لفضل عند الرحماء
من امتی تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی وفی لفظ اطلبوا الفضل من الرحماء و
فی روایۃ اخری اطلبوا المعروف من رحماء امتی تعیشوا فی اکنافھم میرے رحمدل
امتیوں سے حاجتیں مانگو انسے فضل طلب کرو ان سے بھلائی چاہو رزق پاؤ گے مرادوں کو
پہنچو گے انکے دامن میں آرام سے رہو گے انکی پناہ میں چین کرو گے کہ انمیں میری رحمت
ہے العقیلی والطبرانی فی الاوسط باللفظ الاول وابن حبان والخرائطی والقضاعی
وابو الحسن الموصلی والحاکم فی التاریخ بالثانی والعقیلی بالثالث کلھم عن ابی سعید
ن الخدری والاخری للحاکم فی المستدرک عن علی ن المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حدیث ۲۴ تا ۲۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الخیر والحوائج من حسان

۵۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ عالم ہیں

۵۹ سترہ حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندوں سے اپنی حاجتیں مانگو

الوجوہ بھلائی اور اپنی حاجتیں خوشرویوں سے مانگو ع کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوشرو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جنسے محبت فرماتا ہے مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ اور جود کامل و سخائے شامل بھی انھیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جبکا ادنیٰ ثمرہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس بھذا اللفظ والعقیلی والخطیب وتمام بن الرازی فی فوائدہ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج والعقیلی والدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الاوسط وتمام والخطیب فی تاریخیہما عن انس بن مالک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی والخرائطی فی اعتلال القلوب وتمام وابو سہل عبد الصمد بن عبد الرحمن البزار فی جزئہ وصاحب المہروانیات فیہا عن جابر بن عبد اللہ وعبد بن حمید فی مسندہ وابن حبان فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والسلفی فی الطیوریات عن ابن عمر وابن النجار فی تاریخہ عن امیر المؤمنین علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی خصیفۃ وتمام عن ابی بکرۃ و البخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والعقیلی والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقۃ کلہم بلفظ اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ کما عند الاکثر او التمسوا کما لتمام عن ابن عباس والخطیب عن انس والطبرانی عن ابی خصیفۃ او ابتغوا کما للدارقطنی عن ابی ہریرۃ ولفظہ عند ابن عدی عن ام المؤمنین اطلبوا الحاجات وھو فی کاملہ والبیہقی فی الشعب عن عبد اللہ بن جراد بلفظ اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ واحمد بن منیع فی مسندہ عن یزید القسملی بلفظ اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن ابن مصعب الانصاری وعن عطاء وعن ابن شہاب الثلثۃ مراسیل رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **حدیث ۳۸** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ اطلبوا الایادی عند فقراء المسلمین فان لہم دولۃ یوم القیامۃ نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کرو کہ روز قیامت ان کی دولت ہے۔ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی الربیع السائح معضلاً **حدیث ۳۹** فرماتے ہیں صلی اللہ

متعدد حدیثوں میں اللہ کے نیک بندے سے حاجت روائی کرتے ہیں،

علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالیٰ عِبَادًا اِخْتَصَّھُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ اُولٰٓئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں حاجت روائی خلق کیلئے خاص فرمایا ہے لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ **حدیث ۴۰** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے اَلْبَیْھَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا **حدیث ۴۱** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا صَیَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْہِ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے لوگوں کا مرجع حاجات بناتا ہے مُسْنَدُ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ **حدیث ۴۲ و ۴۳** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی پتنگیاں اور جھینگر اسمیں گرنا شروع ہوئے وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدِیْ اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا **حدیث ۴۴** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ اِلَّا اَنَا مُمْسِکٌ بِحُجْزَتِہٖ اَنْ یَّقَعَ فِی النَّارِ تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا کمربند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ **حدیث ۴۵** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکیگا اَلَا وَاِنِّیْ مُمْسِکٌ بِحُجَزِکُمْ اَنْ تَتَھَافَتُوْا فِی النَّارِ کَمَا یَتَھَافَتُ الْفَرَاشُ وَالذُّبَابُ سن لو اور میں تمہارے کمربند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اللہ اکبر اس سے زاید اور کیا دفع بلا ہوگا ولکن الوھابیۃ لا یعلمون **تنبیہ** بائیس سے چوالیس

۲۱ یعنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ سے بچاتے ہیں

تک چوبیس حدیثیں قابل اندراج وجہ دوم تھیں کہ قطعاً للشغب یہیں درج ہوئیں حدیث ۴۶ تا ۵۲ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے یا تو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام اَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ سَعْدٍ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ فِیْ فَوَائِدِہٖ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ وَخَیْثَمَۃُ بْنُ سُلَیْمٰنَ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِھِمَا وَابْنُ عَسَاکِرٍ کُلُّھُمْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ حُمَیْدٍ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْحَاکِمُ عَنْ عَبْدِ اللہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ رَبِیْعَۃَ السَّعْدِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَرَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظِ اَللّٰھُمَّ اشْدُدِ الْاِسْلَامَ وَکَابْنِ النَّجَّارِ عَنْہُ بِلَفْظِ الْحَدِیْثِ التَّالِیْ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ وَالشَّاشِیُّ فِیْ فَوَائِدِہٖ وَالْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِلَفْظِ الصِّدِّیْقِ الْاٰتِیْ حدیث ۵۳ تا ۵۷ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً الٰہی خاص عمر بن خطاب کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے اِبْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ عَدِیٍّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقَۃِ وَبِلَا لَفْظِ خَاصَّۃً اَبُوالْقَاسِمِ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ ثَوْبَانَ وَالْحَاکِمُ عَنِ الزُّبَیْرِ وَابْنُ سَعْدٍ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَخَیْثَمَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ فِی الصَّحَابَۃِ وَاللَّالَکَائِیُّ فِی السُّنَّۃِ وَاَبُوْطَالِبِ بْنِ الْعُشَارِیْ فِیْ فَضَائِلِ الصِّدِّیْقِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ جَمِیْعًا مِنْ طَرِیْقِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَۃَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْھُمَا اَعْنِی الزُّبَیْرَ وَالْاَمِیْرَ مَعًا کَالطَّبَرَانِیِّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ بِلَفْظِ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اس دعائے کریم کے باعث عمر فاروق اعظم کے ذریعہ سے جو جو عزتیں اسلام کو ملیں جو جو بلائیں اسلام و مسلمین پر سے دفع ہوئیں مخالف و موافق سب پر روشن و مبین ولہذا سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ

بارہ حدیثیں کہ اسلام نے عزت مسلمانوں نے راحت عمر فاروق اعظم کے سبب پائی

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَازِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ ہم ہمیشہ معزز رہے جب سے عمر اسلام لائے۔ اَلْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَبُوْحَاتِمِ نِ الرَّازِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَابْنُ حِبَّانَ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ کَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَّھِجْرَتُہٗ نَصْرًا وَّاِمَارَتُہٗ رَحْمَۃً لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نُّصَلِّیَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ عمر کا اسلام فتح تھا اور ان کی ہجرت نصرت۔ اور ان کی خلافت رحمت بیشک میں نے اپنے گروہ صحابہ کو دیکھا کہ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہمیں کعبۂ معظمہ میں نماز پر قدرت نہ ملی رَوَاہُ اَبُوْطَاھِرِ نِ السِّلَفِیُّ وَاخْرَجَہٗ لِاَبْنِ اِسْحٰقَ فِیْ سِیْرَتِہٖ بِمَعْنَاہُ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ مَا صَلَّیْنَا ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ ظَھَرَ الْاِسْلَامُ وَدَعَا اِلَی اللہِ عَلَانِیَۃً۔ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہم نے آشکار نماز نہ پڑھی جس دن سے وہ اسلام لائے دین نے غلبہ پایا اور انہوں نے علانیہ اللہ عزوجل کی طرف بلایا اَخْرَجَہُ الدَّوْلَابِیُّ فِی الْفَضَائِلِ صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ جَلَسْنَا حَوْلَ الْبَیْتِ حِلَقًا وَّطُفْنَا بِہٖ وَانْتَصَفْنَا مِمَّنْ غَلَظَ عَلَیْنَا جب عمر مسلمان ہوئے ہم گرد کعبہ حلقہ باندھ کر بیٹھے اور طواف کیا اور ہم پر جو سختی کرتے تھے ان سے اپنا انصاف لیا اَخْرَجَہٗ اَبُوالْفَرَجِ فِی الصَّفْوَۃِ **حدیث ۵۸** ف۶۳ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اِنِّیْ لَاَجِدُ صِفَتَکَ فِیْ کِتَابِ اللہِ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (الی قولہ) لَنْ یَّقْبِضَہُ اللہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہٖ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَیَفْتَحَ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا بیشک میں حضور کی صفت توریت میں پاتا ہوں اے نبی یقیناً ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ عزوجل اس نبی کو نہ اٹھائیگا یہاں تک کہ اس کے سبب ٹیڑھے دین کو سیدھا کردے یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہدیں اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں اَلطَّبْرَانِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَۃَ بْنِ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَابْنُ عَسَاکِرَ اَیْضًا مِنْ طَرِیْقِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَلَامٍ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ مِنْ طَرِیْقِ

۴۳ ہر بلا کا دفع ہر نعمت کا حصول نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہو

عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْہُ نَحْوَہٗ وَلَہٗ طُرُقٌ تَأْتِیْ فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی حدیث ۹ کہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اِنِّیْ بَاعِثٌ نَبِیًّا اُمِّیًّا اَفْتَحُ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا وَاَعْیُنًا عُمْیًا (اِلٰی اَنْ قَالَ) اَھْدِیْ بِہٖ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَۃِ وَاُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَہَالَۃِ وَاَرْفَعُ بِہٖ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ وَاُسَمِّیْ بِہٖ بَعْدَ النُّکْرَۃِ وَاُکَثِّرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ وَاُغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ وَاَجْمَعُ بِہٖ بَعْدَ الْفُرْقَۃِ وَاُؤَلِّفُ بِہٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ وَاَھْوَاءٍ مُتَشَتِّتَۃٍ وَاُمَمٍ مُخْتَلِفَۃٍ - بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دونگا اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دونگا اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دونگا اس کے وسیلہ سے گمنامی کے بعد بلند نامی دونگا اس کے ذریعے سے ناشناسی کے بعد شناخت دونگا اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دونگا اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کر دوں گا اس کے وسیلہ سے پھوٹ کے بعد یکدلی دونگا اس کے وسیلہ سے پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کرا دونگا (ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ) للہ الضاف یہ کس قدر بلاؤں کا حضور کے وسیلہ سے دفع ہونا ہے وللہ الحمد حدیث ۱۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَمَّا خَلَقَ اللہُ الْعَرْشَ کَتَبَ عَلَیْہِ بِقَلَمٍ نُوْرٍ طُوْلُ الْقَلَمِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ بِہٖ اٰخُذُ وَاُعْطِیْ وَاُمَّتُہٗ اَفْضَلُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُہَا اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اسپر نور کے قلم سے جسکا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا - اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد[۱۲] اللہ کے رسول ہیں میں انہیں کے واسطے سے لونگا اور انہیں کے وسیلے سے دوں گا ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور ان کی امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق - (الرافعی عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بحمد اللہ تعالیٰ اسی حدیث جلیل جامع پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ و عطا سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں ان کے واسطے ان کے وسیلے سے ہے اسکو خلافت عظمیٰ کہتے ہیں ولله الحمد حمداً کثیراً دیکھو شہادت خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا مدد ملنا مینھ برسنا بلا دور ہونا دشمنوں کی مغلوبی عذاب کی

[۱۲] اللہ تعالیٰ کا سب کاروبار سب لینا سب دینا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے

موقوف یہاں تک کہ زمین کا قیام زمین کی نگہبانی خلق کی موت خلق کی زندگانی دین کی عزت امت کی پناہ بندوں کی حاجت روائی راحت رسانی سب اولیا کے وسیلے اولیا کی برکت اولیا کے ہاتھوں اولیا کی وساطت سے ہے مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ ماننا اور شرک پسندوں نے مشرک جانا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بحمد اللہ تعالیٰ تین حدیث اخیر نے تو روشن و مستنیر کر دیا کہ جو نعمت ملی جو بلا ٹلی سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل و زائل ہوئی بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے ہاں ہاں لا واللہ ثم باللہ ایک دفع بلا و حصول عطا کیا تمام جہان اور اس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے عالم جسطرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا یوں ہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے ؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو ؛ جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم

باب دوم

وجہ دوم پر نصوص لیجئے اور بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصوص نجدیت شکن جان وہابیت پر برق افگن اسمیں چوالیس آیتیں اور دو سو چالیس حدیثیں ہیں۔

فصل اول آیات شریفہ میں

آیت ۷ قَالَ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ اور انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ؛ ہاں یہ جگہ ہے کہ غیظ میں گھٹا ئیں بیمار دل۔ اللہ فرماتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے دولتمند کر دیا اپنے فضل سے اے اللہ کے رسول مجھے اور سب اہلسنت کو دین و دنیا کا دولتمند فرما اپنے فضل سے صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ؎ میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا۔ نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا ؛ **آیت ۸** دَلَّکُمْ

پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۷۵ | انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے | ۷۴

پارہ ۱۰ سورہ توبہ

اَنَّھُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰھُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَرَسُوۡلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوۡنَ ۔ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا و رسول کے دیئے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیگا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول بیشک ہم اللہ کی طرف رغبت کرنیوالے ہیں) یہاں رب العزت جل و علا نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ و رسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **آیت ۹** ۔ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی **آیت ۱۰** لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور اسکے پیچھے کہ اسکی حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے بدلی والے یہ کہ صبح کے محافظ عصر کو بدلجاتے اور عصر کے صبح کو وللہ الحمد **آیت ۱۱** ۔ وَيُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً اللہ بھیجتا ہے تم پر نگہبانوں کو (ان آیات میں مولا سبحٰنہ وتعالیٰ فرشتوں کو ہمارا حافظ و نگہبان فرماتا ہے ۔ **آیت ۱۲** ۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ یہاں رب تبارک و تعالیٰ اپنے نام پاک کے ساتھ صحابہ کرام کو ملا کر فرماتا ہے اے نبی اب کہ عمر اسلام لے آیا تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں فی الجلالین حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَحَسۡبُكَ مَنِ اتَّبَعَكَ ترجمہ شاہ ولی اللہ میں ہے اے پیغمبر کفایت است ترا خدا و آنانکہ پیروی تو کردہ اند از مسلمان **آیت ۱۳** یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّهٗ رَبِّيۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَايَ بیشک عزیز مصر میرا رب ہے اسنے مجھے اچھی طرح رکھا) فی الجلالین اِنَّهٗ اَيِ الَّذِيۡ اشۡتَرَانِيۡ رَبِّيۡ سَيِّدِيۡ **آیت ۱۴** ۔ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسۡقِيۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا اے زنداں کے ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائیگا **آیت ۱۵** وَقَالَ لِلَّذِيۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا اذۡكُرۡنِيۡ عِنۡدَ رَبِّكَ اور یوسف نے کہا اس سے جسے ان دونوں میں چھٹکارا پاتا سمجھا کہ اپنے رب کے پاس میرا چرچا کیجیو (یعنی بادشاہ مصر کے سامنے **آیت ۱۶** اسپر مولیٰ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنۡسٰهُ الشَّيۡطٰنُ ذِكۡرَ رَبِّهٖ تو اسے بھلا دیا

خدا اور رسول دیتے ہیں اللہ تعالیٰ و رسول غنی کرتے ہیں ۹۰

پارہ ۲۲ بنی اسرائیل

پارہ ۱۳ خدا اور رسول نے نعمت دی ۹۸

پارہ ۱۰ سورہ انفال

فرشتے حافظ و نگہبان ہیں ۹۹

سورہ یوسف

ایضاً

اندہ اور کے بندے کا رب ایضاً

ایضاً

۷۲

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہابیہ کے الزام

پانچ آیتیں کہ حضور کو ابنا رب کہنا شرک نہیں بلکہ مجاز مراد ہے

شیطان نے اپنے رب بادشاہ مصر کے آگے یوسف کا ذکر کرنا فی الجلالین فَاَنسٰهُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ یُوسُفَ عِندَ رَبِّهٖ آیت ۷ا قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ یوسف نے کہا پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اس سے پوچھ ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے) سبحٰن اللہ بادشاہ وغیرہ کو تو مجازی پرورش کے باعث اس کا رب تیرا رب میرا رب کہنا صحیح ہو اللہ فرمائے اللہ کا رسول فرمائے اور مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا شرک آیت ۱۸ رب جل وعلا اپنے مبارک بندے عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی شکل میری پروانگی سے پھر پھونک مارتا اسمیں تو وہ ہو جاتی پرند میری پروانگی سے اور تو اچھا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری پروانگی سے اور جب تو قبروں سے مردے نکالتا میری پروانگی سے) دفع بلائے مرض وابرائے اکمہ وابرص میں کتنا فرق ہے آیت ۱۹ حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ (الی قوله) وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اسمیں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کی پروانگی سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں بھر رکھتے ہو۔ اور تاکہ میں حلال کردوں تمہارے لئے بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں) سبحٰن اللہ عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام جو فرما رہے ہیں میں خلق کرتا ہوں شفا دیتا ہوں مردے جلاتا ہوں۔ بعض حراموں کو حلال کئے دیتا ہوں ان اسنادوں کی نسبت کیا حکم ہوگا آیت ۲۰ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ نکاح کردو اپنی بے شوہر عورتوں اور اپنے نیک بندوں اور کنیزوں کا۔ یہاں مولٰی عزوجل ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرما

رہا ہے اللہ کی شان زید کا بندہ عمرو کا بندہ اس کا بندہ اس کا بندہ اللہ فرمائے رسول فرمائے صحابہ فرمائیں ائمہ فرمائیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ کہا اور شرک فروشوں نے حکم شرک جڑا شاید ان کے نزدیک زید و عمر خدا کے شریک ہو سکتے ہونگے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

آیت ۲۱ - اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ وہ لوگ کہ پیروی کرینگے اس بھیجے ہوئے غیب کی باتیں بتانیوالے بے پڑھے کی جسے لکھا پائینگے اپنے پاس توریت وانجیل میں وہ انہیں حکم دیگا بھلائی کا اور روکیگا برائی سے اور حلال کرے گا ان کے لئے ستھری چیزیں اور حرام کرے گا ان پر گندی چیزیں اور اتاریگا ان پر سے ان کا بھاری بوجھ اور سخت تکلیفوں کے طوق جو ان پر تھے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانِ جہان وجہانِ جان اس جانِ جان وجانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک مبارک ہاتھوں پر قربان جسنے ہماری پیٹھوں سے بھاری بوجھ اتار لئے ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دیئے للہ انصاف اور دافع بلا کسے کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آیت ۲۲ - سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اے رب ہمارے اور انہیں انھیں میں سے ایک پیغمبر بھیج کہ ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب وحکمت سکھائے اور وہ پیغمبر انھیں گناہوں سے پاک کردے بیشک تو ہی غالب حکمت والا - یہ ہمارے نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے کہ انا دعوۃ ابی ابراہیم میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم

آیت ۲۳ خود رب العزۃ جل وعلا فرماتا ہے كَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَكِّیْكُمْ وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ - جس طرح بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتا اور تمہیں پاکیزہ بناتا اور تمہیں قرآن وعلم سکھاتا اور ان باتوں کا تم کو علم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے

آیت ۲۴ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا

پارہ ۹ سورۃ اعراف ع ۱۹ - نبی کی امت اتباع پر وہ کار ہے کہ مجھ کو مشکل سے نجات دی

پارہ ۱ بقرہ ع ۱۵ - حضور گناہوں سے پاک کرتے ہیں

پارہ ۲ بقرہ ع ۱۸

پارہ ۴ آل عمران ع ۱

عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا ایمان والوںپر جب کہ بھیجا انہیں ایک رسول انہیں میں سے کہ پڑھتا
ہے انپر آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور علم دیتا ہے انہیں قرآن
وحکمت کا اگرچہ تھے اس سے پہلے بیشک کھلی گمراہی میں **آیت ۲۵** ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ
کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہِمْ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اللہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں
میں سے ایک رسول انہیں میں سے کہ انپر آیات الٰہی پڑھتا اور انہیں ستھرا کرتا اور انہیں
کتاب وحقایق کا علم بخشتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ نیز پاک کریگا
اور علم عطا فرمائیگا ان کی جنس کے اور لوگونکو جو ابتک انسے نہیں ملے اور وہی غالب حکمت
والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل والا ہے الحمد للہ
اس آیہ کریمہ نے بیان فرمادیا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم عطا فرمانا گناہوں سے
پاک ستھرا بنانا صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیام قیامت
تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محظوظ اور حضور کی نظر رحمت سے
ملحوظ ہے والحمد للہ رب العلمین بیضاوی شریف میں ہے ھُمُ الَّذِیْنَ جَآؤُا بَعْدَ
الصَّحَابَۃِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یہ دوسرے جنہیں مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علم دیتے اور
خرابیوں سے پاک کرتے ہیں تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیامت تک ہونگے۔
معالم شریف میں ہے قَالَ ابْنُ زَیْدٍ ھُمْ جَمِیْعُ مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ رِوَایَۃُ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ امام ابن زید نے
فرمایا یہ دوسرے لوگ تمام اہل اسلام ہیں کہ مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد قیامت
تک اسلام میں داخل ہونگے اور یہی معنے امام مجاہد شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے ابن ابی نجیح نے روایت کئے الحمد للہ قرآن عظیم کو حضور پرنور سید عالم صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم کی ان تعریفوں کا اسقدر اہتمام ہے کہ چار جگہ یہ اوصاف بیان فرمائے

حضور قیامت تک تمام امت کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں۔

دو جگہ سورہ بقرہ تیسرے آل عمران چوتھے سورہ جمعہ اور اس آخر میں تو وہ جانفزا کلمے ارشاد ہوئے جنہوں نے ہم خفتہ بختوں کی تقدیر جگادی بیمار دلونپر بجلی گرادی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ **آیت ۲۶** جب ابو لبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ غزوۂ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے اپنے آپکو مسجد اقدس کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نہ کھولینگے نہ کھلینگے آیت اتری خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اے نبی لیلو ان توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک کرو انہیں اور تم ستھرا کردو انہیں گناہوں سے اس صدقہ کے سبب اور دعائے رحمت کرو انکے حق میں کہ تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے) دیکھو حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں گناہوں سے پاک کیا اور حضور نے بلائے گناہ انکے سروں سے ٹالی اور جب حضور کی دعا ان کے دلوں کا چین ہوا تو یہی دفع الم ہے ۔صلی اللہ تعالیٰ علی دافع البلاء والالم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم **آیت ۲۷**۔ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۞ اللہ عزوجل کے یہاں شفاعت کے مالک وہی ہیں جنہوں نے رحمن کے ساتھ عہد و پیمان کر رکھا ہے **آیت ۲۸** وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ جنہیں مشرکین اللہ کے سوا پوجتے ہیں انہیں شفاعت کے مالک صرف وہی ہیں جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ علم رکھتے ہیں یعنی عیسیٰ و عزیر و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام ان آیات میں مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بتاتا اور عہد و پیمان مقرر ہو جانے نے تقویۃ الایمان کی اس بدلگامی کا بھی منہ سی دیا کہ شفاعت میں کسی کی خصوصیت نہیں جسے چاہے گا کھڑا کردے گا **آیت ۲۹**۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۞ ناد انوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں ندو اور انہیں ان سے رزق دو اور کپڑے پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو **آیت ۳۰** وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا جب

پارہ ۱۱ سورۂ توبہ

پارہ ۱۶ سورۂ مریم

محبوبان خدا اللہ کے حضور شفاعت کے مالک ہیں ۲۸

پارہ ۴ سورۂ نساء

پارہ ۴ سورۂ نساء

ترکہ بانٹتے وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انہیں انمیں سے رزق دو اور ان سے اچھی بات کہو ان آیات میں بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ تم رزق دو آیت ۳۱ - اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جب وحی بھیجی تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم ثابت قدمی دو ایمان والوں کو آیت ۳۲ - فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا قسم ان فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے اِیہ صفت بھی بالذات ذات الٰہی جل وعلا کی ہے قال تعالیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ معالم التنزیل شریف میں ہے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وُکِّلُوْا بِاُمُوْرٍ عَرَّفَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَمَلَ بِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ فِی الدُّنْیَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَمَلَکُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِیْلُ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّا جِبْرِیْلُ فَمُوَکَّلٌ بِالرِّیَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَاَمَّا مِیْکَائِیْلُ فَمُوَکَّلٌ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ وَاَمَّا مَلَکُ الْمَوْتِ فَمُوَکَّلٌ بِقَبْضِ الْاَنْفُسِ وَاَمَّا اِسْرَافِیْلُ فَهُوَ یَنْزِلُ بِالْاَمْرِ عَلَیْهِمْ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مدبرات الامر ملٰئکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے جنکی کارروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی عبدالرحمن بن سابط نے فرمایا دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں جبریل میکائیل عزرائیل اسرافیل علیہم الصلاۃ والسلام - جبریل تو ہواؤں اور لشکروں پر مؤکل ہیں (کہ ہوائیں چلانا لشکروں کو فتح وشکست دینا انکے تعلق ہے) اور میکائیل باران وروئیدگی پر مقرر ہیں (کہ مینھ برساتے اور درخت اور گھاس اور کھیتی اُگاتے ہیں) اور عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں اسرافیل ان سب پر حکم لے کر اترتے ہیں علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین اللہ اکبر قرآن عظیم وہابیہ پر ایک سے ایک سخت تر آفت ڈالتا ہے حدیث میں فرمایا اَلْقُرْاٰنُ ذُوْ وُجُوْهٍ ۔ قرآن متعدد معانی رکھتا ہے رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علما فرماتے ہیں قرآن عظیم اپنے ہر معنے پر حجت ہے وَلَمْ یَزَلِ الْاَئِمَّۃُ یَحْتَجُّوْنَ بِهٖ عَلٰی وُجُوْهِهٖ وَذٰلِکَ مِنْ اَعْظَمِ وُجُوْهِ اِعْجَازِهٖ وَقَدْ فَصَّلْنَا هٰذَا الْمَرَامَ فِیْ رِسَالَتِنَا الزُّلَالِ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی اب آیہ کریمہ کے دوسرے معنے لیجے تفسیر بیضاوی شریف میں ہے اَوْ صِفَاتُ النُّفُوْسِ الْفَاضِلَۃِ حَالَ الْمُفَارَقَۃِ فَاِنَّهَا تَنْزِعُ عَنِ الْاَبْدَانِ غَرْقًا اَیْ نَزْعًا شَدِیْدًا مِنْ اِغْرَاقِ النَّازِعِ فِی الْقَوْسِ فَتَنْشِطُ

پارہ ۹ سورہ انفال

سورہ النازعات

پارہ ۲۱ سورہ السجدہ

۱۱ بندے بندوں کو رزق دیتے ہیں

۳۲ بندے لوگوں کو ثابت قدم کر دیتے ہیں

۳۳ کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

اِلٰی عَالَمِ الْمَلَکُوْتِ وَتَسْبَحُ فِیْہِ فَتَسْبِقُ اِلٰی حَظَائِرِ الْقُدْسِ فَتَصِیْرُ لِشَرْفِھَا وَقُوَّتِھَا مِنَ الْمُدَبِّرَاتِ یعنی یا ان آیاتِ کریمہ میں اللہ عزوجل ارواح اولیائے کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں شناوری کرتی خطیرہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی پس اپنی بزرگی و طاقت کے باعث کاروبار عالم کے تدبیر کرنے والوں سے ہو جاتی ہیں - اب تو بحمداللہ تعالیٰ اولیائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے اور اس کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی وامام فخر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس معنی کی تائیدیں نقل کر کے فرماتے ہیں وَلِذَا قِیْلَ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ اِلَّا اَنَّہٗ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ کَمَا تُوُھِّمَ وَلِذَا اتَّفَقَ النَّاسُ عَلٰی زِیَارَۃِ مَشَاھِدِ السَّلَفِ وَالتَّوَسُّلِ بِھِمْ اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَاِنْ اَنْکَرَہٗ بَعْضُ الْمَلَاحِدَۃِ فِیْ عَصْرِنَا وَالْمُشْتَکٰی اِلَیْہِ ھُوَ اللہُ یعنی اس لئے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیا سے مدد مانگو مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا اور اسی لئے مزارات سلف صالحین کی زیارت اور انہیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگرچہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد بیدین لوگ اس کے منکر ہوئے اور خدا ہی کی طرف ان کے فساد کی فریاد ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ صفت حضرت عزت کی ہے نہیں نہیں یہ خاص صفت اسی کی ہے رب عزوجل فرماتا ہے قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللہُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اے نبی ان کافروں سے فرما وہ کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی اب کہدیں گے اللہ تو فرما پھر ڈرتے کیوں نہیں قرآن عظیم خود ہی فرماتا ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے کہ کافر مشرک تک اسکا اختصاص جانتے ہیں

۲۴ اولیائے کرام بعد انتقال عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہاں کی تدبیر کرتے ہیں

۲۵ مزارات اولیا سے استمداد کے منکر ملحد بیدین ہیں

پ ۱۱ سورۃ یونس ۱۳

ان سے بھی پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون ہے تو اللہ ہی کو بتائیں گے دوسرے کا نام نہ لینگے اور خود ہی اس صفت کو اپنے مقبول بندوں کے لئے ثابت فرماتا ہے کہ قسم ان محبوبان خدا کی جو عالم میں تدبیر و تصرف کرتے ہیں ایمان سے کہنا وہابیت کے دھرم پر قرآن عظیم شرک سے کیونکر بچا اے ناپاک طائفے کے سنگت والوجب تک ذاتی عطائی کے فرق پر ایمان نہ لاؤگے کبھی قرآن وحدیث کے قہروں سے پناہ نہ پاؤگے اور اس پر ایمان لاتے ہی یہ تمہارے شرکیات کے راگ متعلقہ تدبیر و تصرف و استمداد و استعانت و دفع البلا و حاجت روا و مشکلکشا و علم غیب و ندا و غیرہا سب کافور ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مبارک منصور بندے آنکھوں دیکھے منصور نظر آئیں گے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ **آیت ۳۳**۔ قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ تو فرما تمہیں موت دیتا ہے وہ مرگ کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے **آیت ۳۴**۔ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا موت دی اسے ہمارے رسولوں نے حالانکہ خود فرماتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ اللہ ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو **آیت ۳۵** لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ جبریل نے مریم سے کہا کہ میں عطا کروں تجھے ستھرا بیٹا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اللہ اب تو جبریل بیٹا دے رہے ہیں بھلا نجدیہ کے یہاں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہابیہ تو اسی کو روتے تھے کہ محمد بخش احمد بخش نام رکھنا شرک ہے یہاں قرآن عظیم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جبریل بخش بتا رہا ہے وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّامِيَةُ **آیت ۳۶**۔ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ بیشک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مددپر ہیں حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ یہ نیک مسلمان ابوبکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ مَرْدُوْيَةَ وَالْخَطِيْبُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں یوں ہی تھا وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ یہاں اللہ عزوجل اپنے نام مبارک کیساتھ اپنے محبوبوں کو فرماتا ہے اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں **آیت ۳۷**۔ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ

۸۷ موت فرشتہ دیتا ہے

پارہ ۲۱ سورہ الم سجدہ ۱۲

پارہ ۵

پارہ ۱۶ سورہ مریم

۸۸ جبرئیل علیہ السلام بیٹا دیتے ہیں

پارہ ۲۸ سورہ تحریم

۸۸ جبرئیل نے بیٹا دیا

۸۹ نبی بخش، رسول بخش، علی بخش وغیرہ نام شرک نہیں

پارہ ۱۹ سورہ نمل

ف اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں

ہدہد نے ملکِ سبا سے آکر سیدنا سلیمن علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی میں نے ایک عورت پائی
کہ وہ انکی مالک ہے اور اسے سب کچھ دیا گیا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے۔ یہاں [91] بادشاہ کو
رعایا کا مالک فرمایا تو رعایا کے آزاد و غلام سب اس کے مملوک ہوئے وہابیہ کے دین میں
مشرک ٹھہرے **آیت ۳۸** وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا۔ جس نے ایک
جان کو زندہ کیا اس نے گویا سب آدمیوں کو جلا لیا یہ آیت اسکے بارے میں ہے جسنے کسی کی قتل
ناحق سے احتراز کیا یا قاتل سے قصاص نہ لیا چھوڑ دیا اسے فرماتا ہے کہ اسنے اس شخص کو زندہ
کیا اور ایک اسی کو کیا گویا تمام آدمیوں کو جلا لیا معالم شریف میں ہے (وَمَنْ اَحْیَاهَا) وَتَوَرَّعَ
عَنْ قَتْلِهَا اسمیں ہے وَمَنْ اَحْیَاهَا اَیْ عَفَا عَمَّنْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْقِصَاصُ لَهٗ فَلَمْ یَقْتُلْهُ
وہابی صاحب بتائیں کہ دفع بلا زیادہ ہے یا زندہ کرنا جلا لینا حیات دینا **آیت ۳۹** اَلَا
تَرَوْنَ اَنِّیْ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ٥ یوسف [92] علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے بھائیوں
سے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پورا پیمانہ عطا فرماتا ہوں اور میں سب سے بہتر اتارنے والا
ہوں کہ جو میرے سایہ رحمت میں آکر اترتا ہے اسے وہ راحت بخشتا ہوں کہ کہیں نہیں ملتی
یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اے نوح جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ لیں تو میری حمد بجا لانا اور یوں
عرض کرنا کہ اے رب میرے مجھے برکت والا اتارنا اتار اور تو سب سے بہتر اتارنیوالا ہے
یہ اللہ عزوجل کی خاص صفت نبی صدیق علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے لئے کیسی ثابت فرمائی
اور حبیب نبی صدیق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سب سے بہتر اتارنے والے راحت و نعمت بخشنے
والے ہوئے تو دفع البلا سے بھی بڑھ کر ہوئے کما لایخفی **آیت ۴۰** اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ یعنی اے مسلمانو تمہارا
مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے [93] جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے اور
وہ رکوع کرنیوالے ہیں **اقول** یہاں اللہ اور رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما
دیا کہ بس یہی مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں میں کے سوا اور لوگ قادر
نہیں ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کو ہر مسلمان کے ساتھ ہے قال تعالی وَالْمُؤْمِنُوْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے مَالَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں معالم میں ہے (مَالَهُمْ) اَیْ لِاَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ (مِنْ دُوْنِهٖ) اَیْ مِنْ دُوْنِ اللہِ (مِنْ وَّلِیٍّ) نَاصِرٍ وہابی صاحبو تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہے کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول و صلحا کے لئے ثابت کیا جسے قرآن ہی جا بجا فرما چکا تھا کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں مگر بحمد اللہ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے اور ذاتی و عطائی کا فرق سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے یہ صفت دوسرے کی نہیں اور رسول و اولیاء اللہ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں وللہ الحمد اب اتنا اور سمجھ لیجے کہ مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے دفع بلا کے واسطے تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعاً دافع البلا بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحٰنہ بالذات دافع البلا ہے اور انبیاء و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا بعطائے خدا والحمد للہ العلی الاعلیٰ ۔

پنج آیت از توریت و انجیل و زبور مقدسہ **آیت ام توریت شریف** امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دارمی و طبرانی و یعقوب بن سفیان حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ توریت مقدس میں حضور پر نور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ (الی قولہ تعالیٰ) یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ ۔ معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے (حرز بھی رب العزۃ جل و علا کی صفات سے ہے حدیث میں ہے یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں جَعَلَهٗ نَفْسَهٗ حِرْزًا مُبَالَغَةً لِحِفْظِهٖ لَهُمْ فِی الدَّارَیْنِ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو پناہ دینے والے ہیں مگر رب تبارک و تعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں اور اس وصف کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آیت دوم ۔ از توریت ۔ ہاں ہاں خبردار ہوشیار اے بچریان نابکار ذرا کم سن نو پیدا

۹۴ حضور اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں

۹۵ جان دو ہابیت پر اللہ من کے بندا امام اللہ اور شاہ عبد العزیز صاحب میں شرک و توحید کا بازار

عیّارہ خام پارہ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائینگی۔ نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الٰہی کی بجلیاں گرائینگی افسوس تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا تھا جب تم قرآن کی نہ سنو اللہ کا کذب تم ممکن گنو مگر جان کی آفت گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے نقل فرمائیں کلام الٰہی بتائیں یہ امام الطائفہ کے نسب کے چچا شریعت کے باپ طریقت کے دادا اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الٰہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے نہ روئے رفتن نہ رائے ماندن ۔ دو گونہ رنج وعذاب است جان لیلیٰ را۔ بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون۔

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں شرمائی چتونوں سے لجائی انکھڑیاں اوپر اٹھایئے اور بحمد اللہ وہ سنیئے کہ ایمان نصیب ہو تو سُنّی ہو جایئے جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں توریت کے سفر چہارم میں ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِاِبْرَاھِیْمَ اِنَّ ھَاجَرَ تَلِدُ وَیَکُوْنُ مِنْ وَّلَدِھَا مَنْ یَدُہٗ فَوْقَ الْجَمِیْعِ وَیَدُ الْجَمِیْعِ مَبْسُوْطَۃٌ اِلَیْہِ بِالْخُشُوْعِ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا بیشک ہاجر کے اولاد ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جسکا ہاتھ سب پر بالا ہے اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں (وہ کون محمد رسول اللہ سید الکون معطی العون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے اے دو جہاں کے اُجالے حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی ومحتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بیقدرت سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف رحیم کے سامنے پھیلائے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اے حمد جسنے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا۔ **آیت ۳۴ از زبور مقدس**۔ نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ اُبَارِکُ عَلَیْکَ فَتَقَلَّدِ السَّیْفَ فَاِنَّ بَہَارَکَ وَحَمْدَکَ الْغَالِبُ (الٰی قولہ) اَلْاُمَمُ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ کِتَابٌ حَقٌّ جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْیَمَنِ وَالتَّقْدِیْسِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَامْتَلَأَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَتَقْدِیْسِہٖ وَمَلَکَ الْاَرْضَ وَرِقَابَ الْاُمَمِ اے احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمایل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے سب امتیں تیرے حضور گریں

گر نگی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکّہ کے پہاڑ سے بھر گئی زمین احمد کی حمد اور
اس کی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حملو کو خوشی و شادمانی ہے تمہارے لئے تمہارا مالک پیارا سراپا کرم سراپا
رحمت ہے والحمد للہ رب العلمین ؎ عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدا ؛ ماہمہ بندۂ
وایں قوم خداوندانند ؎ میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب ؛ یعنی محبوب و محب میں نہیں
میرا تیرا ؛ ولہذا حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلاً و تذکیراً
پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شرح مواہب
میں شرحاً و تفسیراً فرماتے ہیں مَنْ لَّمْ یَرَ وِلَایَۃَ الرَّسُوْلِ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ وَیَرَ نَفْسَہٗ
فِیْ مِلْکِہٖ لَا یَذُوْقُ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ جو ہر حال میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے
آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلاً خبردار
نہ ہوگا) والعیاذ باللہ رب العالمین **فائدۂ عظیمہ** الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری ؎
ان آیات توریت و زبور پر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کو **دو آیت توریت و انجیل مبارک**
مع چند احادیث کے یاد آئیں مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا
اقرار سن لیجئے تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا جسکے ہاتھ میں
کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے
اتھی بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر ؎ کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا ؛ دین نجدی پائمال
سُنیاں ہو جائیگا ؛ غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ تو چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس کا
نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں - یہاں اسی کے قول سے تمام عالم پر محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہو جائیگا - بیچارے مسکین عزیز کے دھیان
میں اسوقت یہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے
بیچتے اس کی خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل
وعلا نے اس بادشاہ جبار و جلیل الاقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں

۹۸ حضور ساری زمین کے مالک ہیں

۹۹ جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے

۱۰۰ امام الطائفہ نے انجانے میں حضور کو مالک کہہ دیا

۱۰۱ بارہ صورتیں کنجی کی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار و تصرف کی کنجیاں عطا فرمائیں

عطا فرمائی ہیں ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہو جا آیات و احادیث عطائے مفاتیح عالم بحضور پر نور مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت ۵۴۔ از توریت شریف بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوۃ میں حضرت ام الدرداء سے راوی ہیں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو کہا حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِسْمُہُ الْمُتَوَکِّلُ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَاُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ لِیُبَصِّرَ اللّٰہُ بِہٖ اَعْیُنًا عُوْرًا وَّیُسْمِعَ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَّیُقِیْمَ بِہٖ اَلْسِنَۃً مُّعْوَجَّۃً حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یُعِیْنُ الْمَظْلُوْمَ وَیَمْنَعُہٗ مِنْ اَنْ یُّسْتَضْعَفَ محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام متوکل ہے نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو نہ بازاروں میں چلّانے والے وہ کنجیاں دیئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے آیت ۵۵۔ از انجیل جلیل حاکم بافادہ تصحیح اور ابن سعد و بیہقی و ابو نعیم روایت کرتے ہیں ام المومنین محبوبہ محبوب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہا و ابیہا و علیہا وسلم فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت و ثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَاُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ الخ مِثْلَ مَا مَرَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ نہ سخت دل ہیں نہ درشت خو نہ بازاروں میں شور کرتے انھیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں باقی مثل توریت مبارک ہے حدیث ۶۱ بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ جِیْٓئَ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں حدیث ۶۲ امام احمد و ابو بکر بن ابی شیبہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور مالک مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ الحدیث مجھے وہ

عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر
دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں) امام جلال الدین سیوطی
نے اس حدیث کی تصحیح کی حدیث ۶۳ امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح اور ضیائے مقدسی
صحیح مختارہ اور ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہما سے راوی حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اُتِیتُ بِمَقَالِیدِ
الدُّنیَا عَلٰی فَرَسٍ اَبلَقَ جَاءَنِی بِہٖ جِبرِیلُ عَلَیہِ قَطِیفَۃٌ مِّن سُندُسٍ دنیا کی کنجیاں ابلق
گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں۔ جبریل لیکر آئے اس پر نازک ریشم کا زین پوش
بانقش و نگار پڑا تھا حدیث ۶۴ امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما سے راوی حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اُوتِیتُ
مَفَاتِیحَ کُلِّ شَیئٍ اِلَّا الخَمسَ مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے (یعنی غیوب
خمسہ۔ علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ ثُمَّ اُعلِمَ بِہَا بَعدَ ذٰلِکَ یعنی پھر یہ
پانچ بھی عطا ہوئیں ان کا علم بھی دے دیا گیا اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری
میں نقل فرمایا علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں یہی حق ہے وللہ الحمد۔
حدیث ۶۵ بعینہٖ یہی مضمون احمد و ابو یعلی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کیا۔ حدیث آخر ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور مالک غیور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی تھیں لَمَّا خَرَجَ مِن
بَطنِی فَنَظَرتُ اِلَیہِ فَاِذَا اَنَا بِہٖ سَاجِدٌ ثُمَّ رَاَیتُ سَحَابَۃً بَیضَاءَ قَد اَقبَلَت مِنَ السَّمَاءِ
حَتّٰی غَشِیَتہُ فَغُیِّبَ عَن وَجہِی ثُمَّ تَجَلَّت فَاِذَا اَنَا بِہٖ مُدرَجٌ فِی ثَوبِ صُوفٍ اَبیَضَ
وَتَحتَہٗ حَرِیرَۃٌ خَضرَاءُ وَقَد قَبَضَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ مَفَاتِیحَ مِنَ اللُّؤلُؤِ الرَّطبِ وَاِذَا قَائِلٌ یَقُولُ
قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰی مَفَاتِیحِ النُّصرَۃِ وَمَفَاتِیحِ الرِّیحِ وَمَفَاتِیحِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ اَقبَلَت سَحَابَۃٌ اُخرٰی
حَتّٰی غَشِیَتہُ فَغُیِّبَ عَنِّی ثُمَّ تَجَلَّت فَاِذَا اَنَا بِہٖ قَد قَبَضَ عَلٰی حَرِیرَۃٍ خَضرَاءَ مَطوِیَّۃٍ وَ
وَاِذَا قَائِلٌ یَقُولُ بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنیَا کُلِّہَا لَم یَبقَ خَلقٌ مِن اَہلِہَا اِلَّا دَخَلَ
فِی قَبضَتِہٖ ھٰذَا مُختَصَرًا۔ جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے

(حاشیہ: ۶۵ یعنی تمام مرسکی ... الجیب ... الغیب بس دیکھیے ... وباللہ التوفیق ۱۲ ... یہ حدیث ... ۱۲ منہ)

ہیں پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے
پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونی سفید کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمین
بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا
ہے کہ نصرتؔ کی کنجیاں نفع کی کنجیاںؔ نبوت کی کنجیاں سب پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے قبضہ فرمایا پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے پھر روشن ہوا تو
کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار
رہا ہے واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی زمین و آسمان میں کوئی
مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین
حدیث ۶۶ - حافظ ابو زکریا یحیی بن عائذ اپنے مولد میں بروایت حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت آمنہ زہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رضوان خازن جنت
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں
کے اندر لے کر گوش اقدس میں عرض کی مَعَكَ مَفَاتِيحُ النَّصْرِ قَدْ اُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ
لَا يَسْمَعُ اَحَدٌ بِذِكْرِكَ اِلَّا وَجِلَ فُؤَادُهٗ وَخَافَ قَلْبُهٗ وَاِنْ لَمْ يَرَكَ يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ حضور
کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے جو حضور کا ذکر سنے گا دل اس کا ڈر جائے گا اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب (صلی
اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم) ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں
سب کچھ آگیا اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ایک دنیا
کے قسمت کے نائب کہیں کا صوبہ اسکی طرف سے وہاں کے سیاہ و سپید کا مختار ہوتا ہے مگر اللہ
کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ بیدینوں نے اللہ ہی کی قدر نہ
جانی - لا واللہ اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے
جب تو اللہ کا نائب کہلایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - **حدیث ۶۷** امام دارمی اپنی سنن میں
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں - اَنَا
اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا
وَاَنَا شَفِيْعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ

بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ الحدیث میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہونگے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہونگے اور میں اُن کا شفیع ہوں جب وہ محبوس ہونگے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہونگے عزت اور کنجیاں اسدن میرے ہاتھ ہیں اور لواء الحمد اسدن میرے ہاتھ ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین شکر اس کریم کا جس نے عزت دینا اسدن کے کاموں کا اختیار اس پیارے رؤف رحیم کے ہاتھ میں رکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی لئے شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں فرماتے ہیں۔

دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین است روز روز اوست وحکم حکم او بحکم رب العالمین **حدیث ۸۶** ابن عبدربہ کتاب بہجۃ المجالس میں راوی حضور پرنور افضل صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں یُنْصَبُ لِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْبَرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ یَاْتِیْ مَلَکٌ فَیَقِفُ عَلٰی اَوَّلِ مِرْقَاۃٍ مِّنْ مِّنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ جَہَنَّمَ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ہَا اِشْہَدُوْا ہَا اِشْہَدُوْا ثُمَّ یَقِفُ مَلَکٌ اٰخَرُ عَلٰی ثَانِیْ مِرْقَاۃٍ مِّنْ مِّنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ الْجَنَّۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَہَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ہَا اِشْہَدُوْا ہَا اِشْہَدُوْا الحدیث روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینے پر کھڑا ہوگا اور ندا کرے گا اے گروہ مسلماناں جس نے مجھے پہچانا اسنے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیدوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کو سپرد کر دوں ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینے پر کھڑا ہو کر پکاریگا اے گروہ مسلمین جسنے مجھے جانا اسنے جانا اور جسنے نہ جانا تو میں رضوان داروغہ جنت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو دیدوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کو سپرد کردوں۔
ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ اَوْرَدَہُ العلامۃ ابراہیم بن عبد اللہ المکی نے
الشافعی فی الباب السابع من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق من کتابہ الاکتفاء
فی فضل الاربعۃ الخلفاء **حدیث ۶۹** حافظ ابوسعید عبد الملک بن عثمن کتاب شرف النبوۃ
میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیمۃ جمع اللہ الاولین والاخرین ویؤتی بمنبرین
من نور فینصب احدھما عن یمین العرش والاخر عن یسارہ ویعلوھما شخصان
فینادی الذی عن یمین العرش معاشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی
فانا رضوان خازن الجنۃ ان اللہ امرنی ان اسلم مفاتیح الجنۃ الی محمد وان
محمدا امرنی ان اسلمھا الی ابی بکر وعمر لیدخلا محبیھما الجنۃ الا فاشھدوا
ثم ینادی الذی عن یسار العرش معاشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی
فانا مالک خازن النار ان اللہ امرنی ان اسلم مفاتیح النار الی محمد ومحمدا
امرنی ان اسلمھا الی ابی بکر وعمر لیدخلا مبغضیھما النار الا فاشھدوا روز
قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور کے لاکر عرش کے
داہنے بائیں بچھائے جائیں گے انپر دو شخص چڑھینگے دہنے والا پکاریگا اے جماعات
مخلوق جسنے مجھے پہچانا اسنے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں
مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو سپرد کردوں اور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل
کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ پھر بائیں والا پکاریگا اے جماعات مخلوق جسنے مجھے پہچانا اسنے مجھے
پہچانا اور جسنے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ
دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کردوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ
اوردہ ایضا فی الباب السابع من کتاب الاحادیث الغرر فی فضل الشیخین ابی بکر

وعمر من کتاب الاکتفاء یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی یُنادٰی یوم القیٰمۃ این اصحاب محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیؤتی بالخلفاء رضی اللہ تعالٰی عنہم فیقول اللہ لہم ادخلوا من شئتم الجنۃ ودعوا من شئتم روز قیامت ندا کیجائیگی کہاں ہیں اصحاب محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس خلفاء رضی اللہ تعالٰی عنہم لائے جائینگے اللہ عزوجل ان سے فرمائیگا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو ذکرہ العلامۃ الشہاب الخفاجی فی نسیم الریاض شرح شفاء الامام القاضی عیاض فی فصل ما اطلع علیہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الغیوب وقال او ما ھو بمعناہ **حدیث ۰۷** وانا سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا انا قسیم النار میں قسیم دوزخ ہوں یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور اعدا کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے رواہ شاذان الفضلی عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فی جزء ردّ الشمس جعلنا اللہ ممن والاہ کما یحبہ ویرضاہ بجاہ جمال محیاہ اٰمین بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالٰی نے اسے احادیث حضور والاصلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولیٰ کو قسیم النار فرمایا شفا شریف میں فرماتے ہیں قد خرّج اھل الصحیح والائمۃ ما اعلم بہ اصحابہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مما وعدھم بہ من الظھور علی اعدائہ (الی قولہ) وقتل علی وان اشقاھا الذی یخضب ھذہ من ھذہ ای لحیتہ من راسہ وانہ قسیم النار یدخل اولیاءہ الجنۃ اعداءہ النار بیشک اصحاب صحاح و ائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جنمیں مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئینگے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت تریں امت ان کے سر مبارک کے خون سے ریش مطہر کو رنگیگا اور یہ کہ مولیٰ علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستونکو بہشت اور اپنے دشمنونکو دوزخ میں داخل فرمائیں گے رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنابہ آمین نسیم میں عبارت نہایہ ان علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ قال انا قسیم النار ذکر کرکے فرمایا ابن الاثیر ثقۃ وما ذکرہ علی لا یقال من قبل الرای فھو فی حکم المرفوع اذ لا مجال فیہ للاجتہاد اھ

۱۱۰ جنت و نار کا اختیار خلفا کو دیا جائیگا

۱۱۱ مولیٰ علی قسیم النار ہیں

اقول دلّ کلامُ النسیم انّہٗ لم یرہٗ مرویًّا عن علیٍّ فاحال علی وثاقۃ ابن الاثیر وقد ذکرنا تخریجہٗ وللّٰہ الحمد مدارج شریف میں فرمایا آمدہ است کہ ایستادہ میکند

اورا پروردگار وے یمین عرش و در روایتے بر عرش و در روایتے بر کرسی و وے سپارد بوے کلید جنت ملاجی انصاف کی کنجی سے دیدہ عقل کے کواڑ کھول کر یہ کنجیاں دیکھیے جو مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں خزانوں کی کنجیاں زمین کی کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں ہر شے کی کنجیاں اور اب اپنا وہ بلائے جان اقرار یاد کیجئے جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار ہوتا ہے جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے دیکھ حجت الٰہی یوں قائم ہوتی ہے والحمد للہ رب العلمین ؛

فصل دوم احادیث منیفہ میں

سات وصل پر مشتمل **وصل اول** اعظم و اجل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کیطرف جانفزا اسنادیں جنسے ایمان کی جان میں جان آئے ایقان کی آنکھ نور و سرور پائے وباللہ التوفیق **حدیث ۱** [۱۱۲] صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا ینقم ابنُ جمیلٍ الّا انّہٗ کان فقیرًا فاغناہ اللہُ ورسولُہٗ ابن جمیل کو کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول [۱۱۳] نے اسے غنی کر دیا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۲** [۱۱۴] فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہُ ورسولُہٗ مولیٰ من لا مولیٰ لہٗ جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ ورسول اسکے نگہبان ہیں الترمذی وحسّنہ وابن ماجۃ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ علامہ مناوی تیسیر میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اے حافظ من لا حافظ لہٗ یعنے ارشاد حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کا کوئی حافظ نہیں اللہ اور رسول اس کے حافظ ہیں **حدیث ۳** کہ جب حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لیگئے

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہابیہ کے اعتراضات ۱۱۲

اللہ ورسول نے غنی کر دیا ۱۱۳

اللہ ورسول حافظ و نگہبان ہیں ۱۱۴

اوران کے یتیم بچوں کو خدمت اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے بیان کر کے فرماتے ہیں فجاءت امنا فذکرت یتمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العیلۃ تخافین علیہم وانا ولیہم فی الدنیا والاخرۃ میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری تیمی کی شکایت عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا انپر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی و کارساز ہوں دنیا و آخرت میں ؎ غم نخورد آنکہ حفیظش توئی ؛ والی و مولی و ولیش توئی احمد والطبرانی وابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۴۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور جو میرے اصحاب کو برا کہے - اس پر اللہ کی لعنت - اور جو ان کے معاملے میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اس کا حافظ و نگہبان ہونگا وللہ الحمد ابن عساکر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۴۸ و ۴۹ دنیا کی ظاہری زینت و حلاوت اور مال حلال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورب متخوض فیما شاءت نفسہ من مال اللہ ورسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار اور بہت اللہ اور رسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ احمد والترمذی وقال حسن صحیح عن خولۃ بنت قیس والبیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث ۵۰ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر مجھے کبھی کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی ھل انا ومالی الا لک یا رسول اللہ میری جان و مال کا

۱۱۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں کارساز ہیں

۱۱۶ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت نگہبان اہلسنت ہیں

۱۱۷ متعدد احادیث کہ مال کے مالک اللہ و رسول ہیں

۱۱۸ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان و مال کے مالک ہیں

مالک حضور کے سوا کون ہے یارسول اللہ احمد فی مسندہ بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث ۸۷**۔ آیہ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کے اسباب نزول میں مروی انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی اموالنا ومافی ایدینا للہ ورسولہ ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ اور رسول کا ہے ابناء جریر وابی حاتم ومردویہ عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **حدیث ۹۷**۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال و غلام و کنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادیئے اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ؎

امنن علینا رسول اللہ فی کرم	فانک المرء نرجوہ وندخر
امنن علی بیضۃ قد عاقھا قدر	مشتت شملھا فی دھرھا غیر
ابقت لنا الدھر ھتافا علی حزن	علی قلوبھم الغماء والغمر
ان لم تدارکھم نعماء تنشرھا	یا ارجح الناس حلما حین یختبر

یارسول اللہ ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے کہ حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن شمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں احسان فرمائیے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئے اسکی جماعت تتر بتر ہوگئی اس کے وقت کی حالتیں بدل ہوگئیں یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھینگی جنکے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔ اگر حضور کی نعمتیں جنھیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں توان کا کہیں ٹھکانا نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فلما سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا الشعر قال ما کان لی ولبنی المطلب فھو لکم قالت قریش ما کان لنا فھو للہ ولرسولہ وقالت الانصار ما کان لنا فھو للہ ورسولہ یہ اشعار سن کر

سیدارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الطبرانی فی ثلاثیات معجمہ الصغیر حدثنا عبید اللہ بن دماحش القیسی بزیادۃ الرملۃ سنۃ اربع وسبعین ومائتین ثنا ابو عمرو زیاد بن طارق البلوی وکان قد اتت علیہ مائۃ وعشرون سنۃ قال سمعت اباجرول زھیر بن صرد الجشمی یقول فذکرہ **حدیث ۸۰** کہ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ؎

انت الرسول الذی ترجی فواضلہ	عند القحوط اذا ما اخطأ المطر

حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینھ خطا کرے عمر بن شبۃ من طریق عامر الشعبی ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ وقال ذکرہ ابن فتحون فی الذیل **حدیث ۸۱** - ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ؎

اتیناک والعذراء یدمی لبانھا	وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
والقت بکفیھا الفتی لاستکانۃ	من الجوع ضعفا لا یمر ولا یحلی
ولیس لنا الا الیک فرارنا	واین فرار الخلق الا الی الرسل

ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کواری لڑکیاں ہیں جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے انکے سینے شق ہو گئے ان کی چھاتی ہی سے خون بہ رہا ہے مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منھ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی۔ اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلم۔ یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً بنہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور

۱۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل کی امید

۱۲۰ حضور کے سوا ہمارا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں

دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پرنور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ امڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا ہمارے گرد برس ہم پر نہ برس فوراً ابر مدینے پر سے کھل گیا آس پاس گھرا تھا۔ اور مدینہ طیبہ پر سے کھل گیا یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا اللہ کے لئے ہے خوبی ابوطالب کی اسوقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی یارسول اللہ شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے کہ ؎

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ تَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاکُ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ	ثِمَالَ الْیَتَامٰی عِصْمَۃً لِّلْاَرَامِلِ فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّفَوَاضِلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کی[۱۲۱] جائے پناہ بیوؤں کے نگہبان۔ بنی ہاشم ریسے غیور لوگ) تباہی[۱۲۲] کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں انکے پاس انکی نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَجَلْ ذٰلِکَ اَرَدْتُّ ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَقَانَا بِجَاھِہٖ عِنْدَہُ الْغَیْثَ النَّافِعَ الْاَتَمَّ الْاَعَمَّ اَمِیْنَ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ بِسَنَدٍ صَالِحٍ کَمَا اَفَادَہٗ حَافِظُ الشَّانِ الْعَسْقَلَانِیُّ وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ کِلَاھُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اول تا آخر شفائے مومنین وشقائے منافقین ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود رسالہ ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔ خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء کے وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینھ اترتا ہے وہ یتیموں کا حافظ وہ بیوؤں کا نگہبان وہ ملجا وماوا کہ بڑے بڑے تباہی کے

[۱۲۱] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتیموں کے جائے پناہ بیوؤں کے نگہبان ہیں

[۱۲۲] مصیبت کے وقت بڑے بڑے انکی پناہ لیتے انکی نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں۔

وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم **حدیث ۸۲** کہ جب جعرانہ کے اموال غنیمت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش و دیگر اقوام عرب کو عطا فرمائے اور انصار کرام نے انمیں سے کوئی شے نہ پائی (اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ وکرم نہ رہی شاید اب اپنی قوم قریش کی طرف زیادہ التفات فرمادیں بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زاید دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں) ملال گزرا یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا خاطر انور پر ناگوار گزرا انھیں جمع کرکے ارشاد فرمایا اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاکُمُ اللّٰهُ اَلَمْ اَجِدْکُمْ عَالَةً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰهُ کیا میں نے تمہیں نہ پایا گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں راہ دکھائی کیا میں نے تمہیں نہ پایا محتاج پس اللہ عزوجل نے تمہیں تونگری دی (اور صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں یوں ہے یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاکُمُ اللّٰهُ بِیْ وَکُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰهُ بِیْ وَکُنْتُمْ عَالَةً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰهُ بِیْ اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمہیں گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت کی اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کردی اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَنَحْوُهٗ لِاَحْمَدَ عَنْ اَنَسٍ وَلَهٗ وَلِعَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَالضِّیَاءِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ) انصار کرام ہر کلمے پر عرض کرتے جاتے تھے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول اللہ کے غضب سے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَا تُجِیْبُوْنَ جواب کیوں نہیں دیتے انصار نے عرض کی اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ اللہ اور رسول کا احسان زاید ہے اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے حضور نے فرمایا تم جواب چاہو تو جواب دے سکتے ہو انصار کرام روئے اور بار بار عرض کرنے لگے اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۱۲۳ اللہ و رسول کا احسان زاید ہے اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے

اُمَّتٌ وَافضلُ اللہ ورسول کا احسان زاید ہے اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے ابوبکر بن ابی شَیبَۃ فی مُصَنَّفِہٖ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۸۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُوْتَانُ الاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے البیہقی فی الشعب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما موصولًا حدیث ۸۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَادِیُّ الاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قدیم زمینیں اللہ ورسول کی ملک ہیں ھُوَ فِیْھِمَا عَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا **اقول** بن جنگل پہاڑوں اور شہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اسلئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں یہ ہر طرح خالص ملک خدا ورسول ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورنہ محلوں احاطوں گھروں مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من و تو کا لگا ہوا ہے زبور شریف سے رب العزۃ کا ارشاد سن ہی چکے کہ احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیہ کریمہ وَالاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ ۝ میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے مگر وہ دن روز ظہور حقیقت و انقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی وہ کہاں وہ اس حدیث آیندہ میں حدیث ۸۵ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِعْلَمُوْا اَنَّ الاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں جل و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البخاری فی الجھاد من الجامع الصحیح باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۸۶ کہ اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتدا اس مصرع سے تھی ع یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدَیَّانَ العَرَبْ [۱۲۵] اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرما دی الامام احمد حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا ابو معشر البراء ثنی صدقۃ بن طیسلۃ ثنی معن بن ثعلبۃ

[حاشیہ: ۱۲۴ بن جنگل کی زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں]

[حاشیہ: ۱۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں]

۱۲۶ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لینے میں پانچ حدیثیں

المازنی والحی بعدثنی الاعشی المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانشدتہ یا مالک الناس ودیان العرب الحدیث
ورواہ الامام الاجل ابو جعفر الطحاوی فی معانی الاثار حدثنا ابن ابی داؤد
ثنا المقدمی ثنا ابو معشر الی آخرہ نحوہ سندا و متنا ورواہ ابن خیثمۃ وابن
شاھین وغیرھم من ھذا الوجہ وغیرہ ورواہ عبد اللہ ابن الامام فی زوائد
مسندہ من طریق عوف ابن کھمس بن الحسن عن صدقۃ بن طیسلۃ حدثنی
معن ابن ثعلبۃ المازنی والحی بعدہ قالوا ثنا الاعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فذکرہ قلت والیہ اعنی عبد اللہ عزاہ حافظ الشان فی الاصابۃ انہ رواہ
فی الزوائد والعبد الضعیف غفر اللہ تعالیٰ لہ قد رآہ فی المسند نفسہ ایضا
کما سمعت وللہ الحمد ورواہ البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم
کلھم من طریق الجنید بن امین بن ذروۃ بن نضلۃ بن طریف بن بھصل الحرمازی
عن ابیہ عن جدہ نضلۃ ولفظ البغوی عنہ حدثنی ابی امین ثنی ابی ذروۃ عن
ابیہ نضلۃ عن رجل منھم یقال لہ الاعشی واسمہ عبد اللہ بن الاعور رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فذکر القصۃ وفیہ فخرج حتی اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم فعاذ بہ وانشا یقول یا مالک الناس ودیان العرب الحدیث یہ حدیث
جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق [۱۲۶] اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ
اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی اور عرض کی کہ اے مالک
آدمیان واے جزا و سزا دہ عرب صلی اللہ تعالیٰ علیک وبارک وسلم حدیث ۱۲۷ حارث
بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی ابعث معی من یدعوا
الی دینک فانا لہ جار میرے ساتھ کسی شخص کو حضور ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور
کے دین کی طرف دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کر دیا حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
کنبے والوں نے عہد شکنی کر کے انہیں شہید کر دیا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے ازانجملہ یہ شعر ؎

مِنْكُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَا يَغْدِرُ	يَا حَارِ مَنْ يَغْدِرْ بِذِمَّةِ جَارِهٖ

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دیئے ہوئے کے عہد سے بیوفائی کرے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے فَجَاءَ الْحَارِثُ فَاعْتَذَرَ وَوَدَى الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي عَائِذٌ بِكَ مِنْ لِسَانِ حَسَّانٍ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی یارسول اللہ میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے اَلزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ مُصْعَبُ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَوْفٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهٗ حدیث ۸۸ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اَنَّهٗ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهٗ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَتَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَعْتَقَهٗ یعنی وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دوہائی اللہ کی دوہائی انہوں نے ہاتھ نہ روکا غلام نے کہا رسول اللہ کی دوہائی فوراً چھوڑ دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم بیشک اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا) الحمد للہ اس حدیث صحیح کے تیور دیکھیے حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کی بھی جگہ نہیں یہ حدیث تو خدا جانے بیمار دل پر کیا کیا قیامتیں توڑیگی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوہائی دینا ہی اُنکے دوہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں۔ کہ وہ اللہ عزوجل کی دوہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوہائی دی فوراً چھوڑ دیا علما فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوہائی سن کر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا اقول یعنی پہلی بات ایک معمولی ہو جانے سے ایسی مؤثر نہ ہوئی انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دوہائی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

بیان روایت ابو مسعود رسول اللہ کی دوہائی ۱۲۶

عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے بحمد اللہ حدیث کے یہ معنی ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر تو اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے حدیث ۹۸ یہی مضمون عبدالرزاق اپنے مصنف میں امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَضْرِبُ غُلَامًا لَّہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اِذْ بَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَلْقٰی مَا کَانَ فِیْ یَدِہٖ وَخَلّٰی عَنِ الْعَبْدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّعَاذَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ یعنی ایک صاحب اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی دوہائی اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اب کہا رسول اللہ کی دوہائی فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنتا ہے خدا کی قسم بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دوہائی دینے والے کو پناہ دی جائے ان صاحب نے عرض کی یارسول اللہ وہ تو اللہ کے لئے آزاد ہے۔

اقول الحمدللہ اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے تیر کر دیا صاف تصریح فرما دی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دوہائیاں بھی سنیں اور پہلی دوہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری پر باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا مگر افسوس وہابیت کی ذلت و مردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہو گیا اللہ کے سوا میری دوہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دوہائی چھوڑ کر نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہَیں یہ کیسا شرک اکبر خدا کی دوہائی کی وہ بے پروائی اور میری دوہائی پر یہ نظر ایک تو میری دوہائی ماننی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دوہائی نہ مانکر افسوس آقا و غلام کو مشرک نہ بتانا درکنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں وہ کس مزے کی ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے دوہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دوہائی پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دوہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی الحمدللہ کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن

اللہ کے سچے رسول اور وہابیہ کی جھوٹی تقویۃ الایمان میں شرک و توحید کا اختلاف

۱۲۸

تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی اسے سخت ذلت پہنچائی جسمیں انکا امام لکھتا ہے۔
اول معنی شرک و توحید کے سمجھنا چاہئے اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت
پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی
علی بخش کوئی غلام محی الدین کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے غرض کہ جو کچھ
ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا سے کرگزرتے
ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر
لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں اھ مختصراً ان دافع البلا کے منکروں سے یہی اتنا پوچھ لیجئے
کہ کسی کی پناہ لینی اس کی دوہائی دینی دفع بلا ہی کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور وَلٰکِنَّ
الْوَهَابِيَّةَ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ **حدیث ۹۰** - ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ
سے راوی قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ بَعِيْرٌ
يَعْدُوْ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْبَعِيْرُ اسْكُنْ فَاِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ
وَاِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اٰمَنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ
بِخَائِبٍ لَائِذُنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ فَقَالَ هٰذَا بَعِيْرٌ هَمَّ
اَهْلُهٗ بِنَحْرِهٖ وَاَكْلِ لَحْمِهٖ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ
اَقْبَلَ صَاحِبُهٗ وَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَتَعَادَوْنَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمُ الْبَعِيْرُ عَادَ اِلٰى هَامَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاذَ بِهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بَعِيْرُنَا
هَرَبَ مِنْذُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ نَلْقَهٗ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَا اِنَّهٗ يَشْكُوْ اِلَيَّ فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ
رُبِّيَ فِيْ اَمْنِكُمْ اَحْوَالًا وَّكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ اِلٰى مَوْضِعِ الْكَلَاءِ فَاِذَا
كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ اِلٰى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمْ فَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبِلًا
سَائِمَةً فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ السَّنَةُ الْخَصِيْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهٖ وَاَكْلِ لَحْمِهٖ فَقَالُوْا
وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا جَزَاءُ

المسلوخ الصالح من مواشیه قالوا یا رسول اللہ فانا لا نبیعه ولا نحره فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لم نبتم من استغاث بکم فلم تغیثوه وانا اولی بالرحمة منکم فان اللہ نزع الرحمة من قلوب المنافقین واسکنها فی قلوب المؤمنین فاشتراه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم منهم بمائة درهم وقال یا ایها البعیر انطلق فانت حر لوجه اللہ تعالیٰ فرغی علی هامة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آمین ثم رغی فقال آمین ثم رغی فقال آمین ثم رغی الرابعة فبکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلنا یا رسول اللہ ما یقول هذا البعیر قال قال جزاک اللہ ایها النبی عن الاسلام والقرآن خیرا فقلت آمین ثم قال سکن اللہ رعب امتک یوم القیمة کما سکنت رعبی فقلت آمین ثم قال حقن اللہ دماء امتک من اعدائها کما حقنت دمی فقلت آمین ثم قال لا جعل اللہ بأسها بینها فبکیت فان هذه الخصال سألت ربی فاعطانیها ومنعنی هذه واخبرنی جبریل علیه السلام عن اللہ عز وجل ان فناء امتی بالسیف جری القلم بما هو کائن ذکره اورده عازیا له الامام الحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری رحمه اللہ تعالیٰ فی کتاب الترغیب والترهیب یعنی ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آ کر کھڑا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے اس کے ساتھ یہ بات بیشک ہے کہ جو ہماری پناہ میں آئے[129] اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے[130] وہ نامرادی سے بری ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے فرمایا اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھا لینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہم یونہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اس کے مالک لوگ دوڑتے آئے اونٹ نے جب انہیں دیکھا

۱۲۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لینے والے کے لئے امان کا وعدہ

۱۳۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے التجا کرنے والا نامراد نہیں رہتا

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی
اس کے مالکوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے
آج حضور کے پاس ملا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنتے ہو اس
نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے وہ بولے یارسول اللہ یہ کیا
کہتا ہے فرمایا یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا گرمی میں اسپر اسباب لاد کر
سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم سیر مقام تک کوچ کرتے جب وہ بڑا
ہوا تو تم نے اسے سانڈھ بنالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ
کردیئے جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کرکے
کھالینا چاہا وہ بولے یارسول اللہ خدا کی قسم یونہیں ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اسکے مالکوں کی طرف یہ نہیں ہے وہ بولے یارسول اللہ تو ہم
نہ اسے بیچینگے نہ ذبح کریں گے فرمایا غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی
فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ولائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں
اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں
رکھی ہے پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کو خریدلیا
اور اس سے ارشاد فرمایا اے اونٹ چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے یہ سن کر اُسنے
سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اسنے دوبارہ آواز کی حضور نے
پھر آمین کہی اسنے سہ بارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے چوتھی بار کچھ آواز کی
اسپر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ کیا
کہتا ہے فرمایا اس نے کہا اے نبی اللہ عزوجل حضور کو اسلام اور قرآن کی طرف سے
بہتر جزا عطا فرماوے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور
کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف دور کیا میں نے کہا آمین
پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے
محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کرسکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا۔

میں نے کہا آمین پھر اسنے کہا اللہ سبحنہٗ امت والا کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے رہا بھی
خونریزی سے دور رہیں) اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب
عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرما دیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبریل
امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اللہ جل وعلا کی طرف سے خبر دی کہ میری امت کی فنا تلوار
سے ہے قلم چل چکا شدنی پر فقیر نے اس رسالے میں بنظر اختصار اکثر احادیث کا خلاصہ
لکھا یا صرف محل استدلال پر اقتصار کیا یہ حدیث نفیس کہ ایک اعلیٰ اعلام نبوت و معجزاتِ
جلیلہ حضرت رسالت علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ سے تھی بتمامہ ذکر کرنی مناسب
سمجھی یہاں موضع استناد وہ پیاری پیاری اسناد ہے کہ جو ہماری پناہ لے اللہ عزوجل
اسے امان دیتا ہے اور جو ہم سے التجا کرے نامراد نہیں رہتا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور خدا جانے دافع البلا کس شے کا نام ہے **حدیث ۹۱** عبداللہ بن سلامہ بن عمیر بن
اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں تَزَوَّجْتُ ابْنَۃَ سُرَاقَۃَ بْنِ
حَارِثَۃَ النَّجَّارِیِّ وَقَدْ قُتِلَ بِبَدْرٍ فَلَمْ اُصِبْ شَیْئًا مِّنَ الدُّنْیَا کَانَ اَحَبَّ
اِلَیَّ مِنْ نِکَاحِھَا وَاَصْدَقْتُھَا مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا اَسُوْقُہٗ اِلَیْھَا
فَقُلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ الْمُعَوَّلُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہُ الْحَدِیْثَ میں نے سراقہ بن حارثہ نجاری شہید غزوہ بدر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا دنیا کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جو ان کے
ساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو میں نے دو سو روپے ان کا مہر کیا تھا
اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بھیجوں میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہی پر بھروسا ہے
پس میں خدمت انور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض
کیا حضور نے ایک جہاد پر انہیں بھیجا اور فرمایا اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یُّغْنِمَکَ اللّٰہُ مَھْرَ
زَوْجَتِکَ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلا دے گا کہ اپنی بی بی
کا مہر ادا کر دو ایسا ہی ہوا وللہ الحمد الاِمَامُ الثِّقَۃُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ
ابْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ وَھُوَ ابْنُ سَلَامَۃَ الْمَذْکُوْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

اللہ و رسول ہی پر بھروسہ ہے ۱۳۱

بسندٍ إليه وقد نصّ علیٰ توثیقہ الامام المحقق علی الاطلاق فی الفتح وذکرناہ فی منیر العین حدیث ۹۲ و ۹۳ غزوہ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا	وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّکَ مَا اَبْقَیْنَا	وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا	وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا

خدا گواہ ہے یارسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخشدیے[۱۳۲] ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ[۱۳۳] اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں[۱۳۴] ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل[۱۳۵] سے بے نیاز نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد وغیرہا میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطرق عدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد سے ہے رَوَاہُ مِنْ طَرِیْقِ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم حدیث صحیح بخاری مع شرح امام احمد قسطلانی مسمّٰی بہ ارشاد الساری کے الفاظ کریمہ مختصراً ذکر کریں (عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ) ھُوَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (لِعَامِرٍ یَا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ ھُنَیْھَاتِکَ) وَعِنْدَ ابْنِ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِیْثِ نَصْرِ بْنِ دَھْرٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلٰی خَیْبَرَ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اِنْزِلْ) یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ فَخُذْ لَنَا مِنْ ھَنَاتِکَ فَفِیْہِ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الَّذِیْ اَمَرَہٗ بِذٰلِکَ (وَکَانَ عَامِرٌ) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ ؎

---

۱۳۲ یارسول اللہ حضور کے صدقے ہم پر سے گناہ بخشدیجئے
۱۳۳ یارسول اللہ حضور ہم پر سکینہ اتاریئے
۱۳۴ یارسول اللہ ہمیں ثابت قدم رکھئے
۱۳۵ یارسول اللہ ہم حضور کے فضل کے محتاج ہیں

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا		اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ) اَلْمُخَاطَبُ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيِ اغْفِرْ لَنَا تَقْصِيْرَنَا فِيْ حَقِّكَ وَنَصْرِكَ اِذْ لَا يَتَصَوَّرُ اَنْ يُّقَالَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ لِلْبَارِئِ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ اَللّٰهُمَّ لَمْ يَقْصُدْ بِهَا الدُّعَاءَ وَاِنَّمَا افْتَتَحَ بِهَا الْكَلَامَ (مَا اَبْقَيْنَا) اَيْ مَا خَلَّفْنَا وَرَاءَنَا مِنَ الْاٰثَامِ (وَاَلْقِيَنْ) اَيْ وَسَلْ رَبَّكَ اَنْ يُّلْقِيَنْ (سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ؛ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ) اَيْ وَاَنْ يُّثَبِّتَ الْاَقْدَامَ (اِنْ لَّاقَيْنَا) الْعَدُوَّ (فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ) وَعِنْدَ اَحْمَدَ مِنْ رِوَايَةِ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ يَّخُصُّهُ اِلَّا اسْتُشْهِدَ (فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ) هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمَا فِيْ مُسْلِمٍ (وَجَبَتْ) لَهُ الشَّهَادَةُ بِدُعَائِكَ لَهُ (يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ) اَيْ هَلَّا اَبْقَيْتَهُ لَنَا لِنَتَمَتَّعَ بِهٖ یعنی یزید بن ابی عبید اپنے مولیٰ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے رات کا سفر تھا۔ حاضرین سے ایک صاحب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے اور ابن اسحٰق نے نصر بن دہر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی کہ میں نے سفر خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا اے ابن اکوع اتر کر کچھ اپنے اشعار ہمارے لئے شروع کرو اس روایت سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس امر کا امر فرمایا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب اگر حضور نہ ہوتے ہم راہ نہ پاتے نہ زکوٰۃ و نماز بجا لاتے ہم حضور پر بلا گرداں ہوں ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے ان اشعار میں

یہاں جس عبارت پر خط ہے وہ اصل ترجمہ حدیث ہے باقی ترجمہ شرح مگر جس قدر خطوط ہلالی میں ہے وہ ایضاح مطلب یا زیادات فقیر کے لئے زیادات فقیر افادہ ...

مخاطب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یعنی حضور کے حقوق حضور کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور معاف فرمادیں حضور کے لئے خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں (ائمہ فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آتی ہو تو وہ اپنے اوپر لیلی جائے اس کی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا سکتے ہیں) رہا یہ کہ ابتدا میں لفظ اَللّٰھُمَّ ہے اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جل و علا سے ان مرادات کی دعا فرمادیں یہ اشعار سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے صحابہ نے عرض کی عامر بن اکوع حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اور مسند احمد و صحیح مسلم) میں بروایت ایاس بن سلمہ (اپنے والد ماجد سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور حضور (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لیکر دعائے مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا (لہذا) حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کی یا رسول اللہ حضور کی دعا سے عامر کے لئے شہادت واجب ہو گئی حضور نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انہیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے انتہی یہ پچھلے لفظ بھی یاد رکھنے کے ہیں کہ حضور انہیں زندہ رکھتے[۱۳۶] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم یہ حدیث ابن اسحٰق نے اس سند سے روایت کی حدثنی مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ دَھْرِ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلٰی خَیْبَرَ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ فَذَکَرَہٗ اسمیں ہے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَبَتْ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْتَعْتَنَا بِہٖ فَقُتِلَ یَوْمَ

[۱۳۶] یا رسول اللہ انہیں زندہ رکھتے

خیبر شہیداً امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم شہادت واجب ہو گئی یا رسول اللہ کاش حضور ہمیں ان کی زندگی سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیبر شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز امام احمد نے مسند میں بطریق ابن اسحٰق روایت فرمائی کہ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیُّ الْحَدِیْثَ سَنَدًا وَّمَتْنًا بَیْدَ اَنَّهٗ اقْتَصَرَ عَلَی الْاَشْعَارِ وَلَمْ یَذْکُرْ دُعَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَوْلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَفِیْهِ فَاهْدِ لَنَا مَکَانَ قَوْلِهٖ فَنَحْنُ لَنَا وَلَعَلَّ هٰذَا هُوَ الْاَصْوَبُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ **حدیث ۹۴** صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے ایک تصویر دار قالین خریدا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر رونق افروز رہے اندر قدم کرم نہ رکھا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چہرہ انور میں اثر ناراضی پایا اللہ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کرنے لگیں یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ یا رسول اللہ میں اسد اور اسد کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی **حدیث ۹۵** کہ چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر وجبر میں بحث کرنے لگے انہیں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح امین جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا صحابہ سمجھے کہ کوئی نئی بات ہے آگے حدیث کے پیارے پیارے الفاظ دلکش ودلنوازیوں ہیں۔ وَخَرَجَ عَلَیْهِمْ مُلْتَمِعًا لَوْنُهٗ مُتَوَرِّدَةً وَجْنَتَاهُ کَاَنَّمَا تَفَقَّاَ بِحَبِّ الرُّمَّانِ الْحَامِضِ فَنَهَضُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاسِرِیْنَ اَذْرُعَهُمْ تُرْعَدُ اَکُفُّهُمْ وَاَذْرُعُهُمْ فَقَالُوْا تُبْنَا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الْحَدِیْثَ یعنی حضور پر نور صلوات اسد تعالیٰ وسلامہ علیہ انپر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ رنگ چہرہ اقدس کا شدت جلال سے دمک

دو حدیثیں اسد و رسول کی طرف توبہ کرنا

۱۳۷

رہا ہے دونوں رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ
نکلے ہیں صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ
تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہم اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں
جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلطَّبَرانِی فِی الْکَبِیْرِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ
مَوْلیٰ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ و
صدیق و فاروق وغیرہم اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے توبہ کرنے میں اللہ
تواب قابل التوب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا اور حضور پرنور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے قبول فرمایا حالانکہ توبہ بھی اصل حق حضرت عزّ جلالہ کا ہے ولہذا حدیث میں ہے
ایک قیدی گرفتار کرکے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لایا گیا وہ بولا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ وَلَا اَتُوْبُ اِلیٰ مُحَمَّدٍ الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عَرَفَ الْحَقَّ لِاَھْلِہٖ
حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَرَدَّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ
سَرِیْعٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث ۹۶** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت کعب بن
مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ان کی توبہ قبول ہوئی انھوں نے
مولائے دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ
اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللہِ وَاِلیٰ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا رسول
اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ
کے رسول کے لئے صدقہ کرکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد الساری شرح
صحیح بخاری میں ہے اَیْ صَدَقَۃً خَالِصَۃً لِلہِ وَلِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاِلیٰ بِمَعْنَی اللَّامِ یعنی اس حدیث میں اللہ و رسول کی طرف صدقہ کرنے کے معنی
اللہ و رسول کے لئے تصدق ہیں تو حاصل یہ کہ اپنا سارا مال خاص خدا و رسول کے
نام پر تصدق کردوں تبارک و تعالیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۹۷** یمن کی ایک

۱۳۸ تین صدیثیں اللہ و رسول کے لئے صدقہ کرنا

بی بی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئیں دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تعطین زکوۃ ھذا اس کی زکوۃ دیتی ہو عرض کی نہ۔ فرمایا ایسرك ان یسورك اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دیئے اور عرض کی ھما للہ ولرسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا رسول اللہ یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمد وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند لامقال فیہ **حدیث ۹** کہ جب حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ انی اھجر دار قومی التی اصبت بھا الذنب وانخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا رسول اللہ میں اپنی قوم کا محلہ جسمیں مجھسے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ ورسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو لبابہ تہائی مال کافی ہے انہوں نے ثلث مال اللہ ورسول کے لئے صدقہ کر دیا عز جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ابن شہاب الزھری عن الحسین بن السائب بن ابی لبابۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما تاب اللہ علی جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت لہ فذکرہ یہ حدیثیں جان وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول رکھتے ہیں وللہ الحجۃ البالغۃ اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر امام المشاہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی

مولوی قدس سرہ المعنوی نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق[۱۳۹] عتیق سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کرکے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے ؎ گفت مادو بندگان کوئے تو ٭ کردمش آزاد ہم بر روئے تو ٭ اور پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں اسپر تو دیکھا چاہئے وہابیت کا جن کتنا پھلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہئے کہ بھوت بھاگے اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دبے وہ کہاں وہ اس حدیث آیندہ میں وباللہ التوفیق **حدیث ۹۹** شاہ صاحب ازالۃ الخفا میں بحوالہ روایت ابو حذیفہ اسحق بن بشر وکتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ناقل کہ امیر المومنین فاروق[۱۴۰] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبے میں بر سر منبر فرمایا قَدْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ میں حضور پرنور آقا ومولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا **اقول** یہ حدیث ابو حذیفہ مذکور نے فتوح الشام اور حسن بن بشران نے اپنے فواید میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے نیز ابن بشران نے امالی ابو احمد دہقان نے جزء احدیثی ابن عساکر نے تاریخ لالکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کے شدت وجلال سے عجب ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو لوگ بولے کہ صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انھیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور انکی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں جب امیر المومنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے امیر المومنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے اور فرمایا مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں جب سب جمع ہولئے امیر المومنین نے منبر اطہر سید

[۱۳۹] صدیق اکبر کا قول کہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہوں

[۱۴۰] عمر فاروق اعظم کا ارشاد کہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ تھا

از ہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد و ثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ
مِنِّیْ شِدَّۃً وَّغِلْظَۃً وَّذٰلِکَ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ۔ لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس
کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ
اور حضور کا خدمتگار تھا حضور کی نرمی و رحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے
خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرماتے چاہتے چلنے دیتے میں اسی
حال پر رہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور
خدا کا شکر ہے اور میری سعادت پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی
نرمی و رحمت و کرم کی حالت تم سب پر روشن ہے فَکُنْتُ خَادِمَہٗ وَعَوْنَہٗ میں
ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ ملاتا ان کے سامنے
تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک
کہ وہ مجھ سے راضی گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت۔ اب کہ میں تمہارا والی
ہوا جان لو کہ وہ شدت دونی ہو گئی درجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہو گی انپر جو مسلمانوں پر
ظلم و تعدی کریں اور دینداروں کے لئے تو میں خود ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم و
مہربان ہوں ہاں جسے ظلم و زیادتی کرتے پاؤں گا اسے نہ چھوڑوں گا اس کا ایک گال
زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھونگا یہاں تک کہ حق کو قبول کر لے سعید بن
بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے فرمایا فَوَفّٰی عُمَرُ وَاللّٰہِ بِمَا قَالَ وَکَانَ اَبَا الْعِیَالِ
خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا تھا پورا کر دکھایا وہ رعیت کے لئے مہربان باپ تھے رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ وَقَدْ دَخَلَ حَدِیْثُ بَعْضِھِمْ فِیْ بَعْضٍ دیکھو امیر المومنین فاروق اعظم
سا اشد الناس فی امر اللہ بر ملا بر سر منبر اپنے آپکو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتا رہا
ہے اور مجمع صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ

امیر المومنین عمر فاروق اعظم و جمہور صحابہ پر دوابیر کے متعدد الزامات ۱۲۱

امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجرم ترویج تراویح جسے اس جناب فاروقیت مآب نے بدعت مانکر اچھا بتایا اور نِعْمَتُ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ فرمایا کہ یہ بدعت بہت خوب و حسن ہے وہابی بڑے کے بعض اجبوٹ بہادر مثل نواب بھوپالی قنوجی وغیرہ صراحۃ معاذاللہ گمراہ و بدعتی لکھ ہی چکے اب اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ماننے پر شرک کا اطلاق کرتے انہیں کیا لگتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ع بیحیا باش وہرچہ خواہی کن ؛ مگر صاحبو ذرا سوچ سمجھکر کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی دامن زیر سنگ خارا دبا ہے ؎ یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر ؛ اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر ؛ اے عبید الھوی عبید الدرہم عبید الدنیا اب بھی عبد النبی عبد الرسول عبد المصطفیٰ کو شرک کہنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حدیث ۱۰۰ بحمد اللہ تعالیٰ ایک سے ایک زاید سنتے جائیے ایکدن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شہزادہ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بر سر منبر گود میں لے کر فرمایا ھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلٰی رُؤُسِنَا اِلَّا اَبُوْکَ ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُگائے ہوئے ہیں یعنی جو کچھ عزت نعمت دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِبْنُ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ عَنِ السِّبْطِ الْحُسَیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَعَلَیْہِ وَبَنِیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ حدیث ۱۰۱ کہ ایک بار امیر المومنین حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم و علیہ وسلم نے کاشانۂ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا امیر المومنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر سید نا امام مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی واپس گئے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بلا بھیجا انھوں نے آکر کہا یا امیر المومنین میں نے خیال کیا کہ اپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دیں گے فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْہُ وَھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فِی الرَّاْسِ بَعْدَ اللہِ اِلَّا اَنْتُمْ آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں اور یہ بال سر پر اللہ

عزوجل کے بعد کس نے اُگائے ہیں سوا تمہارے رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ **حدیث ۱۰۲**
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے مجھ سے کہا یَا بُنَیَّ لَوْ جَعَلْتَ تَغْشَانَا اے میرے بیٹے میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے
پاس آیا کریں ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہا ہی میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کچھ باتیں کر رہے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں عبد اللہ
پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا اس کے بعد امیر المومنین مجھے ملے فرمایا لَمْ اَرَكَ جب
سے پھر میں نے آپکو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے میں نے کہا یا امیر المومنین میں آیا تھا آپ
معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے میں آپ کے صاحبزادے کے ساتھ واپس گیا امیر المومنین
نے فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّمَا اَنْبَتَ مَا تَرٰی فِیْ رُءُوْسِنَا اللّٰهُ ثُمَّ اَنْتُمْ
آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اُگائے
ہیں پھر آپ نے اور ایک روایت میں ہے هَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلَى الرَّاْسِ غَيْرُكُمْ کیا
سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے اَلْخَطِیْبُ مِنْ طَرِیْقِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ
نِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا وَكَذَا ابْنُ سَعْدٍ وَرَاهُوْیَهِ وَالْاُخْرٰی رَوَاهَا الْحَافِظُ مُحِبُّ الدِّیْنِ
الطَّبَرِیُّ فِی الرِّیَاضِ النَّضِرَةِ مِنْ طَرِیْقِ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ لِاَحَدِ الرَّیْحَانَتَیْنِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حافظ الشان امام عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ میں اسے بروایت
خطیب ذکر کر کے فرماتے ہیں سَنَدُہٗ صَحِیْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے میں ڈرتا ہوں
کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی
بھی نہ کر دے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ شاہزادوں
سے امیر المومنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال
تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسطرح اراکین سلطنت
اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہے یعنی تمہارے
ہی گھر سے ملی ہے **حدیث ۱۰۳** - کہ حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا

وعلی بعلہا وابنیہا وبارک وسلم اپنے دونوں شہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنْحَلْھُمَا یارسول اللہ
ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے قَالَ نَعَمْ قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ہاں منظور اَمَّا الْحَسَنُ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ حِلْمِیْ وَھَیْبَتِیْ وَاَمَّا الْحُسَیْنُ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ نَجْدَتِیْ
وَجُوْدِیْ حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور اپنی ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت
اور اپنا کرم بخشا ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
جَدِّہٖ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۰۴** کہ جب حضرت خاتون فردوس رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے عرض کی یَا نَبِیَّ اللہِ اِنْحَلْھُمَا یانبی اللہ انہیں کچھ عطا ہو نَحَلْتُ ھٰذَا
الْکَبِیْرَ الْمَھَابَۃَ وَالْحِلْمَ وَنَحَلْتُ ھٰذَا الصَّغِیْرَ الْمَحَبَّۃَ وَالرِّضَا میں نے اس
بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت و رضا کی نعمت دی اَلْعَسْکَرِیُّ
فِی الْاَمْثَالِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ بَرَکَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ **حدیث**
۱۰۵ - کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے اس
میں دوجہان کی شاہزادی اپنے دونوں شہزادوں کے لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم
الصلاۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہِ ھٰذَانِ ابْنَاکَ
فَوَرِّثْھُمَا شَیْئًا یارسول اللہ یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ
عطا فرمائیے ارشاد ہوا اَمَّا حَسَنٌ فَلَہٗ ھَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَلَہٗ
جُرْأَتِیْ وَجُوْدِیْ حسن کے لئے تو میری ہیبت اور میری سرداری ہے اور حسین
کے لئے میری جرات اور میرا کرم اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ مَنْدَۃَ وَابْنُ عَسَاکِرٍ
عَنِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا **اقول** وباللہ التوفیق حلم و محبت و
جود و شجاعت و رضا و محبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر
دے دیئے جائیں اور حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغۂ عرض و درخواست تھا کہ حضور
انہیں کچھ عطا فرمائیں جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں اور وہ زمان استقبال کے لئے
خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہو گا زمانہ حال منقضی ہو جائے گا اس کے بعد قبول

۱۰۴ الفضائل فرق علیہم بمایا وابیہ والحسنین ورحمۃ بہم جمیعا من الفضائل بما یرضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ

۱۰۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مختار خزائن الٰہی ہونا نص ثبوت

وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا اگرچہ بحالت فور و اتصال اسے عرفاً زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست و قبول کو زمانہ ماضی سے اصلاً تعلق نہیں اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا نَعَمْ ہاں دونگا لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا فَاِنَّ السُّؤَالَ مُعَادٌ فِی الْجَوَابِ اَیْ نَعَمْ اُعْطِیْهِمَا اس کے متصل ہی حضور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں اور اس شاہزادے کو یہ دولتیں بخشیں یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں اور اس سے ماضی زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ زمان عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشا ہیں جسطرح بائع و مشتری کہتے ہیں بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ میں نے بیچی میں نے خریدی یہ صیغے کسی گذشتہ خرید و فروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انھیں سے بیع و شرا پیدا ہوتی ہے انشا کی جاتی ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دے دیا اسے یہ دے دیا حلم و ہیبت و جود و شجاعت و رضا و محبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخشدیں یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموٰت و الارض جل جلالہ کی ہیں ؎ ایں سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ٭ تو وہ جو زبان سے فرمادے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے ہی سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی ہو سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہنچتا ہے جسے اس کے رب جل و علا نے عطا و منع کا اختیار دیا ہے ہاں وہ کون ہاں واللہ وہ محمد رسول اللہ ماذون و مختار حضرۃ اللہ قاسم و متصرف خزائن اللہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں هُوَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ جَعَلَ خَزَائِنَ کَرَمِهٖ وَمَوَائِدَ نِعَمِهٖ طَوْعَ یَدَیْهِ وَاِرَادَتِهٖ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَاءُ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل و علا نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دئیے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲۷

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے نعمتوں کے خوان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیردست تابع فرمان ہیں

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں بکثرت ہیں وللہ الحمد **حدیث ۱۰۶** صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ بیشک میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی یعنی کفر و شرک کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے ذریعہ سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں کہ میرے قدموں پر تمام لوگوں کا حشر ہوگا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مالکٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّیَالِسِیُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَاٰخَرُوْنَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۰۷ تا ۱۱۱** صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ الْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیا کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَنَحْوُہٗ اَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ وَّاَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالتِّرْمِذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَابْنُ مَرْدُوْیَہٖ فِی التَّفْسِیْرِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَدِیٍّ فِی الْکَامِلِ وَابْنُ عَسَاکِرَ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ وَابْنُ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَاہِدٍ مُرْسَلًا یَزِیْدُوْنَ وَیَنْقُصُوْنَ وَکُلُّہُمْ عَلَی الْحَاشِرِ مُتَّفِقُوْنَ **حدیث ۱۱۲** حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک کنیسہ یہود میں تشریف لے جاکر دعوت اسلام فرمائی کسی نے جواب نہ دیا دوبارہ فرمائی کوئی نہ بولا حضور نے فرمایا اَبَیْتُمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنَا الْحَاشِرُ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَاَنَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی اٰمَنْتُمْ اَوْ کَذَّبْتُمْ تم نے نہ مانا تو سن لو خدا کی قسم بیشک میں ہی حشر دینے والا ہوں میں ہی خاتم الانبیا ہوں میں ہی نبی مصطفٰی ہوں چاہے تم مانو یا نہ مانو۔ اَلْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۱۳** کہ فرماتے

ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ اُحْشِرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالی میرے ذریعے سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ یہ اسم ماحی بھی ہمارے مقصود رسالہ سے ہے نیز بجہت اسناد اور نیز یوں کہ معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھ کر کون دافع البلا ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں اپنے قدموں پر خلائق کو حشر دونگا تم نے تو قرآن مجید سے یہ سُنا ہوگا کہ نشر کرنا حشر دینا خدا کی شان ہے یہاں بھی تمہارا امام الطائفہ یہی کہیگا کہ نبی نے اپنے آپکو خدا کی شان میں[۱۴۸] ملا دیا خدا کی شان تم مدعیان علم و ایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنے نہ سمجھے نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں۔ کہ موجبہ کلیہ کو اسکا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لئے نہیں ہو سکتی دفع بلا یا سماع ندا یا فریاد کو پہنچنا یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ عطائے رحمانی و وساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں وَلٰکِنْ مَّنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا حدیث[۱۴۹] ۱۴۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میرا نام قرآن میں محمد اور انجیل میں احمد اور توریت میں احید ہے وَاِنَّمَا سُمِّیْتُ اَحِیْدَ لِاَنِّیْ اَحِیْدُ عَنْ اُمَّتِیْ نَارَ جَھَنَّمَ اور میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں فَلِوَجْہِ رَبِّکَ الْحَمْدُ وَعَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا اَحِیْدُ یَا نَبِیَّ الْاَحْمَدِ۔ ابن عدی و عساکر عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وہابی صاحبو تمہارے نزدیک احید پیارا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلا تو ہے ہی نہیں کہدو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں

[۱۴۸] خدا کی شان میں ملا دینے کا رد

[۱۴۹] نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اپنی امت سے نار جہنم کو دفع فرمانا اور وہابیہ کا اس نعمت سے محروم رہنا

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الٰہی کے منکر ہیں اور وہابی شفاعت نبوی کے۔ فقیر نے کہا ایک یہی مسئلہ نزاعیہ ہے جسمیں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں ہم کہتے ہیں دیدار الٰہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں انشاء اللہ الغفار ہمیں ہوگا رافضی کہتے ہیں نہ ہوگا اور وہ سچ کہتے ہیں انشاء اللہ القہار انہیں نہ ہوگا ہم کہتے ہیں شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے ہمارے لئے ہوگی وہابی کہتے ہیں شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں امید ہے کہ ان کے لئے نہ ہوگی ع۔ گر بر تو حرام است حرامت بادا

؎ حاضراں گفتند کاے صدر الوریٰ ؛ راستگو گفتی دو ضد گو را چرا ؛ گفت من آئینہ ام مصقول دوست ؛ ترک و ہندو در من آں بیند کہ اوست ؛ خود حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِھَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِھَا روز قیامت میری شفاعت حق ہے تو جو اسپر یقین نہ لائے وہ اس کے لائق نہیں۔ اِبْنُ مَنِیْعٍ فِیْ مُعْجَمِہٖ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ مِنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں اُطْلِقَ عَلَیْہِ التَّوَاتُرُ اس حدیث کو متواتر کہا گیا بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی مگر لا واللہ ہمارا ٹھکانا تو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں ؎

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈھ لیں	آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے

بلکہ لا واللہ اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے بھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کر لیا اور اسی کی وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے جس کا کھائیے اسکا گائیے ؎ چو دل بادلبرے آرام گیرد ؛ ز وصل دیگرے کے کام گیرد ؛ ؎ یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں ؛ منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں ؛

ف مولانا علی قاری مرقاۃ میں اس حدیث کے نیچے کہ شراب پی کہ جنت کی شراب نہ ملیگی فرماتے ہیں یعنی ان کو حرمان ہوا نقصانا علیہا لو بانہ عن النبی ... جنت ... حرمان المنزل ... یعنی یہ نقصان ... جنت کی ... نعمت سے محروم رہا اور اس کی نظیر یہ ہے کہ معتزلی وغیرہ منکران دیدار محروم دیدار رہیں گے والعیاذ باللہ ... ۱۲ منہ

رباعی اے دادہ حبیب را کلید ہمہ کار ؛ باران درود بر رخ پاکش بار ، دستے کہ بدامان کرمش زدہ ایم ؛ زنہار بدست دیگرانش مسپار ؛ ع تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال ؛ جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا ؛ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک وصحبک وبارک وکرم والحمد للہ رب العلمین خیران اہل شر کے مُنہ کیا لگئے مسلمان نظر فرمالیں کہ عیاذاً باللہ نار جہنم سے سخت تر کونسی بلا ہوگی مگر اس کا دافع دافع البلا نہیں ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **حدیث ۱۵** صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کے کیلئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا فرمایا وَجَدْتُّہٗ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُہٗ اِلٰی ضَحْضَاحٍ میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو اسے میں نے کھینچکر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم **حدیث ۱۶** کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ھَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا اَخْرَجْتُہٗ مِنْ غَمْرَۃِ جَھَنَّمَ اِلٰی ضَحْضَاحٍ مِّنْھَا میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا اَلْبَزَّارُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ عَدِیٍّ وَتَمَّامٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وہابی صاحبو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرما رہے ہیں کہ اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا اسے میں نکال لایا اور تم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلا نہیں مانتے یہ تمہارا ایمان ہے مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف قدرتیں اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوتی ہیں ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون و مختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے جس عذاب میں اس نے رکھا ہو وہاں اسے نکال لے ہاں یہ وہی پیارا ہے جسکی عزت جسکی وجاہت جس کی محبوبیت نے دو جہان کے اختیارات اسے دلا دئیے آخر حدیث سن چکے اُکْرِمَ اُمَّتَہٗ

۱۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ کے قیدی کی سزا بدل دی

وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ عزت دینا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اسدن میرے ہاتھ ہوں گی توریت شریف کا ارشاد سن چکے یدہ فوق الجمیع ویدی الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند و بالا ہے سب کے ہاتھ اسکی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ۱۱۷ صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ عَلٰی اَھْلِھَا ظُلْمَۃً وَّاِنِّیْ اُنَوِّرُھَا بِصَلٰوتِیْ عَلَیْھِمْ بیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انھیں روشن کر دیتا ہوں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ قَدْرَ نُوْرِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اٰمِیْنَ ھو وابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۱۸ - ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ پہلے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جب انکی وفات ہوئی اور ان کی عدت گذری سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیام نکاح دیا انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ میں تین باتیں ہیں اَنَا امْرَأَۃٌ کَبِیْرَۃٌ میری عمر زاید ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَکْبَرُ مِنْکِ میں تم سے بڑا ہوں عرض کی وَاَنَا امْرَأَۃٌ غَیُوْرٌ میں رشکناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا اَدْعُو اللہَ عَزَّوَجَلَّ فَیُذْھِبُ عَنْکِ غَیْرَتَکِ میں اللہ عزوجل سے دعا کرونگا وہ تمہارا رشک دور فرمادے گا عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہِ وَاَنَا امْرَأَۃٌ مُصْبِیَۃٌ یارسول اللہ اور میرے بچے ہیں (یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے) فرمایا ھُمْ اِلَی اللہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ بچے اللہ اور رسول کے سپرد ہیں[۱۵۲] احمد فی المسند حدثنا وکیع ثنا اسمٰعیل بن عبد الملک بن ابی الصفیر ثنی عبد العزیز ابن بنت ام سلمۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما والحدیث فی صحیح النسائی وغیرہ حدیث ۱۱۹ کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر مسیح کذاب میں فرمایا اَبْشِرُوْا فَاِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ فَاللہُ کَافِیْکُمْ وَرَسُوْلُہٗ خوش ہو کہ اگر وہ نکلا اور میں تم میں تشریف فرما ہوا تو اللہ تمہیں کافی ہے اور اللہ کا رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الطبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنھما یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلہ میں اللہ و

اندھیری قبروں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روشن فرمادیں

اسوقت حضور نے انہیں ... فقیر ... رسالہ اطائب التہانی فی النکاح الثانی میں بیان کیا ہے ۱۲ منہ

۱۵۲ بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں

سخت ترین دشمن کے مقابل میں اللہ و رسول ہمیں کافی ہیں ۱۵۳

رسول کو کفایت فرمانے والا بتایا کہ خوش ہو بےخوف رہو اللہ و رسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں اللہ اللہ ایسی ایسی جلیل حاجت رواییوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گی وللہ الحمد **حدیث ۱۲۰** امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاق سے ان دنوں میں خوب مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر کبھی میں ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤں گا تو وہ دن آج ہے میں اپنا آدھا مال حاضر لایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا میں نے عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمْ ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں فرمایا مَا اَبْقَیْتَ آخر کتنا چھوڑ آئے ہو عرض کی مِثْلَہٗ اتنا ہی اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام و کمال لے کر حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یَا اَبَابَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں نے گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھا ہے جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کہا میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لیجاؤں گا الدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالشَّاشِیُّ وَابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ وَّابْنُ شَاھِیْنَ فِی السُّنَّۃِ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَۃِ کُلُّھُمْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۲۱** کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں فرمایا اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی اَلتِّرْمِذِیُّ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ اِلَّا وَقَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمَ عَلَیْہِ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ الْمُرَادَ الْمَنْصُوْصُ عَلَیْہِ فِی الْکِتٰبِ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۵۴ گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھنا

۱۵۵ اللہ و رسول نے نعمت دی

۱۵۶ اور جسے نعمت دی

وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ وَهُوَ زَیْدٌ لَا خِلَافَ فِیْ ذٰلِکَ وَلَا شَکَّ الخ یعنی صحابہ سب ایسے ہی تھے
جنہیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی مگر یہاں
مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے
اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اسمیں کسیکا خلاف نہ اصلا شک اور آیت اگرچہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
حق میں اُتری مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مصداق اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے اَفَادَهٗ فِی الْمِرْقَاةِ **اقول** نہ صرف صحابہ بلکہ تمام
اہل اسلام اولین و آخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس
کا ذکر آیات کریمہ میں سن چکے کہ یُزَکِّیْهِمْ یہ نبی انھیں پاک و ستھرا کر دیتا ہے بلکہ واللہ
تمام جہان میں کوئی شے ایسی نہیں جسپر اللہ کا احسان نہ ہو اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو
قرآن فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر
رحمت سارے جہان کے لئے جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر
ان کی نعمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کفر و اہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان ؎
راست خواہی ہزار چشم چناں ۔ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ؛ **حدیث ۱۲۲** فرماتے
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا الحدیث جسے
ہمنے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا [۱۵۶] ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن
بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ پہلی حدیث میں حضور نے فرمایا تھا ہم نے غنی کر دیا احادیث
عطیہ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں تھا کہ فرمایا حسن کو مہابت ہم نے دی علم ہم نے دیا حسین
کو شجاعت ہم نے دی کرم ہم نے دیا محبت کا مرتبہ رضا کا مقام ہم نے عطا کیا حدیث
اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھا اسے نعمت ہم نے بخشی ۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے رزق
ہم نے دیا صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک قدر جودک ونوالک وبارک وسلم حدیث
۱۲۳ ۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ اِلَیْکُمْ لَیْسَ بِوَهْنٍ

۱۵۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رزق دیا

وَلَا کَسِلٍ لِیُحْیِیَ قُلُوْبًا غُلْفًا وَیَفْتَحَ اَعْیُنًا عُمْیًا وَیُسْمِعَ اٰذَانًا صُمًّا وَیُقِیْمَ اَلْسِنَۃً عُوْجًا حَتّٰی یُقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف و کاہلی سے پاک ہے تاکہ وہ رسول زندہ فرما دے[157] غلاف چڑھے دل اور وہ رسول کھولدے[158] اندھی آنکھیں اور وہ رسول شنوا کردے[159] بہرے کانوں کو اور وہ رسول سیدھی کردے[160] ٹیڑھی زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہدیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں

اَلدَّارِمِیُّ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا **اقول** بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ اِذْ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ ثِقَۃٌ شَیْخُ الْبُخَارِیِّ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ بَلْ وَاَحْمَدَ وَابْنِ مَعِیْنٍ وَھُمَا مِنْ اَقْرَانِہٖ ثَنَا بَقِیَّۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ ثِقَۃٌ مِنَ الْاَعْلَامِ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ وَقَدْ زَالَ مَا یُخْشٰی مِنْ تَدْلِیْسِہٖ بِقَوْلِہٖ ثَنَا بَحِیْرُ بْنُ سَعْدٍ ثِقَۃٌ ثَبْتٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ثِقَۃٌ عَابِدٌ مِنْ رِجَالِ السِّتَّۃِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرِ نِ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ثِقَۃٌ جَلِیْلٌ مُخَضْرَمٌ مِنَ الثَّانِیَۃِ وَقَدْ رَوَی ابْنُ السَّکَنِ وَالْبَاوَرْدِیُّ وَابْنُ شَاھِیْنَ مُطَوَّلًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَدْرَکْتُ الْجَاھِلِیَّۃَ وَاَتَانَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْیَمَنِ فَاَسْلَمْنَا فَمُرْسَلُہٗ کَمَرَاسِیْلِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَوْ فَوْقُ عَلٰی اَنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّۃٌ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْجُمْہُوْرِ وَالْحَدِیْثُ مُسَلْسَلٌ بِالْحِمْصِیِّیْنَ حَیْوَۃُ اِلٰی جُبَیْرٍ کُلُّہُمْ اَہْلُ حِمْصَ

حدیث ۱۲۴ کہ دو اونٹ مست ہو کر بگڑ گئے تھے کسی کو پاس نہ آنے دیتے مالکوں نے ایک باغ میں بند کر دیئے تھے باغ اجاڑتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور شکایت آئی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے دروازہ کھولنے کا حکم دیا مامور نے اندیشہ کیا مبادا حضور کو ایذا دیں فرمایا خوف نہ کر کھولدے کھولدیا ایک دروازے ہی کے پاس کھڑا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑا حضور نے مہار ڈال کر حوالہ کیا دوسرا منتہائی باغ پر تھا جب وہاں تشریف لے گئے اس نے بھی حضور کو دیکھتے ہی سجدہ کیا حضور نے اسے بھی باندھ کر سپرد

[157] نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غافل دل زندہ کر دیئے

[158] نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اندھی آنکھیں روشن فرما دیں

[159] نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بہرے کان شنوا کر دیئے

[160] نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دیں

فرمادیا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ حال دیکھ کر عرض کی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ نَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ فَمَا لِلّٰہِ عِنْدَنَا بِکَ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا اَجَرْتَنَا مِنَ الضَّلَالَۃِ وَاسْتَنْقَذْتَنَا مِنَ الْھَلَکَۃِ اَفَلَا تَاْذَنُ لَنَا بِالسُّجُوْدِ لَکَ یا رسول اللہ چوپائے تک حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ کے لئے حضور کے ذریعہ سے ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہت بہتر ہے حضور نے ہمیں گمراہی[161] سے پناہ دی حضور نے ہمیں ہلاک سے نجات بخشی تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں اِبْنُ قَانِع وَ اَبُوْنُعَیْم عَنْ غَیْلَانَ بْنِ سَلَمَۃَ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَہٗ طُرُقٌ وَقَدْ دَخَلَ بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ وہابیہ کہ گمراہی پسند وہلاک دوست ہیں ان سخت ترین بلیات کو بلا کیوں سمجھیں گے کہ ان سے پناہ دینے نجات بخشنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا جانیں **حدیث ۱۲۵** جب وفد ہوازن خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اموال واہل وعیال کہ مسلمان غنیمت میں لائے تھے حضور سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّھْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور یوں کہنا ہم رسول[162] اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے باب میں اَلنَّسَائِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حدیث فرماتی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔ وہابی صاحبو اب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ کے معنی کہیئے استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی یہ ارشاد کیسا ہے۔ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات[163] دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر کے ساتھ شرک ٹھہر چکی اسمیں حیات وموت قرب وبعد ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا کیا بعد

[161] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گمراہی سے پناہ دی ہلاک سے نجات بخشی

[162] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمانا کہ ہم سے استعانت کرو

[163] وہابیہ عین ادعائے توحید میں صریح شرک کے مرتکب ہیں

موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جسنے انہیں حمایت توحید کے زعم الٹا مشرک بنا دیا ہے ایک بات کو کہینگے شرک ہے پھر کبھی موت و حیات کا فرق کریں گے کبھی قرب و بعد کا کبھی کسی اور وجہ کا جسکا صاف حاصل یہ نکلیگا کہ یہ نوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کیلئے اس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی ہی صاحبوں کی نسبت کہا تھا کہ اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں سبحٰن اللہ یہ منہ اور یہ دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے و باللہ التوفیق **حدیث ۲۶** الطبرانی معجم کبیر میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الشَّمْسَ فَتَاَخَّرَتْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب (۱۴۴) کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ فوراً ٹھہر گیا **اقول** اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جسمیں ڈوبا ہوا سورج حضور کیلئے پلٹا ہے یہاں تک کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمتگذاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی الحمد للہ اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الہی کو ان کے لئے حکم اطاعت و فرمانبرداری ہے وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے وہ محبوب اجل واکرم و خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارے میں چاند ان کی غلامی بجالاتا جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا حدیث میں ہے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا رَاَیْتُکَ فِی الْمَھْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَتُشِیْرُ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ مَالَ (۱۴۵) میں نے حضور کو دیکھا

۱۴۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم شمس و قمر و تمام ملکوت السموات والارض پر جاری ہے آفتاب کو ٹھہرایا ٹھہر جا فوراً ٹھہر گیا

۱۴۵ چاند کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارے پر جھکنا

کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّی کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْہِیْنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا میں اس کے گرنے کا دھما کا سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدے میں گرتا اَلْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ وَالْاِمَامُ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْ عُثْمٰنَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ فِی الْمِائَتَیْنِ وَالْخَطِیْبُ وَابْنُ عَسَاکِرٍ فِیْ تَارِیْخِیْ بَغْدَادَ وَدِمَشْقَ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں ھُوَ فِی الْمُعْجِزَاتِ حَسَنٌ یہ حدیث معجزات میں حسن ہے جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ اللہ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب و ماہتاب درکنار واللہ العظیم ملٰئکہ مُدَبِّرَاتُ الْاَمْرِ کہ تمام نظم و نسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآن عظیم فرماتا ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۝ برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔ اہل عالم میں جمیع ملٰئکہ بھی داخل ہیں علیہم الصلاۃ والسلام سیدنا سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۝ یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا ارشاد فرمایا رُدُّوْھَا عَلَیَّ پلٹا لاؤ میری طرف۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی کہ سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کیطرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ سلیمان نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا

ملائکہ مدبرات الامر بھی حضور کے زیر حکم ہیں [illegible] ۱۲

بجلدہ سورۂ فرقان ۱۲

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے ملائکہ [illegible] ڈوبا ہوا آفتاب واپس [illegible] ۱۲

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی معالم التنزیل شریف میں ہے مُحکی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَقُوْلُ سُلَیْمٰنُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِالشَّمْسِ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَعْنِی الشَّمْسَ فَرَدُّوْھَا عَلَیْہِ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ فِیْ وَقْتِھَا سیدنا سلیمن علیہ الصلاۃ والسلام تو ایوان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ سبحنہ وتعالیٰ کی بیشمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِزَانَۃُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا یَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یُنْقَلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؎

اَلَا بِاَبِیْ مَنْ کَانَ مَلِکًا وَّسَیِّدًا	وَاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَاقِفٌ
اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ	وَلَیْسَ لِذَالِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ

یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں۔ کوئی[168] حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت[169] کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خبردار ہو میرے باپ قربان انپر جو بادشاہ سردار ہیں اسوقت سے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ابھی آب و گل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس[170] بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اقول** اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کیسکے پھیرے نہیں پھرتا لَا رَادَّ لِقَضَآئِہٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے صحیحین بخاری و مسلم و سنن نسائی وغیرہا میں حدیث[171] صحیح جلیل ہے کہ ام المومنین صدیقہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ھَوَاکَ یارسول اللہ میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی و شتابی کرتا ہوا۔ مسلمانوں ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر اُدھر ہو تو اسے باہر کر دو اور کوئی جھوٹا متصوف نصاری کیطرح غلو و

[168] کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے

[169] کوئی نعمت کسیکو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے

[170] حضور جس بات کا ارادہ فرمائیں اسکا خلاف نہیں ہوتا کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں

[171] حدیث دیکھو کہ حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے

افراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کر دو اور تم عبدہٗ و رسولہٗ کی سچی معیار پر کانٹے
کی تول مستقیم ہو کر یہ **حدیث** سنو کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَرِضَ
اَبُوْ طَالِبٍ فَعَادَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اُدْعُ
رَبَّکَ الَّذِیْ بَعَثَکَ یُعَافِیْنِیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَمِّیْ فَقَامَ کَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ
فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَبَّکَ لَیُطِیْعُکَ فَقَالَ وَاَنْتَ یَا عَمَّاہُ لَوْ اَطَعْتَہٗ لَیُطِیْعُکَ یعنی
ابو طالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے۔
ابو طالب نے عرض کی اے بھتیجے میرے اپنے رب سے جسنے حضور کو بھیجا ہے میری
تندرستی کی دعا کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی میرے چچا کو شفا
دے یہ دعا فرماتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی۔
حضور سے عرض کی اے میرے بھتیجے بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت[1] کرتا ہے
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا بلکہ اور تاکیداً اور تائیداً
ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرلے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوہیں معاملہ
فرمائیگا اِبْنُ عَدِیٍّ مِنْ طَرِیْقِ الْھَیْثَمِ الْبَکَّاءِ عَنْ ثَابِتِ نِ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور **حدیث** سنئے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں بیشک بالیقین میں روز قیامت تمام جہان کا سید ہوں میرے ہاتھ
میں لواء الحمد ہوگا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا
انتظار کرتا ہوا میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ دروازہ جنت
پر تشریف فرما کر دروازہ کھلواؤں گا سوال ہوگا کون ہیں میں فرماؤں گا **محمد** صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کہا جائیگا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پھر جب میں اپنے رب عزوجل
کو دیکھونگا اس کے لئے سجدۂ شکر میں گر دونگا اسپر کہا جائیگا اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ
تُطَاعُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کیجائیگی اور
شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت
اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے اَلْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ

[1] یعنی اطاعت کے معنی یہاں مراد اور محبوب کی مرضی پوری کر دینا۔ ۱۲ منہ

وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اسی باب[۱۴۲] سے ہے یہ حدیث کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ رَبِّیْ اسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِہِمْ بیشک میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں فَقُلْتُ مَاشِئْتَ یَارَبِّ ہُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ میں نے عرض کی کہ اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَۃَ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ میں نے اب بھی وہی عرض کی فَاسْتَشَارَنِی الثَّالِثَۃَ اس نے سہ بار مجھ سے مشورہ لیا فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ میں نے پھر بھی وہی عرض کی فَقَالَ تَعَالیٰ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَکَ فِیْ اُمَّتِکَ یَا اَحْمَدُ اس پر رب عزوجل نے فرمایا اے احمد بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَعِیَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْہِمْ حِسَابٌ اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے انمیں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا آگے حدیث اور طویل وجلیل ہے جسمیں اپنے اور اپنی امت مرحومہ کے فضائل جلیلہ ارشاد ہوئے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم آمین اَلْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاکِرٍ اِبْنُ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ بحمد اللہ یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزت روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ سے مجمع اولین و آخرین میں فرمائیگا کُلُّہُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ پر قربان کر دیا صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وبارک وسلم اے مسلمان اے سنی بھائی اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے فدائی آفتاب و ماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے آفتاب[۱۴۳] طلوع نہیں کرتا جب تک اُن کے نائب اُن کے وارث اُن کے فرزند اُن کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین

[۱۴۲] حضور کا رب حضور سے مشورہ لیتا ہے

[۱۴۳] آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرلے

حضور پرنور سیدنا و مولانا امام ابو محمد **شیخ عبد القادر جیلانی** رضی اللہ تعالی عنہ پر
سلام عرض نہ کرلے امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الروفی
(جنہیں امام جلیل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالی نے مرآۃ
الجنان میں الشیخ الامام الفقیہ العالم المقری سے وصف کیا) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار
شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں اخبرنا ابو محمد عبد السلام بن ابی عبد اللہ
محمد بن عبد السلام بن ابراہیم بن عبد السلام البصری الاصل البغدادی
المولد والدار بالقاہرۃ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابو
الحسن علی بن سلیمن البغدادی الخباز ببغداد سنۃ ثلث وثلثین وستمائۃ
قال اخبرنا الشیخان الشیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزار والشیخ
ابو حفص عمر الکیمیاتی ببغداد سنۃ احدی وتسعین وخمسمائۃ قالا کان
شیخنا الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ یمشی فی الھواء علی
رؤس الاشہاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی وتجیئ
السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری فیہا ویجیئ الشہر ویسلم
علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بما
یجری ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزۃ ربی
ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص
فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ووارثہ فی الارض یعنی امام
اجل حضرت ابو القاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابو حفص عمر کیمیاتی رحمہما اللہ تعالی فرماتے ہیں
ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی مجلس میں بر ملا زمین سے بلند
کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر
سلام کرے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اسمیں ہونیوالا
ہے نیا مہینہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اسمیں ہونیوالا ہے نیا

ایک ایک گھڑی کے حال کی حضور غوث اعظم کو خبر ہونا ہر شقی و سعید کا ان پر پیش کیا جانا لوح محفوظ کا ان کے پیش نظر ہونا

۱۶۷

ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اسمیں ہونیوالا ہے نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اسمیں ہونیوالا ہے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدے کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں صَدَقْتَ یَاسَیِّدِیْ وَاللہِ فَاِنَّمَا تَتَکَلَّمُ عَنْ یَقِیْنٍ لَاشَکَّ فِیْہِ وَلَاوَھْمَ یَعْتَرِیْہِ اِنَّمَا تَنْطِقُ فَتَنْطِقُ وَتُعْطِیْ فَتُفَرِّقُ وَتَؤُمُّ فَتَفْعَلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اس حدیث کے متعلق کلام نے قدرے طول پایا مگر الحمد للہ کہ مقصود رسالہ سے باہر نہ آیا وَبِاللہِ التَّوْفِیْق ۔ **حدیث ۱۲۷**

صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ (وَلَفْظُ الطَّبَرَانِیْ فَقَالَ یَوْمًا یَارَبِیْعَۃُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیْکَ رَجَعْنَا اِلٰی لَفْظِ مُسْلِمٍ) قَالَ فَقُلْتُ اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ قُلْتُ ھُوَذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لئے آب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور[۱۲۵] سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے ع کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے ۞

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھسے تجھی کو   معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے ۔ الحمد للہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر جملے سے وہابیت کش ہے حضور

۱۲۵ یا رسول اللہ حضور جنت میں مجھے اپنی رفاقت عطا فرمائیں

اقدس[۱۸۶] خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلقاً بلا قید و بلا تخصیص ارشاد
فرمانا سَلْ مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر
کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے
اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید ارشاد ہوا مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے
مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے ؎ اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری ؛ بدرگاہش
بیا و ہرچہ میخواہی تمنا کن ؛ شیخ شیوخ علماء الہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ
المصطفٰی فی ہذہ الدیار سیدی شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ
القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں از اطلاق سوال
کہ فرمود سَلْ بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کارہمہ بدست ہمت و
کرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد ؎

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ	فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

یہ شعر بردہ شریف کا ہے جسمیں سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں یارسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے
خوان جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح[۱۸۷] و قلم کے تمام علوم جنمیں ماکان و مایکون جو
کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونیوالا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور
کے علوم سے ایک پارہ ہیں اور پہلا شعر کہ اگر خیریت دنیا و عقبیٰ الخ حضرت شیخ محقق
رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ قصیدہ نعتیہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا ہے
الحمد للہ یہ عقیدے ہیں آئمہ دین کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالم مآب
میں۔ برخلاف اس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندۂ داغی کے جو ایمان کی آنکھ پر کفران
کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے جسکا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اَلَا صَلَّی رَبُّ مُحَمَّدٍ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَخْزٰی مُنْتَقِصِيْهِ وَاَعَاذَنَا مِنْ حَالِهِمْ وَشَرِّهِمْ
وَسَلَّمَ اٰمِيْنَ علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔
يُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِالسُّؤَالِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

[۱۸۶] دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں حضور کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمادیں

[۱۸۷] ماکان و مایکون کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا ہے

مَكَّنَهٗ مِنْ اِعْطَاءِ كُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمادیں والحمد للہ رب العالمین ۵

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں ✤ دوجہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضور سے جنت مانگتے ہیں کہ اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یارسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا عطا ہو۔ وہابی صاحبو یہ کیسا کھلا شرک وہابیت ہے جسے حضور مالک جنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ قبول فرمارہے ہیں وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّامِيَةُ

حدیث ۲۸ احدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کش جسے نسائی وترمذی و ابن ماجہ وابن خزیمہ وطبرانی وحاکم وبیہقی نے سیدنا عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام حافظ الحدیث زکی الدین عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا جسمیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيَ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو مہربانی کے نبی ہیں **یارسول اللہ** میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روا ہو الٰہی انھیں میرا شفیع کر ان کی شفاعت میرے حقمیں قبول فرما یہ حدیث خود ہی بحمد اللہ وہابیہ کے دلو نپر زخم کاری تھی جسمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کیوقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سر سے پانی تیر کردیا۔ اسمیں لِتُقْضٰى لِيَ بصیغہ معروف ہے

۱۷۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمانا کہ حاجت کے وقت ہمیں ندا کرو ہم سے استعانت و التجا کرو

۱۷۹ یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرمادیں

یعنی یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرمائیں مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ
الباری حرزثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں وَفِی نُسْخَۃٍ بِصِیْغَۃِ الْفَاعِلِ اَیْ
لِتَقْضِیَ الْحَاجَۃَ لِیْ وَالْمَعْنٰی تَکُوْنُ سَبَبًا لِحُصُوْلِ حَاجَتِیْ وَوُصُوْلِ مُرَادِیْ
فَالْاِسْنَادُ مَجَازِیٌّ اب دافع البلا کو شرک ماننے کا مول تول کہیئے ثم اقول
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ
بعد نماز یوں عرض کرو ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو ہم سے استمداد و التجا کرو شرک وہابیت
کو قعر جہنم میں پہنچانے کو یہی بس تھا کہ اولًا جو شرک ہے اسمیں تفرقہ زمانہ حیات و بعد
وفات یا تفرقہ قرب و بعد یا غیبت و حضور سب مردود و مقہور جس کا بیان اوپر مذکور۔
ثانیًا حاصل تعلیم یہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا
پھر ہمارے پاس حاضر ہو کر یا محمد سے آخیر تک عرض کرنا اور دعا میں سنت اخفا
ہے اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور
پر دونوں ندا بالغیب ہونگی مگر قیامت تو سیدنا عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ
نے پوری کردی کہ زمانہ خلافت امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں یہی دعا
ایک صاحب حاجتمند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمی
ڈھائی معجم کبیر امام طبرانی میں یہ حدیث یوں ہے کہ ایک شخص امیر المومنین عثمان غنی رضی
اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے امیر المومنین اُن
کی طرف التفات نہ فرماتے نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ایک دن عثمان بن حنیف رضی
اللہ تعالی عنہ سے ملے ان سے شکایت کی عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔
اِیْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَتَذْکُرُ
حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَکَ وضو کی جگہ جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر
دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں دعا کرو الہی میں تجھ سے سوال کرتا اور تیری طرف ہمارے نبی

وہابیہ کے نزدیک ندا و استعانت میں صحابہ پر صریح شرک کا الزام

محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کرو شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ صاحبِ حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوئے دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لیگیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا اور فرمایا کیسے آئے انہوں نے اپنی حاجت عرض کی امیر المومنین نے فوراً روا فرمائی پھر ارشاد کیا اتنے دنوں میں تم نے اسوقت اپنی حاجت ہم سے کہی اور فرمایا جب کبھی تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا۔ اب یہ صاحب امیر المومنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے امیر المؤمنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپنے میری سفارش ان سے کی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وَاللّٰہِ مَا کَلَّمْتُہٗ وَلٰکِنْ شَہِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَاہُ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ فَشَکٰی اِلَیْہِ ذَھَابَ بَصَرِہٖ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ادْعُ بِھٰذِہِ الدَّعَوَاتِ فَقَالَ عُثْمٰنُ بْنُ حَنِیْفٍ فَوَاللّٰہِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِیْثُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْنَا الرَّجُلُ کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِہٖ ضُرٌّ قَطُّ خدا کی قسم میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہے یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت حضور سے عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پھر یہ دعائیں پڑھ عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔ امام طبرانی اس حدیث کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرماتے ہیں وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

یہ حدیث صحیح ہے والحمد للہ رب العالمین حدیث ۱۲۹- کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اہل مدینہ طیبہ سے ارشاد فرمایا اِصْبِرُوْا وَابْشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدْ بَارَکْتُ عَلٰی
صَاعِکُمْ وَمُدِّکُمْ صبر کرو[۱۸۱] اور شاد ہو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں
پر برکت کردی ہے فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس
حدیث نے بتایا کہ اہل مدینہ کے رزق میں برکت رکھنے کو حضور نے اپنی طرف نسبت
فرمایا احادیث[۱۸۲] تحریم حرم مدینہ طیبہ بحکم الحکم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حدیث ۱۳۰ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اَللّٰھُمَّ
اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا الٰہی[۱۸۳] بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ
والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان
جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں ھُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ شَرْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۳۱- نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ
الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا بِمِثْلَیْ
مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِاَھْلِ مَکَّۃَ بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ
کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ
کو حرم کردیا جس طرح انہوں نے مکے کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں
اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی ھُمْ جَمِیْعًا
عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۳۲- نیز
صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے عرض کی الٰہی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر
مکہ معظمہ کو حرم کیا اَللّٰھُمَّ وَاَنَا عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا الٰہی
اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری
زمین کو حرم بناتا ہوں امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا

وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ يُخْبَطَ اَوْ يُؤْخَذَ
طَيْرُهَا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں
یا اس کے پرندوں کو پکڑیں **حدیث ۳۳** صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ
صَيْدُهَا بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی
ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے هُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ عَنْ
سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حدیث ۳۴** نیز صحیح مسلم میں ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ
لَابَتَيْهَا بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ
کے درمیان کو حرم کرتا ہوں هُوَ وَالطَّحَاوِيُّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ **حدیث ۳۵** نیز صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا
وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَازِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا
يُحْمَلَ سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا يُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ الٰہی بیشک ابراہیم نے
مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں
جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے
ہتھیار باندھیں نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے **حدیث
۳۶** نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمْتَ عَلٰى لِسَانِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَرَمَ الٰہی بیشک میں
نے تمام مدینہ کو حرم کر دیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا هُوَ
وَاَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حدیث ۳۷** نیز
صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ بَيْتَ
اللّٰهِ وَاَمَّنَهٗ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ

صَیدُھَا بیشک ابراہیم نے بیت اللہ[۱۴۲] کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خار دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۳۸** صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا ھُمَا وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِہٖ ابن جریر کی روایت یوں ہے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَجَرَھَا اَنْ یُعْضَدَ اَوْ یُخْبَطَ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرما دیا رَوَاہُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ الْھُذَلِیِّ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۹** صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ **حدیث ۱۴۰** نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ الحدیث زَادَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حرم بنا دیا۔ فرمایا ہاں۔ اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی والعیاذ باللہ تعالی **حدیث ۱۴۱** سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حَرَّمَ ھٰذَا

---

۱۴۲ یعنی ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے خاص دعا کر کے حرم و امن والا کر دیا

۱ بالفظ المسوق عزاہ مسلم فانما الفاظہ فی الجامع والداری

۲ ای لا یقطعان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ الحدیث بنحوہ بغیر اللفظ المذکور

۳ لم ابی جعفر ۱۲ منہ

۴ ای لتبتذل فی انتقی والدارمی فیما انتسب ۱۲ منہ

الحرم بیشک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا حدیث ۲ ۱۴
شرجیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا الم تعلموا ان رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم صیدھا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کر دیا ہے الامام ابو جعفر ابوبکر بن ابی شیبہ نے
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حرم ما بین لابتیھا بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ
کے مابین کو حرم کر دیا حدیث ۱۴۳ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لابتی المدینۃ ان یعضد
شجرھا او یخبط بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنادیا ہے
کہ اس کے پیڑ نہ کاٹیں نہ پتے جھاڑیں حدیث ۱۴۴ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف
فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اسے لئے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد
حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا
کو چھوڑ دیا اور فرمایا حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صید ما
بین لابتیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کا شکار حرام فرما دیا ہے۔
حدیث ۱۴۵ اصعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم البقیع وقال لا حمی الا للہ ورسولہ بیشک
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت
میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ
الثلثۃ الامام الطحاوی یہ سولہ حدیثیں ہیں پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا حالانکہ یہ صفت
خاص اللہ عزوجل کی ہے پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ

والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کردی
انہوں نے امن والی بنادی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اِنَّ
مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالی نے حرم کیا
ہے کسی آدمی نے نہیں کیا اَلْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ نِ الْعَدَوِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کے مقصود ہیں مگر یہاں جانِ
وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط
انہیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے مثلاً حدیث
صحیحین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا اِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم
ہے اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے هُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِیْحِ
حدیث صحیحین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہیں اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ الحدیث مدینہ حرم ہے هُمَا وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ
وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ حدیث[۱۹] صحیحین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا وَلِمُسْلِمٍ وَالطَّحَاوِیِّ
مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ الحدیث زَادَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ فِیْ رِوَایَةٍ لَا يُخْتَلٰى
خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے اس کی گھاس نہ
کاٹی جائے اور اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے حدیث صحیح مسلم سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی
عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا اِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ بیشک یہ امن والی حرم ہے هُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ
وَاَبُوْ عَوَانَةَ حدیث[۲۱] امام احمد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لِكُلِّ نَبِیٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِی الْمَدِيْنَةُ ہر نبی کے لئے ایک
حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے حدیث[۲۲] عبد الرزاق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ دَافَّةٍ اَقْبَلَتْ عَلٰى

الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعِضَةِ الحدیث بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر
مدینہ طیبہ ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمادیا **حدیث**[۲۳] امام طحاوی بطریق
مَالِكٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک وباہ کو
گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو
دور کر دیا امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا اَفِيْ حَرَمِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا کیا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے **حدیث**[۲۴] مسند الفردوس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا يَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
هٰذِهِ الْبُقَيْعَةِ وَمِنْ هٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
يَشْفَعُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اللہ تعالیٰ
روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائیگا کہ بیحساب جنت میں
جائینگے اور انمیں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات
کے چاند کی طرح ہوں گے اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جنمیں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین
فرمایا تو عدد کثیر ہیں بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں تو بالیقین[۵] ثابت کہ مصطفےٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تمام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر
فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے باایںہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بکمال دریدہ دہنی
صاف صاف لکھ گیا گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ
کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت
و پری کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے سو اسپر شرک ثابت ہے
کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول
تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار تف بر روئے بد دینی۔ اب
دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا
ساتھ دیتے ہیں یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں اللہ کے بیشمار درود

۱۸۵
فائدہ ۵ محمد کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاکید تمام جس بات کا حکم فرمائیں امام الطائفہ صراحۃً کہے یہ تو شرک ہے اب دیکھیں وہابی کس کا کلمہ پڑھتے ہیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے ادب دان غلاموں پر تنبیہ۔ ۱۸۰ علیہ مسلمانو
صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پرنور مالک الامم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں
جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ
کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شد الرحال
کا ماتھا نہ ٹھنکے) اسپر راستے میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزو
ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظمت وجلال
کے خیال سے باادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا اسی
مقام میں رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا بھی انھیں امور میں گنا دیا جنہیں
خدا پر افترا کر کے کہتا ہے یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بندوں کو بتائے ہیں جو
کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اس پر شرک ثابت ہے سبحٰن اللہ نامعقول باتیں کرنا
بھی جزو ایمان نجدیہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر ہے وہ تو خیر یہ ہو گئی
کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِی الْحَجِّ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ طیبہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی
ایسا کہ جو وہاں فسق و فجور سے باز نہ آئے مشرک ہو جائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

لطیفہ جمعہ حضرات نجدیہ خدا را انصاف کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء و اولیاء
ہی کے معاملے سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز
نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی
نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے
میں لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو
کھلم کھلا مشرک ہو جاؤ گے ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان
باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا
اور اس جوتی پیزار میں نفع کیسا کہ ایک کام میں تین مزے جدال ہونا تو خود ظاہر اور

ذرا ادب حضور مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے جو نہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہو جائے

۱۸۱ عجب عجب گل کھلے [illegible] راستے میں باہم جوتی پیزار ہونا وہابیہ کا جزو ایمان ہے جو نہ کریں وہ سب مشرک ہو جائیں

جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنی ہر نا معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الحمد للہ خامۂ برق بار **رضا** خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے والحمد للہ رب العالمین **تذییل و تکمیل۔ اقول** وباللہ التوفیق احکام الٰہیہ دو قسم ہیں تکوینیہ مثل احیا و اماتت و قضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست وغیرہا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک قال اللہ تعالیٰ امْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ کیا ان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکالدی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا۔ اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں قال اللہ تعالیٰ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۞ قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبد العزیز صاحب کی شہادت سن چکے کہ حضرت امیر و ذریۂ طاہرۂ او را تمام امت برمثال پیراں و مرشداں میپرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا اور اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا ہے یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچاپن ہے جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر ان کا امام مطلق و عام کہہ گیا کہ کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں نیز کہا کسی کام کو روا یا نا روا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے صاف تر کہا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انھیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے

احکام تشریعیہ و تکوینیہ میں بھی وہابیوں کا تفرقہ محض تحکم اور خود اپنے مذہب سے اندھاپن ہے ۱۰۸

واسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اسپر بھی شرک ثابت ہوتا
ہے اور آگے اس کا قول سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا
ہے اسمیں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے
پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے کہ پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے
اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے نیز کہا کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگوں
سے بڑا بنایا سو انہیں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں
سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں صرف بتانے جاننے پہنچانے پہچاننے پر یہ نہیں
کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر
دیا آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے
بتائے یونہیں طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین تابعین کو صحابہ صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سے تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے استاد
نے حرام کر دیا نبی کی نسبت اگر یوں کہے گا تو وہی ذاتی وعطائی کا فرق مان کر اور وہ
کسیکی راہ ماننے اور اس کا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالی نے
اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور
اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم سے
اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے تو ذاتی وعطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں
قیامت کا تفرقہ ڈالدیگا وہ صاف کہہ چکا نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اس نے
تو یہی حکم کیا ہے کہ کسیکو اس کے سوائے مت مانو جب رسول کو ماننے ہی کی نہ
ٹھہری تو رسول کو حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول کے فرض و حرام کر دینے
سے جاننا کیونکر شرک نہ ہوگا غرض وہ اپنی دھن کا پکا ہے ولہذا محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کا
ادب فرض کیا اور اسمیں شکار وغیرہ منع فرما دیا مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو میں حرم
کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہ جا بجا کہتا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف

صاف حکم شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ٥ تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کیجائیں جنھیں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گذشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور ان کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہوگا تو تکمیل عقد کے لئے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہ تعالیٰ پانچ خمسین یعنے ڈھائی سو کا عدد کامل ہوگا ورنہ استیعاب آیات میں منظور نہ احادیث میں مقدور وَاللّٰهُ الْهَادِيْ إِلٰى مَنَارِ النُّوْرِ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے وباللہ التوفیق آیت ۴۶۔ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ٥ کوئی جان نہیں جسپر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔ یعنی ملئکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان رہتے ہیں آیت ۴۷ الٓرٰ كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ

(۱) مثلاً یہی احکام تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دو ہی یہاں مذکور ہوئیں۔ اس مضمون میں کہ خلائق کو موت فرشتے دیتے ہیں۔ صرف دو آیتیں اوپر گذریں۔ قران عظیم میں پانچ آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم ان پانچ کو یہاں ذکر کردیں کہ اول پانچ آیتیں کتب سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قران عظیم سے ہو جائیں۔

آیت ۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔
آیت ۲۔ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ۔ ہمارے رسول ان کے پاس آئے انھیں موت دینے کو۔
آیت ۳۔ وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔
آیت ۴۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔
آیت ۵۔ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں۔ جعلنا اللہ منہم بفضل رحمتہ بھم آمین ۱۲ منہ

الحمید ۝ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کیطرف ان کے رب کی پروانگی سے غالب سراہے گئے کی راہ کی طرف آیت ۴۸ - وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اور بیشک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کیطرف اقول اندھیریاں[190] کفر وضلالات ہیں اور روشنی ایمان وہدایات جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا اور ایمان وکفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ السلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی اس امت کو مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اسکی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالایطاق تھا الحمد للہ قرآن عظیم نے کیسی تکذیب[191] فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیا میں اسبات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیویں یا فتح وشکست دے دیں یا غنی کر دیں یا کسی کے دل میں ایمان ڈالدیویں ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار اھ ملخصا مسلمانوں اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گذریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا اور رسول کو جھٹلا رہا ہے خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے۔ شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالائیے جسنے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ

[190] ایمان نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں

[191] امام الوہابیہ کی دریدہ دہنی

تعالی علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالی محفوظ بھی رہے ۔ ع تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا ؛ تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا ؛ ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصۂ خدا ہے اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وغیرہ میں اس کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں۔ پیسا کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا ع تا خدا ندہد سلیمان کے دہد ؛ یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بھکے اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ میں داخل ہوئے نسال اللہ العافیۃ و تمام العافیۃ و دوام العافیۃ والحمد للہ رب العالمین **آیت ۴۹** قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ پچھلے دن پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کر دیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے **آیت ۵۰** مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنی بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انھیں حضرت زید رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کا پیام دیا اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند

نہیں کرتی اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا اسپر یہ آیہ کریمہ اُتری اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہو گیا ظاہر ہے[۱۹۲] کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کیطرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصاً جب کہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جب کہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالا تر ہو بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزۃ جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہی کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائیگا دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا لہٰذا ائمہ دین[۱۹۳] خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے اور ائمہ محققین[۱۹۴] تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرما دیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں كَانَ الْإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ أَكْثَرِ الْأَئِمَّةِ أَدَبًا مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ لَمْ يَجْعَلِ النِّيَّةَ فَرْضًا وَسَمَّى الْوِتْرَ وَاجِبًا لِكَوْنِهِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّةِ لَا بِالْكِتَابِ فَقَصَدَ بِذٰلِكَ تَمْيِيْزَ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَمْيِيْزَ مَا أَوْجَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَشَدُّ مِمَّا فَرَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ

[۱۹۲] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ فرض نہ ہو

[۱۹۳] احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنے فرمان سے حکم فرما دیں یہی شریعت ہے۔

[۱۹۴] خدا کا فرض رسول کے فرض کئے ہوئے سے اقوی ہے

نَفْسِہٖ حِیْنَ خَیَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یُّوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْ لَا یُوْجِبَ یعنی امام ابوحنیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت
اور ائمہ کے زائد ہے اسیواسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور
وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو امام
نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ
مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا
جب کہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں
جسے نہ چاہیں نہ کریں اسمیں بارگاہ وحی و تفرع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا کَانَ
الْحَقُّ تَعَالٰی جَعَلَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ
مَاشَاءَ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ شَجَرِ مَکَّۃَ فَاِنَّ عَمَّہُ الْعَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ لَمَّا قَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ لَہٗ اَنْ یَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ
نَفْسِہٖ لَمْ یَجْتَرِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِّمَّا
حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ
منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم
مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس
وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے عرض کی یا رسول اللہ گیاہ اِذْخِر کو اس حکم سے نکال دیجے فرمایا اچھا نکال دی
اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سبحنہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے
جو شریعت چاہیں مقرر فرمادیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے
حرام کی اسمیں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں **اقول** یہ مضمون[۱۹۵] متعدد احادیث
صحیحہ میں ہے **حدیث** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں فَقَالَ

[۱۹۵] اکیاون حدیثیں جن سے مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں

العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا الاذخر لصاغتنا وقبورنا فقال
الا الاذخر یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مگر اذخر کہ
وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر حدیث ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں قال رجل من قریش الا الاذخر یا رسول
اللہ فانا نجعلہ فی بیوتنا وقبورنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الا الاذخر الا الاذخر ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر یارسول اللہ کہ ہم
اسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
مگر اذخر مگر اذخر حدیث صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں
فقال العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا الاذخر فانہ للبیوت والقبور فقال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا الاذخر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر - نیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں
ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی الثانی ما اباح الحق تعالیٰ لنبیہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یسنہ علی رأیہ ھو کتحریم لبس الحریر
علی الرجال وقولہ فی حدیث تحریم مکۃ الا الاذخر ولولا ان اللہ
تعالیٰ کان یحرم جمیع نبات الحرم لم یستثن صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم الاذخر ونحو حدیث لولا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء
الی ثلث اللیل ونحو حدیث لو قلت نعم لوجبت ولم تستطیعوا
فی جواب من قال لہ فی فریضۃ الحج اکل عام یا رسول اللہ قال لا و
لو قلت نعم لوجبت وقد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم یخفف علی امتہ وینھاھم عن کثرۃ السؤال ویقول اترکونی
ما ترکتکم اھ باختصار یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی

رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر
حرام فرمایا اور اسیطرح حرمت مکہ سے گیاہ اذخر کو استثنا فرمادیا اگر اللہ عزوجل نے
مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو اذخر کے مستثنے فرمانے کی کیا
حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور کا ارشاد کہ اگر امت پر مشقت کا
اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب
حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے
فرمایا نہ۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہو سکے
اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے
سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں **اقول** یہ
مضمون بھی کہ میں نماز عشا کو مؤخر فرمادیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے **حدیث** ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ معجم کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا
ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ اگر ضعیف کے ضعف
مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشا کو پیچھے ہٹا دیتا **حدیث** آیندہ ابی سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ
السَّقِيمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ
اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی
رات تک مؤخر فرمادیتا وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ بِلَفْظِ لَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِي
لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ **حدیث** آیندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ
اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی
یا آدھی رات تک ہٹا دیتا وَاَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ فَقَالَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اور ان کے

سوا اور احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرمادوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عِنْدَ اَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ حدیث امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِیْعُوْنَ میں ہاں فرمادوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجالاؤ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِھَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِھَا لَعُذِّبْتُمْ اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ لاؤ اور اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کئے جاؤ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور مضمون آخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اسی حدیث ابی ہریرہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بیشک تم نہ کر سکتے پھر فرمایا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰٓی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑ دوں کہ اگلی امتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیا کے خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مُفَسَّرًا یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔ یہاں[196] سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ

[196] ایک اسی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ و سوم وغیرہ تمام مسائل بدعت وہابیہ طے ہو جاتے ہیں

تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم نہ دیا نہ منع فرمایا وہ مباح وبلاحرج ہے وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں خدا ورسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کررہے ہو مجلس میلاد مبارک وقیام وفاتحہ وسوم وغیرہ مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے نَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ آمین امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْاَحْکَامِ) وَغَیْرِہَا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام جلیل جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا بَابُ اِخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے اور امام سیوطی نے دس[١٠] پانچ وہ اور پانچ اور۔ فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعے ہوئے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ان کی تفصیل[١٤] اور ہر واقعے پر حدیث

سے دلیل سنئے حدیث صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی یارسول اللہ وہ تو میں کرچکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اس کی جگہ اسے کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے خُصُوْصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُوْنُ لِغَيْرِهٖ اِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اسلئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں نیز حدیث صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصے میں ششماہہ بکری آئی حضور سے حال عرض کیا فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اسی کی قربانی کردو سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اسمیں رخصت نہیں شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح حدیث صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت زنان کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور مردے پر بیان کرکے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ یارسول اللہ فلاں گھر والوں کو استثنا فرمادیجے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہوکر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اونکی میت پر نوحہ میں ان کا ساتھ دینا

واقعہ ۱ — ابوبردہ کے لیے ششماہہ بکری کی قربانی جائز فرمادی

واقعہ ۲ — ایک بار عقبہ بن عامر کو ایسی ہی اجازت عطا کی

واقعہ ۳ — ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخشدی

ضرور ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مگر وہ مستثنے کر دیئے اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذْھَبِیْ فَاسْعِدِیْھِمْ جا اُن کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کرکے پھر واپس آکر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت ہے فَاَذِنَ لَھَا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انھیں نوحہ کی اجازت دیدی مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کو دیدی تھی خاص آل فلان کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنْ یَّخُصَّ مِنَ الْعُمُوْمِ مَا شَاءَ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہے خاص فرمادیں یہی مضمون حدیث [۱۲] ابن مردویہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہا کے لئے ہے اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ اَبِیْ وَاَخِیْ مَاتَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَاِنَّ فُلَانَۃَ اَسْعَدَتْنِیْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْھَا الحدیث حدیث [۱۳] ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے انھوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور نے انکار فرمایا قَالَتْ فَرَاجَعْتُہٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ ذٰلِکَ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا حدیث [۱۴] احمد و طبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی بی نے وقت بیعت نوحے کا بدلہ اتارنے کا اذن چاہا فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جاؤ عوض کر آؤ اَقُوْلُ وَظَاھِرٌ اَنَّ کُلَّ رُخْصَۃٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبِھَا لَا شِرْکَۃَ فِیْھَا لِغَیْرِھَا فَلَا یُعَکِّرُ بِمَا ذَکَرْنَا عَلٰی قَوْلِ النَّوَاوِیِّ اَنَّ ھٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَی التَّرْخِیْصِ لِاُمِّ عَطِیَّۃَ فِیْ اٰلِ فُلَانٍ خَاصَّۃً وَبِمِثْلِہٖ یَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْکَلُوْا مِنَ التَّعَارُضِ فِیْ حَدِیْثَیِ التَّضْحِیَۃِ لِاَبِیْ بُرْدَۃَ وَعُقْبَۃَ لَاسِیَّمَا مَعَ زِیَادَۃِ الْبَیْہَقِیِّ الْمَذْکُوْرَۃِ فَاِنَّہٗ حُکْمٌ لَا خَبَرٌ وَلَاشَکَّ اَنَّ الشَّارِعَ اِذَا خَصَّ اَبَا بُرْدَۃَ

واقعہ ۴ ایک بار خولہ بنت حکیم کو اجازت فرمادی

واقعہ ۵ یوں ہی اسماء بنت یزید کو ایک دفعہ کی پروانگی عطا کی

[۱] محتمل ہے کہ یہ بی بی ام عطیہ ہوں ہذا واقعہ جدا گانہ نہ شمار ہوا ۱۲ منہ

كَانَ كُلُّ مَنْ سِوَاهُ دَاخِلًا فِي عُمُوْمِ عَدَمِ الْاِجْزَاءِ وَكَذَا حِيْنَ خَصَّ
عُقْبَةَ فَصَدَّقَ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ لَنْ تُجْزِيَ اَحَدًا بَعْدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِيَ
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَعْلَامِ حدیث طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے ہے جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تَسَلَّبِيْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا
شِئْتِ تین دن سنگار سے الگ ہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثنا فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار
مہینے دس دن سوگ واجب ہے حدیث ابن السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا اَمَا تُحْسِنُ
سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاَصْدِقْهَا السُّوْرَةَ وَلَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ بَعْدَكَ
مَهْرًا کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا
مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ
مُخْتَصَرًا حدیث ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن
خزیمہ بن ثابت انصاری اور حدیث مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری
و مسند ابی یعلی و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ اور حدیث حارث
بن اسامہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچکر مکر گئے اور گواہ مانگا۔ جو
مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے۔ مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے
کا واقعہ نہ تھا اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر
بولے اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

واقعہ ۶ اسماء بنت عمیس کو عدت وفات کا سوگ معاف فرما دیا۔

واقعہ ۷ ایک صاحب کو مہر میں ایک جگہ صرف سورت قرآن سکھانا کافی کر دیا۔

واقعہ ۸ حضرت خزیمہ ابن ثابت کی گواہی کو دو کی نصاب شہادت کے کامل کر دیا۔

فرمایا تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی عرض کی بِتَصْدِیْقِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (و فِی الثَّانِی) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا (و فِی الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُكَ عَلٰی خَبَرِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَی الْاَعْرَابِیِّ یا رسول اللہ میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے میں آسمان و زمین کی خبر و نیز حضور کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمایا **حدیث** صحاح ستہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا فرمایا کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ استنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے حضور نے فرمایا انہیں خیرات کردے عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے مسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واقعہ ۹ ایک صاحب نے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا

وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ کی خلافت کبرے ہے ان کی
ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے
گناہگاروں خطاواروں تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیۃ گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں
اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہی مضمون حدیث ۲۱ صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا اور حدیث ۲۲ مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
سے ہے حدیث ۲۳ دارقطنی میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا
كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھا
لیں کہ اللہ تعالی نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا ہدایہ میں ہے فرمایا كُلْ اَنْتَ
وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے
کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسیکو کافی نہ ہوگا سنن ابی
داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے اِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً
لَهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ
یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ
نہیں امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علما نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا
وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ حدیث صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و
مسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے ام المومنین
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالی عنہما نے عرض
کی یا رسول اللہ سالم (غلام آزاد کردۂ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہما) میرے سامنے
آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے فرمایا اَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ

واقعہ ۱۰
ایک صحابی کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی اجازت دی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرما دی

تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے ام المومنین ام سلمہ وغیرہ باقی ازواج مطہرات
رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا مَا نَرٰی هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ
رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی
حدیث ۲۵ ابن سعد و حاکم میں بطریق عمرہ بنت عبد الرحمن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے مضمون مذکور مروی کہ انھوں نے جب حال سالم عرض کیا۔
فَاَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ حضور نے دودھ پلادینے کا حکم فرمایا انھوں نے پلادیا اور سالم
اس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو
اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں
ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا **حدیث ۲۶**
صحاح ستہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ
بِهِمَا یعنی عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں
خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ریشمین کپڑے
پہننے کی اجازت دے دی۔ **حدیث ۲۷** ترمذی و ابی یعلی و بیہقی میں ابو سعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّجْنِبَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ
غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد
میں بحال جنابت داخل ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے **حدیث ۲۸** مستدرک
حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک
ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عزیز ترین اموال
عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیر المومنین وہ کیا ہیں فرمایا دختر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

واقعہ ۱۱ دو صحابیوں کو ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔

واقعہ ۱۲ مولیٰ علی کو بحال جنابت مسجد اقدس میں رہنا مباح فرمادیا۔

علیہ وسلم سے شادی وَسُکْنَاہُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحِلُّ لَہٗ مَا یَحِلُّ لَہٗ اور ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انھیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو روا تھا یعنی بحال جنابت رہنا) اور روز خیبر کا نشان حدیث معجم کبیر طبرانی وسنن بیہقی وتاریخ ابن عساکر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ ھٰذَا الْمَسْجِدَ لَا یَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِہٖ وَفَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ اَلَا بَیَّنْتُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا سن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولی علی کو صلی اللہ تعالی علی الحبیب وعلیہم وسلم سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الطَّبَرَانِیِّ حدیث صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا باینہمہ خود براء رضی اللہ تعالی عنہ انگشتری طلائی پہنتے ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ میں نے براء رضی اللہ تعالی عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا وَرَوٰی نَحْوَہُ الْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ امام احمد مسند میں فرماتے ہیں حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّکَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ لَہٗ لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّھَبِ وَقَدْ نَھٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیْنَنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ غَنِیْمَۃٌ یَقْسِمُھَا سَبْیٌ وَّخُرْثِیٌّ قَالَ فَقَسَمَھَا حَتّٰی بَقِیَ ھٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَہٗ

واقعہ ۱۳ — کہ حضرات اہل البیت طہارت کو حالت جنابت مسجد میں آنا جائز فرمایا

واقعہ ۱۴ — براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہننی جائز ہوئی

فَنَظَرَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْہِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْہِمْ ثُمَّ قَالَ اَیْ بَرَاءُ فَجِئْتُہٗ حَتّٰی قَعَدْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِیْ ثُمَّ قَالَ خُذِ اَلْبَسْ مَا کَسَاکَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ وَکَانَ الْبَرَاءُ یَقُوْلُ کَیْفَ تَاْمُرُوْنِیْ اَنْ اَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَسْ مَا کَسَاکَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالی عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگشتری کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی حضور نے نظر مبارک اٹھاکر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھاکر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھاکر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم براء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھ سے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم حدیث [۳۲]

واقعہ ۱۵
سراقہ کو سونے کے کنگن حضور کی اجازت سے پہنائے

دلائل النبوۃ بیہقی میں بطریق الحسن مروی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کَیْفَ بِکَ اِذَا لَبِسْتَ سِوَارَیْ کِسْرٰی اے وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسرے بادشاہ ایران کے کنگن پنہائے جائینگے۔ جب ایران زمانہ امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن کمربند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المومنین نے انھیں پنھائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاکر کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَلَبَہُمَا کِسْرَی بْنَ ھُرْمُزَ وَاَلْبَسَہُمَا سُرَاقَۃَ الْاَعْرَابِیَّ اللہ بہت بڑا ہے۔ سب

۳۲

خوبیاں اللہ کو جسنے یہ کنگن کسری بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے قال العلامۃ الزرقانی لیس فی ھذا استعمال الذھب وھو حرام لانہ انما فعلہ تحقیقا لمعجزۃ الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من غیر ان یقرھما فانہ روی انہ امرہ فنزعھما وجعلھما فی الغنیمۃ ومثل ھذا لایعد استعمالا اھ **اقول** رحمک اللہ من فاضل کبیر الشان انما المعجزۃ اخبارہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بانہ یلبس سوارے کسری فانما تحقیقھا بلبسہ وانما الحرام اللبس ولیس من شرط الحرمۃ اللبث فالواضح ماجنحت الیہ من ان ھذا ترخیص وتخصیص من النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لسراقۃ ولم یکن فی الحدیث مایدل علی التملیک ففعل امیر المومنین ماارشد الیہ الحدیث ثم ردھما مردھما

واقعہ ۱۰۱ مولی علی کو اپنا نام وکنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی

حدیث ۳۲ طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے ہے امیر المومنین علی وحضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا آپنے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی؟

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں علمارا دریں مسئلہ اقوال است وقول صواب ازیں مقالات آں است کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب است وتکنی بکنیت وے اگرچہ بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع ومنع ازاں دراں زمان قوی تر وسخت تر بود وہمچنیں جمع کردن میان نام وکنیت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ممنوع بطریق اولی وآنکہ علی المرتضی کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالی عنہ وغیرا اورا جائز نبود اھ لکن فی التنویر من کان اسمہ محمد لاباس بان یکنی اباالقاسم اھ وعللہ فی الدر بنسخ النھی محتجا بفعل علی رضی اللہ تعالی عنہ **اقول** وکیف یفید النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذلک کان رخصۃ من النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالی وجہہ کماسیاتی والمرام یحتاج الی زیادۃ تحریر لایرخص فیہ غرابۃ المقام واللہ تعالی اعلم ۱۲ منہ

حضور کی کنیت حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین سے ارشاد فرمایا تھا سَیُوْلَدُ لَكَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ اِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَهٗ عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام و کنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وُّلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَكَ اُسَمِّیْهِ بِاِسْمِكَ وَ اُكَنِّیْهِ بِكُنْیَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصت تھی اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالْحَاكِمُ فِی الْكُنٰی وَالطَّحَاوِیُّ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حدیث ۳۳ صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجۂ امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ بیشک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔ یہ خصوصیت حضرت عثمان کو عطا فرما دی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں سنن ابی داؤد میں انھیں سے ہے ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَّلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَهٗ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی

واقعہ ۱۰۱
عثمٰن غنی کو بے حاضری جہاد
ثواب و سہم غنیمت کا مستحق فرمادیا اور
عطایا

غیر حاضر کو حصہ نہ دیا **حدیث** آیندہ کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کرکے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دیجائے قبول کرلو عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے۔ حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابو یعلی میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هَدَایَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ کُلُّهَا عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد و سنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هَدَایَا الْعُمَّالِ غُلُولٌ عاملوں کے ہدیئے خیانت ہیں **حدیث**[۱۹] صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا مَنْ بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ زاد الحمیدی فی مسندہ ثم انت بالخیار ثلثا جس سے خریداری کرو یہ کہدیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کردو) یہی مضمون **حدیث** سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے وَذَکَرَ قِصَّةً وَلَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَةَ امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انھیں کو نوازا ہے اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے **حدیث** مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی فِیْهِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ کُلُّهَا فِی

واقعہ ۱۸ معاذ بن جبل کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔

واقعہ ۱۹ کہ ایک صاحب کیلئے بیع میں خیار غبن مقرر فرما دیا۔

واقعہ ۲۰ کہ امیر المومنین کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے۔

الصّحیحین وعن معٰویۃ فی صحیح البخاری وعن عمرو بن عنبسۃ فی صحیح مسلم رضی اللہ تعالٰی عنھم خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رواہ ابوداؤد فی سننہ باینہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباسٍ وعبدِ الرحمٰن بن ازھر والمسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم انّھم ارسلوہ الٰی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقالوا اقرأ علیھا السّلام منّا جمیعًا وسلھا عن الرّکعتین بعد العصر وقل لھا بلغنا انّک تصلّینھما وانّ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نھی عنھما علما فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا قالہ الامام الجلیل خاتم الحفاظ السیوطی فی انموذج اللبیب ثم الزرقانی فی شرح المواھب حدیث ۲۱ صحیحین ومسند احمد وسنن نسائی وصحیح ابن حبان میں ام المومنین صدیقہ اور حدیث ۳۹ احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حدیث ۴۰ احمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابونعیم وبیہقی میں ضباعہ بنت زبیر اور حدیث ۴۱ بیہقی وابن مندہ میں بطریق ھشام عن ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ اور حدیث ۴۲ احمد وابن ماجہ وطبرانی میں جدہ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدے بنت عوف اور حدیث ۴۳ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے عرض کی یا رسول اللہ واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کر سکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی) فرمایا اھلّی واشترطی انّ محلّی حیث حبستنی احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگا لے کہ الٰہی جہاں تو مجھے روکیگا وہیں میں احرام سے باہر ہوں نسائی نے زاید کیا فانّ لک علی

واقعہ ۱۲
ایک بی بی کو احرام میں شرط لگا لینا جائز فرما دیا

رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ تمہارا یہ استثنا تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا منباعہ نے زاید کیا کہ فرمایا فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰی رَبِّكِ عَزَّ وَجَلَّ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگالی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلا مقبول و معتبر نہیں بَلْ وَافَقَنَا عَلَی اخْتِصَاصِہٖ بِھَا بَعْضُ الشَّافِعِیَّۃِ کَالْخَطَّابِیِّ ثُمَّ الرُّوْیَانِیِّ کَمَا فِیْ عُمْدَۃِ الْقَارِیْ لِلْاِمَامِ الْعَیْنِیِّ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حتی کہ حدیث مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْھُمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا صَلَاتَیْنِ فَقَبِلَ ذٰلِکَ مِنْہُ یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کرونگا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا ان کے سوا امام جلیل جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے ہیں کہ فقیر نے ان تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوْہٍ یَطُوْلُ اِیْرَادُھَا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی تَوَاتُرِ اٰلَائِہٖ تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالائی دربارۂ تحریم مدینہ طیبہ جبلہ اکاون احادیث ہیں جنھیں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیل وہابیہ و تضلیل و تجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصود عام رسالہ کے ملائم ہیں انھیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایکسو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبی کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا

واقعہ ۱۲۲ کہ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرمایا کہ دو نمازوں سے زیادہ نہ پڑھے گا۔

ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ بیشک اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا
ہے تو جب تم کسیکو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان
برتو اَحْمَدُ وَالسِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیُّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
لہذا امیر اخامہ تیغبار نجدی شکار اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات
وہابیہ پر احسان کے لئے یہ پچاسا شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالی آگے صرف
وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف جلائل احکام تشریعیہ
کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ
افضل الصلاۃ والسلام کی مؤید ومکمل ہیں لکھتا ہے انہیں مؤیدات تفویض کی تقدیم
کیجئے کہ اس مبحث کا سلسلہ مسلسل رہے وباللہ التوفیق **حدیث ۶۱** احدیث صحیح
جلیل سنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ ومسند امام طحاوی ومعجم طبرانی ومعرفت بیہقی کلہم
بطریق منصور بن المعتمر عن ابراہیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی
عبد اللہ الجدلی عن خزیمۃ بن ثابت الا ابن ماجۃ فعن سفین عن ابیہ عن
ابراہیم التیمی عن عمرو بن میمون عن خزیمۃ کہ حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن
ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا وَّلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلٰی مَسْاَلَتِہٖ لَجَعَلَھَا خَمْسًا
نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی
اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کردیتے یہ ابن ماجہ کی روایت
ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت
بیہقی میں ہے فرمایا وَلَوِ اسْتَزَدْنَاہُ لَزَادَنَا اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت
اور بڑھا دیتے دوسری روایت طحاوی میں ہے عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْھِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ
یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَّلَوْ اَطْنَبَ لَہُ السَّائِلُ فِیْ مَسْاَلَتِہٖ لَزَادَہٗ بیشک نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مدت مسافر کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک

رات دن کردی اور اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے بیہقی کی روایت اخری یوں ہے وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ مَضَی السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِہٖ لَجَعَلَہٗ خَمْسًا خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کر دیتے یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں لاجرم امام ترمذی نے اسے روایت کرکے فرمایا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے وَھُوَ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ فَاِنَّمَا الْمَخْرَجُ الْمَخْرَجُ وَالطَّرِیْقُ الطَّرِیْقُ حَیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجَدَلِیِّ[1] عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَطَالَ الْاِمَامُ ابْنُ دَقِیْقِ الْعِیْدِ الْکَلَامَ فِیْ تَقْوِیَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَالذَّبِّ عَنْہُ فِیْ کِتَابِہِ الْاِمَامِ وَاَثَرَہُ الْاِمَامُ الزَّیْلَعِیُّ فِیْ نَصْبِ الرَّایَۃِ فَرَاجِعْہُ اِنْ شِئْتَ **اقول** یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار

[1] اعظم ما یرتاب به فیه روایة البیهقی عن الترمذی عن البخاری لا یصح عندی لانه لا یعرف لابی عبد الله الجدلی سماع من خزیمة ع وتلك شکاة ظاهر عنك عارها فان مبناه علی ما ذهب الیه هو رحمه الله من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والصحیح الاجتزاء بالمعاصرة هو المنصور وعلیه الجمهور کما افاده المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر وقد اطال مسلم فی مقدمة الصحیحة فی الرد علی هذا المذهب لاجرم ان لم یکترث به تلمیذه الترمذی وحکم بانه حسن صحیح وکذا حکم لصحته شیخ البخاری امام الناقدین یحیی بن معین **اقول** علا انه لو سلم فقصواه الانقطاع ولیس بقادح عندنا وعند سائر قابل المراسیل وهم الجمهور ثم لا علیك من دندنة ابن حزم ان الجدلی لا یعتمد علی روایة فان الرجل فی الجرح والوقیعة کالاعمی السیل المهجوم والبعیر الصئول حتی عد

میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا مؤکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کردیتے اصلا گنجائش نہ رکھتا تھا کما لایخفی اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والسلام حدیث ۷۴ مالک واحمد وبخاری ومسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰے اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں انپر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں علما فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَهٗ فِی التَّیْسِیْرِ وَغَیْرِہٖ احمد ونسائی نے انھیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰے اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں انپر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اقول امر دو قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ دوسرا ندبی جسکا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰے عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّكْتَبَ عَلَیَّ اَحْمَدُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر ندبی تو یہاں قطعا حاصل

الترمذی من المجاھیل والجد لے فقد وثقۃ الامامان المرجوع الیھما احمد بن حنبل وابن معین فما ھو ابن حزم وایش ابن حزم بعد ھذین وھو متفرد فیہ لم یسبقہ احد بھذا القول الا ترے ان البخاری انما اعلہ اذا علہ بانہ لم یعرف سماع الجد لے لا بانہا روایۃ الجد لے وقد صحح لہ الترمذی وقال فی التقریب ثقۃ واللہ اعلم ۱۲ منہ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی
جس کا مقتضی فرضیت ظنیت خواہ من جھتہ الروایۃ یا من جھتہ الدلالۃ ہمارے حق
میں ہوتی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں
جسکے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور
کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نَصَّ عَلَیْہِ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ حَیْثُ
اُطْلِقَ فِی الْفَتْحِ اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعا یہی معنی ہیں کہ
میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک
کرنا فرض فرما دیتا مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار
احکام کے کیا معنی ہیں وللہ الحمد حدیث ۸ ۴ مالک و شافعی و بیہقی ان
سے اور طبرانی اوسط میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ
لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر
وضو کے ساتھ مسواک انپر فرض کر دوں حدیث ۹ ۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم مسواک کرو کہ مسواک منھ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے جبریل
جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی حتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ
یُفْرَضَ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّتِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُہٗ عَلَیْھِمْ
یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھپر اور میری امت پر مسواک فرض کر دیں
گے اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں انپر فرض کر دیتا اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہاں جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے
کی اسناد ہے حدیث ۵۰ طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبد المطلب
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ
اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ زَادَ غَیْرُ الدَّارَ
قُطْنِیْ کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ مشقت امت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز

کے وقت مسواک انپر فرض کردوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کردیا ہے۔ یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا **حدیث ۵۱ و ۵۲** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مشقت امت کا خیال نہ ہو تو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کردوں اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ كِتَابِ السِّوَاكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَّ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِهٖ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُرْسَلًا یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زاید فرمائی **حدیث ۵۳** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یَّسْتَاكُوْا بِالْاَسْحَارِ مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انپر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی السِّوَاكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا **حدیث ۵۴ و ۵۵** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ مشقت امت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت انپر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالضِّیَاءُ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ وَرَوٰی عَنْ زَیْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْاَوَّلِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَی الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَیْهَقِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِحَدِیْثِ زَیْدٍ هٰذَا وَفِیْهِ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ یعنی میں وضو میں مسواک فرض کردیتا اور نماز عشا آدھی رات تک ہٹادیتا وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِلَفْظِ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ میں ان پر فرض کردیتا کہ عشا دیر کرکے پڑھیں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں **حدیث ۵۶** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْھَا ھٰکَذَا یَعْنِی الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّیْلِ امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں انپر فرض کردیتا کہ عشا آدھی رات کو پڑھیں اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۵۷** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر ناتوانان اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کردیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک موخر کریں اَلنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَمَرَّتْ رِوَایَۃُ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِیْ مَاجَۃَ وَاَبِیْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ **حدیث ۱۵۸** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ مشقت امت کا اندیشہ نہ ہو تو میں انپر فرض کردوں کہ عشا میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَمَرَّتْ اُخْرٰی لِابْنِ مَاجَۃَ کَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ خَالِیَۃً عَنِ الْاَمْرِ **حدیث ۱۵۹** صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک آیت سورۂ احزاب کی نسبت ہے وَجَدْتُھَا مَعَ خُزَیْمَۃَ الَّذِیْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

لہ سبب ھذا انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اخر ذات لیلۃ صلاۃ العشاء حتی ابھار اللیل اوذھب عامۃ اللیل و نام النساء والصبیان فجاء فصلی وذکرہ کما ورمینا فے احادیث ابن عباس وابی سعید وابن عمر وانس وعائشۃ و غیرھم رضی اللہ تعالی عنھم وسبب حدیث السواک اتیان ناس عندہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قلحا فقال استاکوا استاکوا لاتاتونی قلحا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلاۃ کما بینہ الدارقطنے من حدیث العباس رضی اللہ تعالی عنہ فھما حدیثان ربما افردھما ابوھریرۃ وربما جمع وکذلک غیرہ رضی اللہ تعالی عنھم ان اتفق ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھو الذی قال مرۃ ھکذا واخری ھکذا او تارۃ جمع فالتعدد اظھر واکثر واللہ تعالی اعلم ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ شَہَادَتَہٗ بِشَہَادَتَیْنِ وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی **حدیث ۱۶۰** کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن پر صوبہ بنا کر بھیجتے وقت ان سے ارشاد فرمایا اِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ بَلَاءَكَ فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ قَدْ دَبَكَ مِنَ الدَّیْنِ وَقَدْ طَیَّبْتُ لَكَ الْهَدِیَّةَ فَاِنْ اُهْدِیَ لَكَ شَیْئٌ فَاقْبَلْ مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے میں نے تمہارے لئے حلال کر دیئے جو تمہیں کچھ تحفہ دے لے لو۔ سَیْفٌ فِیْ كِتَابِ الْفُتُوْحِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۶۱** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے تمہیں معاف فرما دی روپوں کی زکوۃ دو ہر چالیس درم سے ایک درم اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ سواری کے گھوڑوں خدمت کے غلاموں میں زکاۃ جو واجب نہ ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرما دی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف رحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم **حدیث ۱۶۲** حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے فرمایا مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَاءِ زنا کو کیسا سمجھتے ہو قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ عرض کی حرام ہے اسے اللہ و رسول نے حرام کر دیا تو وہ قیامت تک حرام ہے اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِیْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۶۳** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اِنِّیْ اُحَرِّمُ عَلَیْكُمْ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَةِ میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کے حق تلفی یتیم اور عورت اَلْحَاكِمُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۶۴** صحیحین میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے سال فتح مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا **حدیث ۱۶۵** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا تَشْرَبْ مُسْکِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر شے میں نے حرام کر دی ہے اَلنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لہ وانا۔ ابوالشیخ ابن حیان نے کتاب الثواب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ نِ الْوَصَابِیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے **اقول** وَسَعِیْدٌ وَاِنِ اتُّھِمَ فَالْحَقُّ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَا یَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ کَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّھَمٍ مَّا لَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْقَرَائِنِ الْحَاکِمَۃِ بِہٖ کَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَبَنَّتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْھَادِ الْکَافِ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافِ اس حدیث اور اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاوی فقیر **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ** کے جلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور واللہ الھادی الی معالی الامور ۱۲ منہ

حدیث ۱۶۶ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اسمیں حلال ہے اسے حلال جانو جو اسمیں حرام ہے اسے حرام مانو وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ یہاں[۱۹۸] صراحۃً حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔ اقول مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علما کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول کے فرض سے اشد و اقوی ہے **حدیث ۱۶۷** اُجیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں

اَلَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ	فَبُوْرِکْتَ مَھْدِیًّا وَبُوْرِکْتَ ھَادِیًا
شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَۃِ بَعْدَ مَا	عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیَا

یارسول اللہ حضور تصدیق کئے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے اِبْنُ مَنْدَہ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ یہاں[۱۹۹] صراحۃً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے ولہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں علامہ زرقانی شرح مواہب

۱۹۸ حرام دو قسم ہے ایک خدا کا حرام اور ایک رسول کا اور دونوں یکساں ہیں

۱۹۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں

میں فرماتے ہیں قَدِ اشْتَھَرَ اِطْلَاقُہٗ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ مَشْرَعَ الدِّیْنَ وَالْاَحْکَامَ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لئے کہ حضور نے دین متین و احکام دین کی شریعت نکالی اسی قدر پر بس کیجئے کہ اسمیں سب کچھ آگیا ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جنمیں حضور کی طرف امر و نہی و قضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتنی حدیثوں میں وارد جنکے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو کہ امر و نہی و قضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جسطرح[۲۰۰] وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کرکے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل مسلمانو للہ[۲۰۱] انصاف اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و خصائص جمیلہ و کمالات رفیعہ و درجات منیعہ زید و عمرو کی کیا گنتی انبیا و مرسلین و ملٰئکہ مقربین علیہم الصلوۃ والسلام کا بھی حصہ نہیں سب یکلخت اڑا دیئے۔ سب لوگوں[۲۰۲] سے حضور سید اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل تو انبیا سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں اور امتیوں سے بھی امتیاز اتنی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف و غفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ مسلمانو دیکھا یہ حاصل

[۲۰۰] امام الوہابیہ کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا

[۲۰۱] امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص و کمالات یک لخت اڑا دیے

[۲۰۲] امام الوہابیہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی بات میں اپنی امت سے بھی کچھ امتیاز نہیں اور امتیوں سے بھی فقط جاہلوں سے فرق ہے نہ عالموں سے

ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا
جسپر اس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ
حضور حاکم ہیں صاحبِ فرمان ہیں مالک افتراض ہیں والی تحریم ہیں۔ سن او سرکش۔
احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مسلمان کہیگا کہ شریعت کے
فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں شرع کے محرمات تو نے حرام کر دیئے ہیں جنپر
زکوۃ نہیں انھیں تو نے معاف کر دیا ہے شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہے شرائع
میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام احکام خدا کے مثل و مساوی ہیں مگر محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہذا فقیر نے صرف اسی قسم
احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالی اپنا نیزۂ خارا گذار و آہن گداز ان گستاخان
چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ تعالی کی بیشمار رحمتیں
علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ
شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاہِیْ فَلَا اَحَدٌ	اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی صاحب امر و نہی تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا
نہیں) فرماتے ہیں مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّہٗ لَا حَاکِمَ سِوَاہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ حَاکِمٌ غَیْرُ مَحْکُوْمٍ یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صاحب امر و
نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ
کسی کے محکوم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ذَکَرَہٗ فِیْ فَضْلِ جُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ الحمد للہ یہ تذییل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی احادیث تحریم مدینۂ طیبہ بھی
اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں
اگر کوئی چاہے انھیں اور اس بیان تذییل کو ملا کر احکام تشریعیہ کے بارے میں سید
عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تنہا حاکم ہیں۔ عالم میں ان کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم ۳۰۳

بنائے اور بنام **منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب** موسوم ٹھہرائے وَاٰخِرُ
دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ **مسک الختام** اب فقیر غفرلہ المولی القدیر
سات حدیثیں اس وصل مبارک میں اور ذکر کرے جنسے امام الوہابیہ کا سخت کور و کر ہونا
شمس و امس کی طرح ظاہر ہو کہ جن احادیث سے جن باتوں کو شرک بنانا چاہا تھا خود
وہی اور ان کے نظائر صاف گواہ ہیں کہ وہ ہرگز شرک نہیں مگر بیچارے معذور کی داد
نہ فریاد وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ **حدیث ۱۶۸** صحیح بخاری و مسند احمد و
سنن ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں رُبَیِّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہما
سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے چھوکریاں
دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں اسمیں
کوئی بولی ع وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ ؛ ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آیندہ کا حال معلوم
ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسپر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا دَعِیْ ھٰذِہٖ
وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ اسے رہنے دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔
اقول و باللہ التوفیق امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے
کہا تھا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی
ثابت ہوتی ہے تو وہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ و
وسلم کی طرف آیندہ بات جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الہی جاننے
کہ اس نے صاف کہدیا پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ
اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے اور خود اس مصرعہ مذکور کا مطلب ہی یوں
بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اسمیں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ ان کو اللہ نے ایسا مرتبہ
دیا ہے کہ آیندہ باتیں جانتے ہیں بااینہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا۔ مگر
جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا۔
اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیا کی جناب میں یہ عقیدہ

نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار
کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائے کہ عاقل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے
اللہ اللہ اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت
نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود خود ہی کسی کو آیندہ باتیں جاننے کا مرتبہ
دینے پر قادر نہیں کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا یوں ہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں
کہ انبیا علیہم الصلاۃ والتسلیم کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا
صریح مخالفتِ قرآن ہے قال اللہ تعالی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ
لٰكِنَّ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا
منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے وقال تعالی عٰلِمُ
الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غیب کا جاننے
والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ یہاں
لَا يُظْهِرُ غَيْبَهٗ عَلٰى اَحَدٍ نہ فرمایا کہ اللہ تعالی اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار
غیب تو اولیائے کرام قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیا و اولیا علیہم
الصلاۃ والسلام ہمپر پر بھی۔ بلکہ فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اپنے غیب خاص
پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرمایا۔ مگر رسولوں کو۔ ان دونوں مرتبوں میں
کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلی مرتبہ انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کو عطا ہونا قرآن عظیم سے
کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ عزوجل کا کذب ممکن جیسا
کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ سبحن السبوح عن عیب[۱۳۰۷]
کذب مقبوح میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اسپر کیا موثر وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى كُلِّ غَوِيٍّ فَاجِرٍ اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھئے کہ بالفرض اگر
حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیا کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھے
وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے
نکلا کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اسکا قدیم داب ہے کہ دعوے کرتے

۲۰۶ امام الوہابیہ کے نزدیک اس کا معبود کسیکو اطلاع علی الغیب کا رتبہ دینے سے عاجز ہے

۲۰۷ امام الوہابیہ نے صریح مخالفت قرآن کی مگر اُسے مضر نہیں۔ کہ اس کے نزدیک قرآن کا سچا ہونا ہی ضرور نہیں۔

وقت آسمان سے بھی اونچا اڑیگا اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ میں جا چھپیگا۔
اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائیگا جا بجا ایسے ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے
عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا ثم اقول اور انصاف کی
نگاہ سے دیکھیئے تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا او شرک پسند
او شرک کی حقیقت وشناعت سے غافل کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ
کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی
امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یوں ہی سہل دو حرفوں میں گذار دے کہ اسے
رہنے دو وہی پہلی بات کہے جا ؤ اب یاد کر حدیث ابی داؤد وَیحَکَ اِنَّہٗ لَایُسْتَشْفَعُ
بِاللہِ عَلٰٓی اَحَدٍ کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کہ عرب میں قحط پڑا تھا ایک گنوار نے
پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری سفارش اللہ
کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف
اور دہشت میں آ گئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے
چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے
سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش
کرے سبحٰن اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے
کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے اور
عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے[۲۰۹] بیان کرنے لگے اقول انبیاء و
اولیاء کو ذرہ ناچیز سے کمتر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ
حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افترا ہے[۲۱۰] حدیث میں اس کا وجود نہیں اور محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کو بیحواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنیٰ
کرشمہ اور رافترا پر افترا ہے حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی
عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات اقدس سے قائم ہے مکان ومحل سے منزہ
ہے کیا جانئے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جسکی عظمت مکانوں میں بھری ہوتی ہے خیر یہ

۲۰۸ امام الوہابیہ ... وقت آسمان پر ... اور دلیل کے وقت تحت الثریٰ ...

۲۰۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر امام الوہابیہ کا افترا

تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں ؎

تیر بر جاہ انبیا انداز × طعن در حضرتِ الٰہی کن
بے ادب باش و آنچہ دانی گو × بیحیا باش و ہر چہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اترو اگر ذرا یہ سوجھ کہ جو بات عظمت شان الٰہی کے خلاف ہو اسے
سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے
کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی ایسی
صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھیں و لہذا وہ صحابی اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہلِ زبان
تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک و کفر کے کلمے حضور سنیں اور اصلا کوئی
اثر غضب و جلال چہرہ اقدس پر نمایاں نہ ہو نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کہیں نہ
اہل مجلس کی حالت بدلے نہ ان کہنے والوں پر کوئی مواخذہ ہو ایک آسان سی بات پر قناعت
فرمائیں کہ اسے رہنے دو۔ کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو اری تقویت الایمان
کے حکم سے تم مشرکہ ہو گئیں تمہارا دین جاتا رہا تم مرتدہ ہوئیں از سر نو ایمان لاؤ کلمہ پڑھو
نکاح ہو گیا ہے تو تجدید نکاح کرو غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا
ثابت ہو کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت
بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہر گز شرک نہیں رہا ممانعت فرمانا
وہ بھی یہ بتائی کہ انبیاء کرام و خود سید الانام علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والسلام کی جناب
میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے یہ موںھ دھو رکھئے منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر
نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ اِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ
بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ اولاً ممکن کہ لہو و لعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے
اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی لہذا ارشاد ہوا اسے رہنے دو اور وہی پہلے
گیت گاؤ ارشاد الساری و لمعات و مرقاۃ وغیرہا میں اس احتمال کی تصریح ہے ثانیاً اقول
ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا تاکہ توہم ذاتیت کا

۲۱۱ امام الوہابیہ کی اوندھی مت

سدِ باب ہو شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ کی مت اوندھی جو محتمل ذو وجوہ بات جسمیں بُرے پہلو کی طرف لیجانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجہ اولی جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں صحیح مسلم و مسند احمد و سنن ابی داود و سنن نسائی میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اسمیں یہ لفظ کہے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى جسنے اللہ و رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کیا برا خطیب ہے تو یوں کہہ کہ جسنے اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا ابوداود کی روایت میں ہے قَالَ قُمْ اَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھ یا فرمایا چلا جا۔ کہ تو برا خطیب ہے امام قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علما کا ارشاد ہے اِنَّمَا اَنْكَرَ عَلَيْهِ تَشْرِيْكَهٗ فِي الضَّمِيْرِ الْمُقْتَضِيْ لِلتَّسْوِيَةِ وَاَمَرَهٗ بِالْعَطْفِ تَعْظِيْمًا لِلّٰهِ تَعَالٰى بِتَقْدِيْمِ اسْمِهٖ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ و رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا کہ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی پسند نہ فرمایا کہ اسمیں

---

[۱] اقول هذا هو الصحيح في علة النهي ومنافاته لحديث ابي داود الاتي مندفعة بما ذكر العبد الضعيف غفر الله تعالى له اما ما استصوب الامام الاجل النووي رحمه الله تعالى في المنهاج ان سبب النهي ان الخطب شانها البسط والايضاح واجتناب الاشارات والرموز ومثل هذا الضمير قد تكرر في الاحاديث الصحيحة من كلام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كقوله صلى الله تعالى عليه وسلم ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وانما ثنى الضمير ههنا لانه ليس خطبة وعظ وانما

برابری کا وہم نہ جائے اور حکم دیا کہ یوں کہے کہ جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی جسمیں اللہ
عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول سے تعظیماً مقدم رہے حالانکہ صحیح حدیث میں ہے خود
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرماتے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ جسنے اللہ ورسول کی اطاعت کی
وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اَبُوْدَاوُدَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ نیز ابن شہاب زہری
نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبۂ جمعہ روایت کیا اسمیں بعینہٖ وہی الفاظ
ہیں کہ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی گمراہ ہوا رَوَاہُ
اَیْضًا عَنْہُ مُرْسَلًا حدیث آیندہ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اس تقریر کی عمدہ تائید وتقریر
ہوتی ہے فَانْتَظِرْ ثالثاً وجہ ممانعت علم غیب کی اسناد مطلق بے ذکر تعلیم الٰہی عزوجل

فھو تعلیم حکم فکلما قل لفظہ کان اقرب الی حفظہ بخلاف خطبۃ الوعظ
فانہ لیس المراد حفظہا وانما یراد الاتعاظ بہا اھ **فاقول** انما حمل الامام
رحمہ اللہ تعالیٰ علی ہذا التکلف البعید ما رأی من التنافی بین نہیہ
الخطیب ثم ثبوتہ عن نفسہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد علمت ان لا تنافی ولیس
من واجبات الخطبۃ ترک الاضمار ولا من شرائطہ الایضاح ووضع المظہر موضع المضمر
وانما کان الاضمار یخل بالاظہار حیث یخشی الالتباس وہہنا لا لبس فکیف یکون ہذا
مقتضیا لان یواجہہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالذم ویقول لہ اذہب
او قم وقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب الایجاز فی الکلام بحیث لا یخل
بالافہام وکان یقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان طول صلاۃ الرجل وقصر
خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلاۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان
سحرا ثم ثبوت مثلہ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخطبۃ کما
ستسمع من حدیثی ابی داود لا یدع لہذا الوجہ وجہ قبول اصلا فانما
المحیص الی ما ذکرہ العبد الضعیف والحمد للہ علی التوفیق ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہے شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی نے لمعات میں اسطرف ایما فرمایا اقول اور وہ بیشک وجیہ ہے جسطرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو ملائے ہوئے یوں کہنا کہ میں یوں کروں گا قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ہرگز نہ کہنا کسی چیز کو کہ میں کل ایسا کرنیوالا ہوں مگر یہ کہ خدا چاہے۔ علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے کفار اپنے معبودان باطل وغیرہم کے لئے مانتے تھے لہذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ اور یوں کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالی کے بتائے سے امور غیب پر انھیں اطلاع ہے یہ دوسرا احتمال ہے کہ علما نے اس حدیث میں نقل فرمایا اس تقدیر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف ناظر ہے نہ یہ کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو بتعلیم الہی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی ہو شرک تو درکنار جو اس طاغی کا مقصود ہے ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالی ولی التوفیق **حدیث ۱۶۹** محمد بن اسحق تابعی ثقہ امام السیر و المغازی نے ابو وجزہ یزید بن عبید سعدی سے روایت کی جب (غزوہ حنین میں) مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہو تو ہم اسکے اہل و مال اسے واپس دیں یہ خبر مالک بن عوف کو پہنچی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب کہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے سید اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے اہل و مال انھیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخَاطِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصِیْدَةٍ ؎

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِوَاحِدٍ فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ کَمِثْلِ مُحَمَّدٍ

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ لِمُجْتَدٍ وَمَتٰی تَشَاْ یُخْبِرْكَ عَمَّا فِیْ غَدٍ

میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مثل نہ کوئی دیکھا نہ سنا سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل نفع کو کثیر عطا بخشنے والے اور جب تو چاہے تجھے آیندہ کل کی خبریں بتا دیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ سید عالم

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ وسلمہ وفہم پر سردار فرمادیا **حدیث ۷۰** اصفہانی نے کتاب الجلیس والانیس میں بطریق حرمازی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی مالک بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ رئیس ہوازن اسلام لاکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنا وہ قصیدہ نعتیہ سنایا (جسمیں اسی مضمون کے شعر ذکر کئے) فَقَالَ لَہٗ خَیْرًا وَّکَسَاہُ حُلَّۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا ذَکَرَہُمَا الحافظ فی الاصابۃ **اقول** رضوان[۲۱۲] الہی کے بیشمار باران یاران مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر برسیں یوں نہ کہا کہ مَتٰی یَشَآءُ جب وہ چاہیں تجھے غیب کی خبر دیدیں اسمیں اس صورت پر بھی صادق آسکنے کا ایک احتمال رہتا جب بتانے والے کو کوئی اختیار نہ دیا جائے بلکہ سال دو سال میں ایک آدھ بات پر اطلاع عطا ہو ایسا جاننے والا بھی توریہ وایہام کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ میں جب چاہوں گا تمہیں غیب کی خبر دے دونگا کہ وہ اسی وقت چاہیگا جب اسے اتفاق سے کوئی خبر ملے گی تو شرطیہ سچا ہے بلکہ یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دیدینگے یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کسے باشد نہ وہ معین نہ اس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ عنٰی معرفہ بلکہ نکرہ غیر مخصوص تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے جسوقت چاہے جس آیندہ بات کو چاہے حضور بتائیں گے یہ اسی کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل تمام آیندہ باتوں کو جانتا ہو یا اطلاع غیب اس کے ارادہ وخواہش پر کردی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کرلے ورنہ یہ اطلاق ہرگز صادق نہیں آسکتا اسے ایک نظیر محسوس میں دیکھئے زید فقیر ہے نہ پاس کچھ رکھتا ہے نہ بادشاہی خزانوں پر اس کا ہاتھ پہنچتا ہے مگر بادشاہ اسے کبھی کبھی دو چار توڑے بخشدیتا ہے وہ شخص پہلو رکھ کر یہ کہے تو کہہ لے کہ میں جب چاہوں ایک توڑا خیرات کردوں کہ وہ آپ ہی اسی وقت چاہے گا جب پائے گا مگر عام فقیروں کو اشتہار دے کہ تم جس وقت چاہو ملیں توڑا عطا کردوں تو ضرور غلط کہا اور دم بھر میں اس کا دروغ کھل سکتا ہے فقیر مانگیں اور نہ مال ہے نہ خزانے پر اختیار تو کہاں سے دے گا ہاں اگر بادشاہ نے

۲۱۲ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ عزوجل غیب پر قدرت واختیار عطا ہونے کا حدیثوں سے ثبوت

بالفعل ایسے خزانے دیدیئے کہ جب کوئی کچھ مانگے یہ دے اور کمی نہ ہو یا بالفعل نہ سہی تو خزانوں پر اختیار ہی دیا ہو کہ جسوقت جو چاہے لیلے تو وہ بیشک ایسی بات کہہ سکتا ہی اب یہ حدیثیں فرما رہی ہیں کہ صحابی یہ صفت کریم حضور کی نعت اقدس میں عرض کرتے ہیں اور حضور انکار نہیں فرماتے بلکہ خلعت و انعام بخشتے ہیں تو صراحۃً ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے اطلاع غیب حضور کے ارادہ و اختیار پر رکھدی ہے اور واقعی انبیائے[۲۱۳] کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان ایسی ہی ہے امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں اَلنُّبُوَّۃُ عِبَارَۃٌ عَمَّا یَخْتَصُّ بِہِ النَّبِیُّ وَ یُفَارِقُ بِہٖ غَیْرَہٗ وَھُوَ یَخْتَصُّ بِاَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوَاصِّ اَحَدُھَا اَنَّہٗ یَعْرِفُ حَقَائِقَ الْاُمُوْرِ الْمُتَعَلِّقَۃِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَ صِفَاتِہٖ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَالدَّارِ الْاٰخِرَۃِ عِلْمًا مُخَالِفًا لِعِلْمِ غَیْرِہٖ بِکَثْرَۃِ الْمَعْلُوْمَاتِ وَزِیَادَۃِ الْکَشْفِ وَالتَّحْقِیْقِ ثَانِیْھَا اَنَّ لَہٗ فِیْ نَفْسِہٖ صِفَۃً بِھَا تَتِمُّ الْاَفْعَالُ الْخَارِقَۃُ لِلْعَادَۃِ کَمَا اَنَّ لَنَا صِفَۃً تَتِمُّ بِھَا الْحَرَکَاتُ الْمَقْرُوْنَۃُ بِاِرَادَتِنَا وَھِیَ الْقُدْرَۃُ ثَالِثُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُبْصِرُ الْمَلٰئِکَۃَ وَیُشَاھِدُھُمْ کَمَا اَنَّ لِلْبَصِیْرِ صِفَۃً بِھَا یُفَارِقُ الْاَعْمٰی رَابِعُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُدْرِکُ مَا سَیَکُوْنُ فِی الْغَیْبِ یعنی نبوت وہ چیز ہے جو نبی سے ساتھ خاص ہے اور نبی اس کے سبب اوروں سے ممتاز ہے اور وہ کئی قسم کے خاصے ہیں جن سے نبی مختص ہوتا ہے ایک[۱] یہ کہ جو امور اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور ملئکہ و آخرت سے متعلق ہیں نبی ان کے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے علم زیادت معلومات و فزونی تحقیق و انکشاف میں ان سے نسبت نہیں رکھتے دوم[۲] یہ کہ نبی کے لئے اس کی ذات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت (جنہیں معجزہ کہتے ہیں) انصرام پاتے ہیں جسطرح ہمارے لئے ایک صفت ہے کہ اس سے ہماری حرکات ارادیہ پوری ہوتی ہے جسے قدرت کہتے ہیں سوم[۳] یہ کہ نبی کے لئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ ملئکہ کو دیکھتا ہے جسطرح انکھیارے کے پاس ایک صفت ہے جسکے باعث وہ اندھے سے ممتاز ہے چہارم یہ کہ نبی کے لئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے آیندہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے نَقَلَہٗ عَنْہُ الْعَلَّامَۃُ

۲۱۳ انبیاء کا غیب پر مطلع ہونا ایسا نہیں کہ اتفاقاً کوئی بات بتادی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں ایک صفت عطا فرماتا ہے جسکے ذریعہ سے وہ غیب کو ادراک فرمالیا کرتے ہیں

الزرقانی فی صدر شرح المواہب اقول مسلمانو اس حدیث شریف اور ان امام
باعظمت ان حکیم امت قدس سرہ المنیف کے اس ارشاد لطیف کو امام الوہابیہ کے قول
کثیف سے ملا کر دیکھو کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں اہل
حق و اہل باطل کے عقاید کا فرق ظاہر ہو یہ فرماتے ہیں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی ذات
ہیں رب عزوجل نے ایک صفت ایسی رکھی ہے جس سے وہ خرق عادت کرتے ہیں
جس طرح ہم اپنے ارادے سے چلتے پھرتے حرکت کرتے ہیں ایک صفت رکھی ہے
جس سے وہ ملئکہ کو دیکھتے ہیں ایک صفت دی ہے جس سے وہ غیب کی آیندہ باتیں
جانتے ہیں یہ کہتا ہے ان کو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل
ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں ایضا کچھ اس بات میں بھی ان کو بڑائی نہیں کہ اللہ
صاحب نے غیب دانی ان کے اختیار میں دی ہو کہ جس آیندہ بات کو جب ارادہ کریں تو
دریافت کرلیں کہ فلانے کے اولاد ہوگی یا نہ ہوگی یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ
ہوگا نہ ہوگا یا اس لڑائی میں فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے
ہوں یا چھوٹے یکساں بیخبر ہیں اور نادان ایضا جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ
کریگا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسیکو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو
نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی مقبول بندے کو وحی یا الہام
سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ مجمل ہے اور اس سے زیادہ معلوم
کرلینا اور اس کی تفصیل دریافت کرنی ان کے اختیار سے باہر ہے اقول اتنا لفظ
سچ ہے کہ اللہ عزوجل کے بتانے سے زیادہ کوئی معلوم نہیں کرسکتا۔ ہمارے اختیاری
افعال کب عطائے الٰہی و ارادۂ الٰہیہ سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں مگر کلمۃ حق ارید بہا
باطل خوارج کی طرح یہ سچا لفظ اس نے باطل ارادے سے کہا ہے وہ اس سے
انکے اختیار عطائی کا بھی سلب چاہتا ہے یعنی انبیا علیہم الصلاۃ والتسلیم کو خدا کا دیا
ہوا اختیار بھی نہیں بلکہ عاجز و مجبور محض ہیں اس نے صاف تصریح کی ہے کہ ظاہر
کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں

۲۱۴

علم غیب و معجزات کے بارے میں اہل حق و امام الوہابیہ کے عقاید کا نفیس فرق کہ اہل حق کے نزدیک انبیا علیہم الصلاۃ والسلام الشان ممتاز ہیں اور اللہ عزوجل اللہ ہے اور امام الوہابیہ کے نزدیک انبیاء معاذ اللہ محض مجبور ہیں
اور اللہ تعالیٰ کے احسان کے مجبور ہیں-

نکریں سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں
بخشی اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسیکو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے سو یہ
اپنے ارادے کے موافق نہ ان کی خواہش پر اسی کے اس اعتقاد باطل کا حدیث
مذکور و قول مسطور امام مشہور میں رد صریح ہے بالجملہ فرق یہ ہے کہ حدیث کے ارشاد
اوران کے مطابق اہل حق کے اعتقاد میں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اظہار خوارق و
ادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں کہ جس طرح عام آدمیونکو
ظاہری حرکات وظاہری ادراکات کے اختیارات حضرت واہب العطیات نے بخشے
ہیں کہ جب چاہیں دست و پا کو جنبش دیں چاہیں نہ دیں جب چاہیں آنکھ کھولکر کوئی
چیز دیکھ لیں چاہیں نہ دیکھیں اگرچہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے اور وہ
چاہیں اور خدا نہ چاہے تو ان کا چاہا کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ عطائی اختیارات اس
کے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور کچھ نہیں چل سکتے بعینہ یہی حالت حضرات انبیائے
کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی دربارہ معجزات وادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل
نے انھیں ظاہری جوارح وسمع وبصر کی طرح باطنی صفات وہ عطا فرمائی ہیں کہ جب
چاہیں خرق عادات فرمادیں مغیبات کو معلوم فرمالیں چاہیں نہ فرمائیں اگرچہ بے خدا
کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۂ الٰہیہ ان کا ارادہ کام دیسکتا ہے اور امام الوہابیہ
کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز محض و
مجبور مطلق ہیں کہ ہلانیوالا محض اپنے قسری ارادے سے بے ان کے توسط اختیار
عطائی کے اپنے ارادے کے موافق نہ کہ ان کی پر ہلادے تو ہل جائیں ورنہ مجبور پڑے
رہیں یہ کس ناکس اپنے اس خیال پر یہ دلیل لایا کہ چنانچہ پیغمبر کو بارہا ایسا اتفاق ہوا
کہ بعض بات دریافت کرنیکی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ
صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتادی چنانچہ منافقوں نے حضرت عائشہ پر تہمت
کی اور حضرت کو بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی جب

اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتادیا کہ منافق جھوٹے ہیں اور عائشہ پاک اقول تجھے اگر اختیار
ذاتی وعطائی میں فرق کی تمیز ہوتی تو جان لیتا کہ ایسے اتفاقات اختیار عطائی کے
اصلا منافی نہیں مراد کا اختیار سے متخلف نہ ہو سکنا قدرت ذاتیہ الٰہیہ کا خاصہ ہے
قدرت عطائیہ انسانیہ میں لاکھ بار ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کیا چاہتا ہے اور
اللہ نہیں چاہتا نہیں بن پڑتا اس سے نہ انسان پتھر ہو گیا نہ اس کا اختیار عطائی مسلوب
عطائی کی شان ہی یہ ہے کہ جب تک ارادہ ذاتیہ حقیقیہ الٰہیہ مساعدت نہ فرمائے کام
نہیں دیتا طرفہ قہر بر قہر[۲۱۵] یہ ہے کہ ادھر تو نے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو عیاذاً باللہ
پتھر بنایا تھا ادھر اپنے معبود کو ایک آدمی کے برابر کر چھوڑا کہ غیب کی بات دریافت
کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے او اللہ عز
وجل کو سخت عیب لگانے والے بے ادب گستاخ یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالی کی شان
نہیں وہ اس بیہودہ مہمل شان سے پاک ومنزہ ہے اس کا علم اسکی صفت ذاتیہ ہے
اس کے اختیار سے نہیں اس کا مخلوق نہیں ازلی ابدی ہے حادث نہیں او بدعقل
بدزبان غیب کا دریافت کرنا اختیار میں ہونے کے یہی معنی یا کچھ اور کہ بالفعل تو معلوم
نہیں مگر چاہے تو معلوم کر سکتا ہے تف بر روئے بیدینی ۔ تیرا موہوم خدا جاہل بالفعل
محل حوادث ہوگا سچا خدا تیری اس صریح گالی سے بے نہایت متعالی ہے تعالی اللہ
عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا مسلمانو دیکھا تم نے یہ ایمان ہے اس گمراہ کا انبیا
اور خود حضرت عزت کی جناب میں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ولا حول و
لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خیر اس کی ضلالتیں کہاں تک لکھئے ع مَا عَلٰی مِثْلِہٖ
یُعَدُّ الْخَطَاءُ ؛ حدیث دکھا کر اتنا پوچھئے کہ کیوں حضرت وہاں تو حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے نہ تو غضب فرمایا نہ حکم شرک لگایا مگر انصار کی چھوکریوں کو اتنا ارشاد
ہوا کہ اسے رہنے دو یہاں جو یہ مرد عاقل یہ صحابی فاضل نعت حضور میں اس سے بھی زیادہ
عظیم بات عرض کر رہے ہیں اور حدیث فرماتی ہے کہ حضور منع نہیں کرتے بلکہ اور انعام
واکرام بخشتے ہیں یہ شرک وہابیت پر کیسی آفت ہے اب یاد کر وہ اپنی اوندھی مت الٹی

[۲۱۵] امام اور انبیا اور اللہ عزوجل کو صریح گالیاں دیتا اور صاف جاہل بتاتا ہے

کھوپری چہ جائیکہ عاقل مرد کہے یا سن کر پسند کرے کچھ یہ بھی سوچا کہ کہنے والے کون تھے اور سن کر پسند فرمانے والے کون کذٰلک یقذف اللہ بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق و لکم الویل مما تصفون **حدیث ۱۷۱** اور بڑھکر سنئیے شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں جیسے اولاد کا نام عبداللہ خدابخش رکھنا جس چیز کو فرمایا اسکو برتنا جو منع کیا اس سے دور رہنا اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کریں گے اور اس کے نام کی قسم کھانی اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں پھر کوئی کسی انبیا اولیا بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اولاد کا نام عبدالنبی امام بخش رکھے کھانے پینے پہننے میں رسموں کی سند پکڑے یا یوں کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا پیغمبر کی قسم کھاوے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اسکو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔ پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوٰۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقولوا ماشاء اللہ وشاء محمد وقولوا ماشاء اللہ وحدہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔ اور امیر یہ فائدہ چڑھایا یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اسمیں اللہ کیساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کیسا ہی بڑا ہو مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلاں کام ہو جائیگا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اقول وباللہ التوفیق **اولاً** وہی قدیم لت وہی پرانی علت کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین۔ حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو وہ شرک کا حکم کدھر گیا **ثانیاً** سخت عیاری ومکاری کی چال چلا مشکوۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مذکور تھی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقولوا ماشاء اللہ و

۲۱۶ امام الوہابیہ کی کمال عیاری ومکاری ۲۱۶

شَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں بلکہ یوں کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں مشکوٰۃ میں اسے مسند امام احمد و سنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کرکے فرمایا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا اور ایک روایت منقطع یعنی جس کی سند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی ہے یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوی شرک کو داخل جہنم کئے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا اور فقط یہ منقطع روایت نقل کرلایا۔ کیا یہ سمجھا تھا کہ مشکوٰۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے نہیں نہیں خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے مگر اسے تو ان بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی سمجھ لیا کہ انپر اندھیری ڈال ہی لوں گا اہل علم تے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہونگے ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ **ثالثًا** امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہی مشکوٰۃ ہے ہم اس مطلب[٢١٧] کی احادیث اول ذکر کریں پھر بتوفیقہ تعالیٰ ثابت کردکھائیں کہ یہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں اول تو یہی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ احمد وابی داود نے یوں مختصرًا اور ابن ماجہ نے بسند حسن اس طرح مطولاً روایت کی حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَاٰی فِی النَّوْمِ اَنَّہٗ لَقِیَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ ذَالِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَعْرِفُھَا لَکُمْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ مَاشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا وہ بولا تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا سنتے ہو خدا کی قسم تمہاری

٢١٧ اسد ورسول چاہیں تو یہ کلام ہو جائیگا اس قول کے متعلق تفصیل نفیس تحقیق اور احادیث کا جمع

اس بات پر مجھے بھی خیال گزرتا تھا یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث ابن ابی شیبہ و طبرانی و بیہقی وغیرہم نے بھی روایت کی **حدیث ۱۷۲** ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا حَلَفَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتُ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتُ جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں **حدیث ۱۷۳** نیز ابن ماجہ و احمد و بغوی و ابن قانع وغیرہم نے یہی مضمون طفیل بن سخبرہ برادر مادری ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا بَیْدَ اَنَّهٗ اَعْنِیْ ابْنَ مَاجَةَ اَحَالَهٗ عَلٰی حَدِیْثِ حُذَیْفَةَ فَقَالَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَسُقْ لَفْظَهٗ اور مسند امام احمد میں بسند حسن صحیح کہ حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَعَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طُفَیْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخِیْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یوں ہے انہیں خواب میں کچھ یہودی ملے انہوں نے ابنیت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام ماننے کا اپر اعتراض کیا انہوں نے کہا تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی ابنیت مسیح کے جواب میں یہی سنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب عرض کیا حضور نے خطبے میں بعد حمد الٰہی فرمایا اِنَّکُمْ کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ کَلِمَةً کَانَ یَمْنَعُنِیْ الْحَیَاءُ مِنْکُمْ اَنْ اَنْهَاكُمْ عَنْهَا لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَاشَاءَ مُحَمَّدٌ تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۱۷۴** سنن نسائی میں بسند صحیح بطریق مِسْعَرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اَنَّ یَهُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتُ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْکَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا

اَنْ تَحْلِفُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ وَیَقُوْلُ اَحَدٌ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ یعنی ایک
یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔
بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو کہ
جو چاہے اللہ اور چاہو تم اور کعبے کی قسم کھاتے ہو اس پر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو حکم فرمایا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی
قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ پھر چاہو تم یہ حدیث سنن بیہقی میں بھی ہے نیز ابن
سعد نے طبقات اور طبرانی نے معجم کبیر میں بطریق مذکور مسعر اور ابن مندہ نے بطریق
الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ الْجَدَلِیِّ عَنِ ابْنِ یَسَارِ الْجُهَنِیِّ عَنْ قُتَیْلَةَ الْجُهَنِیَّةِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا روایت کی اور امام احمد نے مسند میں اس طریق مسعودی سے
بسند صحیح یوں روایت فرمائی حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا یَحْیٰی الْمَسْعُوْدِیُّ
ثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ قُتَیْلَةَ بِنْتِ صَیْفِیِّ الْجُهَنِیَّةِ
قَالَتْ اَتٰی حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ
نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ قَالَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا ذَاکَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اِذَا
حَلَفْتُمْ وَالْکَعْبَةِ قَالَتْ فَاَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا
ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ قَالَ فَمَنْ حَلَفَ فَلْیَحْلِفْ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ
اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ نِدًّا قَالَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا ذَاکَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ
اللّٰهُ وَشِئْتَ قَالَتْ فَاَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا
ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ قَالَ فَمَنْ قَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَلْیَفْصِلْ بَیْنَهُمَا ثُمَّ شِئْتَ یعنی
یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہو
کر عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجئے فرمایا سبحن اللہ یہ کیا کہا آپ
کعبہ کی قسم کھاتے ہیں اس پر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی
ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی پھر فرمایا یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو قسم
کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے یہودی نے عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ

ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھہرائیے فرمایا سبحٰن اللہ یہ کیا کہا آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔ اسپر بھی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا بعدہٗ فرمادیا اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالی تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیرہ صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر شرح السنہ کی ایک روایت منقطعہ دکھائی اور بحمد اللہ اسمیں بھی کہیں اپنے شرکی حکم کی بو نہپائی اقول وباللہ التوفیق اب بفضلہ تعالی ملاحظہ کیجئے کہ یہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں اولا ان[218] احادیث سے ثابت کہ صحابہ کرام میں یہ قول کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائیگا یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا شائع و ذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسپر مطلع تھے اور انکار نہ فرماتے تھے بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم شرک کرتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منع نہ فرماتے ثانیا حدیث[219] طفیل رضی اللہ تعالی عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا کیا اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے والعیاذ باللہ رب العلمین ثالثا ایک[220] یہودی نے آکر اعتراض کیا اس کے بعد حکم ممانعت ہوا تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلاۃ والسلام کو سچی توحید اور اسپر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رابعا قتیلہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث صحیح دیکھو اس یہودی[221] کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے اچھا یوں نہ کہا کرو تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے

[218] امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام شرک کیا کرتے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منع نہ فرماتے

[219] امام الوہابیہ کے طور پر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شرک [illegible]

[220] امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام و نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی توحید ایک یہودی نے سکھائی

[221] امام الوہابیہ کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شرک سے منع بھی کیا تو اس خیال سے کہ ایک منافق اعتراض کر جاتا

نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے لہذا چھوڑ دو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ **خامسًا**[۲۲۲] ان سب دقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی ہماں آش درکاسہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو کہ جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا امام الوہابیہ کے لفظ یاد کیجئے کہ یہ خاص اللہ کی شان ہے اسمیں کسی مخلوق کو دخل نہیں رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مسلمانو للہ انصاف جو بات خاص شان الٰہی عز جلالہ ہے جسمیں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اسمیں دوسرے کو خدا کے ساتھ (اور) کہکر ملایا تو کیا اور (پھر) کہکر ملایا تو کیا۔ شرک سے کیونکر نجات ہو جائیگی مثلاً آسمان و زمین کا خالق ہونا اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین و آخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں کیا اگر کوئی یوہیں کہے کہ اللہ و رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ و رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں جبھی شرک ہوگا اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہان ہیں تو شرک نہ ہوگا مسلمانو ان گمراہوں کے امتحان کے لئے انکے سامنے یوہیں کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں اللہ پھر رسول ہماری مشکلیں کھولدیں دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں اسیلئے تو یہ عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بجری بچا گیا تھا جسمیں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی تھی تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیل کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی مسلمانو یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○ یہ تو ان کے طور پر نتیجۂ احادیث تھا اور ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو اقول وباللہ التوفیق بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرک سنکر گوارا فرمانا کسیکے لحاظ پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کر سکتا تھا بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ

[۲۲۲] امام الوہابیہ کے نزدیک یہود کا اعتراض بجا تھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو تعلیم فرمائی وہ خود شرک ہے

اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے
عباد کو عطا کی ہے مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل
عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ ان تقریرات جلیلہ سے کہ ہم نے زیر حدیث[۲۲] ذکر
کیں واضح و آشکار ہے محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک نائب و خادم سیدنا مولی علی مرتضیٰ مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ الاسنی کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت
مذکورۂ مقدمہ سے اظہار ہے کہ حضرت امیر و ذریہ طاہرہ اور اتمام امت بر مثال پیران
و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند اور خود یہ امام الوہابیہ[۲۲۳]
اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط المستقیم میں رکھتا تھا وہ
بھی یہی تھا جہاں کہتا ہے کہ مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت و غوثیت
و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ
ایشان است و در سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشاں را دخلے ست کہ بر
سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖ
اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیا ایمان
سخت برا ایمان نام کا ایمان اور حقیقت میں پرلے سرے کا کفران سکھایا یہ اسفل السافلین
پہنچا اب وہ بات کہ سیاحان عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دی وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ○ اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابہ کرام
نام الٰہی عزوجل کیساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملا کر کہا کرتے
تھے کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائیگا مگر ازانجا کہ طریق ادب سے اقرب و انسب
یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ و مشیت عطائیہ میں فرق مراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ
کسی احمق کو توہم مساوات نہ گزرے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمے
پر خیال گزرتا تھا پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں معنی حق و صدق انہیں ملحوظ ہیں
محبت خدا و رسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے تبرک

[۲۲۲] احادیث مشیت کی نفیس تقریر

[۲۲۳] امام الوہابیہ کی تصریح کہ بادشاہوں کو سلطنت امیروں کو امارت ملنے میں مولی علی کی ہمت کو دخل ہے

وتوسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعاً ممنوع نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات نہ معیت کے واسطے لہذا منع نہ فرماتے تھے جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور معاذاللہ شرک کا الزام دیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہؤا کہ ایسے لفظ کو جسمیں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے مگر یہ طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معنی تو قطعاً صحیح تھے لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رؤیائے صالحہ القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہؤا کہ بارگاہ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائی طعن ہے بدل دیا جائے جسطرح رب العزۃ جل جلالہ نے رَاعِنَا کہنے سے منع فرمایا تھا کہ یہود عنود اُسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ اُنْظُرْنَا کہنے کا ارشاد ہؤا تھا ولہذا خواب میں کسی بندہ صالح کو اعتراض کرتے نہ

---

[1] اقول وھذہ نکتۃ غفل عنھا بعض الجلۃ فجوز ماشاء اللہ ثم شاء محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزعم ان لو اتی بالواو لکان شیئا جلیا فانما یتم ان لو کانت الواو للتسویۃ وھو باطل قطعا قال تعالیٰ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی وقال تعالیٰ اغناھم اللہ ورسولہ الی غیر ذالک مما لا یحصی ومع ذلک بحمد اللہ لیس ملحظ ھؤلاء الانجاس الوھابیۃ الجاھلۃ اثبات المشیۃ للنبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا بنفسہ کما سمعت من امامھم اسحٰق ان ذا شان یختص باللہ عزوجل وان لا مدخل فیہ لمخلوق ومشیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یاتی بشیٔ فلو کان یذھب مذھب ھؤلاء والعیاذ باللہ لجعل ذکر مشیۃ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا مطلقا سواء فیہ الواو وثم کما علمت وھو قد صرح بجواز ماشاء اللہ ثم شاء محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتثبت ولا تزل ۱۲ منہ

دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں یہود و نصاری
اس امام الوہابیہ کے ہمخیالوں کو معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفاں کی
مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے اب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور
ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ و رسول چاہیں تو کام ہو گا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول
چاہے تو کام ہو گا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان وہابی خیال کے یہود و نصاری
یا یوں کہئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی
نَوَالِہِ الْاَکْبَرِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہِ اہل انصاف و دین ملاحظہ فرمائیں کہ
یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح و مستنیر ہے جسنے ان احادیث
کو ایک مسلسل سلک گوہرین میں منظوم کیا اور تمام مدارج و مراتب مرتبہ کا بحمد اللہ تعالی
نورانی نقشہ کھینچ دیا الحمد للہ کہ حدیث فہمی ہم اہلسنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرہم بدمذہبوں
کو اس سے کیا علاقہ ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ٥
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ غرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغگو کو تا بخانہ پہنچا رہی
ہیں رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یونہی روایت اعتبار ام المومنین صدیقہ
سے کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا یوں نہ کہو بلکہ کہو مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَہٗ اقول اگر صحیح بھی ہو
تو نہ ہمیں مضر نہ اُسے مفید کہ واو سے احتراز کی دو صورتیں ہیں تبدیل حرف جسکی طرف
وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرما رہی ہیں اور راسا ترک عطف جسکا اس روایت میں ذکر آیا
ایک صورت دوسری کی نافی و منافی نہیں نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے قال اللہ
تعالی فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰی اور جب بحمد اللہ تعالی ہم خود حدیث سے مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ کی طرح مَا شَاءَ اللّٰهُ
ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلا
ہمیں ان نکات و توجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل
حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں شیخ محقق قدس سرہ نے
یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا درینجا غایت بندگی و تواضع و توحید ست زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم در غیر خود اسناد مشیت اگرچہ بطریق تاخر و تبعیت باشد تجویز کرد اما در حق خود

باآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بہ پروردگار تعالی تنہا بے توہم شرکت اقول
یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کیفر چشانی کو بس ہے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
تواضعاً اپنی مشیت کا ذکر کرنے کو نہ فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی اگر
شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھہریگی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع فرمایا
اور زید و عمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف و دقیق کیطرف
اشارہ کیا کہ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْمُوَحِّدِیْنَ وَمَشِیْئَتُہٗ مَغْمُوْرَۃٌ
فِیْ مَشِیْئَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمُضْمَحِلَّۃٌ فِیْہَا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور
حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق و گم ہے اقول تقریر اس اشارہ
لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے ہو خواہ ثُمَّ خواہ کسی حرف سے معطوف و معطوف علیہ
میں مغایرت چاہتا ہے بلکہ ثُمَّ بوجہ افادہ فصل و تراخی زیادہ مفید مغائرت ہے اور
سید الموحدین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب
عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں ان کی مشیت بعینہ خدا کی مشیت ہے اور
مشیت خدا بعینہ ان کی مشیت اور عطف کر کے کہئے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی
مشیت اور ہے اور رسول کی مشیت اور ۔ لہذا یہاں عطف کیلئے ارشاد نہ فرمایا فقط
مشیت وحدہ کا ذکر بتایا کہ اسمیں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر
آجائیگا جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھکذا ینبغی ان یفھم ھذا المقام و
بہ یندفع ما اورد علیہ القاری من النقض بان مشیئۃ غیرہ صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم ایضا مضمحلۃ فی مشیئۃ اللہ تعالی سبحنہ اھ اقول فلم یفرق
بین الاضمحلال الاضطراری الحاصل لکل الخلق والاختیاری المختص بخلص عباد
اللہ الممتاز فیہ وفی کل صفۃ بھیۃ من بینھم سیدھم ونبیھم صلے اللہ تعالے
علیہ وعلیھم وسلم واعترض علیہ ایضا بانہ لایفید جواز الاتیان بالواو اھ
اقول ما کان مساق کلام الطیبی لاثبات جواز الاتیان بالواو حتی یکون عدم

افادته نقصاً في مرامه انما اراد بدء نكتة الفرق بين مشيئته ومشيئة
غيره صلى الله تعالى عليه وسلم حيث ذكر الاولى بثم وطوى ذكر هذه رأساً
وهذا مستفاد من كلامه بابين وجه كما سمعت منا تقريره فلا ادرى ما المراد
بذا الايراد ثم اراد افادة وجه اخر للفرق فقال ما سبق من قوله صلى الله تعالى
عليه وسلم ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان لمجرد الرخصة ولو قال هنا
قولوا ما شاء الله ثم شاء محمد صلى الله تعالى عليه وسلم لكان امر وجوب او
ندب وليس الامر كذلك اهـ **اقول** كانه يستنبط من ترك لفظة لكن ههنا
فانه يكون حينئذ امراً مقصوداً واقله الندب بخلاف الاول فانه استدراك
على النهي فيفيد مجرد الرخصة هذا ما ظهر لي في تقرير مرامه وانت تعلم انه
يرجع الفرق على هذا الى جهة العبارة فلو ذكر ههنا لكن لساغ ان يذكر العطف
بثم ولو تركها ثمه لقال قولوا ما شاء الله وحده ثم قال مع ان المشيئة المسندة
الى فلان انما هي مشيئة جزئية لا يجوز حملها على المشيئة الكلية كما رمزنا
اليه فيما سبق من الكلام اهـ **اقول** هذا شيء منحاز عن البحث ومشيئة النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم ايضاً لا تحيط بجميع مرادات الله تعالى سبحنه هذا
وقد كان افاد العلامة الطيبي وجهاً رابعاً وهو انه صلى الله تعالى عليه و
سلم قال هذا اى قولوا ما شاء الله وحده دفعاً لمظنة التهمة في قولهم ما شاء
الله وشاء محمد صلى الله تعالى عليه وسلم تعظيماً له ورياء لسمعته اهـ **اقول**
اى والمظنة بحالها في ذكر اسمه صلى الله تعالى عليه وسلم ولو بثم فعدل الى
ذكر الله تعالى وحده وليس يريد ان المظنة نشأت من الواو اذ لو اراده
لم يصلح ما ذكره وجهاً للفرق بذكر مشيئة غيره صلى الله تعالى عليه وسلم
بثم لا مشيئته هو فان المحذور على هذا انكان ففي الواو لا في ثم وفيهما الكلام فارادة
هذا خارج عن اصل المرام هذا تقرير كلامه على ما ظهر لي **اقول** وهو اردؤ الوجوه
عندي وكيف يظن ان يظن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بصحابته في ذكر نفسه

السمعة والریاء وحاشاہ وحاشاھم عن ذلک واحسن الوجوہ ماذکرنا سابقا عن
الطیبی وماقدمنا عن الشیخ المحقق مع ان کل ذلک مستغنی عنہ کما علمت وقد اشار
الیہ القاری ایضا اذ قال اصل السوال مدفوع لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم [2]
ولا یجوز ان یقال ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اھ **اقول**
ولو استحضر حدیث ابن ماجۃ لم یحتج الی عموم فلان کما ان السائل لو استظھر لما
سأل کما ان المجیبین لو تذکروہ لماذھبوا الی ھنا وھنا فسبحٰن من لایعزب عنہ
شیٔ الحمدللہ یہ وصل مبارک کہ اعظم مقاصد کتاب تھا بروجہ احسن واجمل اختتام کو پہنچا
اور ہنوز اس کی ابحاث میں رد وہابیت کا بہت کلام باقی جسکا بعض انشاء اللہ العزیز
خاتمہ کتاب میں مذکور ہوگا یہاں تک اس باب میں وجہ دوم پر بعدد اسم پاک جامع
ایکسو چودہ حدیثیں خاص متعلق بذات اقدس حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مذکور
ہوئیں اور بعض آئندہ آتی ہیں اور پچاس حدیثیں کہ ہم نے شمار کرکے شمار نہ کیں علاوہ
ہمم ابنائے زمان میں کسل وتقاعد ہے لہذا بخوف ملامت زیادہ اطالت نہ کیجئے اور بتوفیقہ
تعالٰی بقیہ وصلوں سے وصل سے راحت وبرکت لیجئے وباللہ التوفیق (**وصل دوم**)
احادیث متعلقہ بمعجزات انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا **حدیث ۱۱۵** طبرانی معجم اوسط
اور خرائطی مکارم الاخلاق میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا
نَعَمْ فرماتے یعنی اچھا اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو لا یعنی نہ نہ فرماتے
ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہوکر سوال کیا حضور خاموش رہے پھر سوال کیا سکوت
فرمایا پھر سوال کیا اسپر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا
سَلْ مَاشِئْتَ یَا اَعْرَابِیُّ اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی
وجہہ فرماتے ہیں فَغَبَطْنَاہُ فَقُلْنَا الْاٰنَ یَسْأَلُ الْجَنَّۃَ یہ حال دیکھ کر رکہ حضور خلیفۃ اللہ

---

[1] کما توھمہ الفاضل الراد فقد علمت بطلانہ بدلائل قاہرۃ لاقبل لاحد بھا زعما منہ ان الواو
نص فی التسویۃ لامجرد مظنۃ تھمۃ وباللہ العصمۃ ۱۲ منہ

[2] داخل فی عموم فلان لایجوز ان یقال ماشاء اللہ ثم شاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے۔ ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا ہمنے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگے گا اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا عرض کی حضور سے زادراہ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہو ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک[۲۲۶] پیرزن کے سوال میں پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا کنار دریا تک پہنچے سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی الٰہی یہ کیا حال ہے ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا فرمایا اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرائیل کی پیرزن کو معلوم ہو اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر معلوم ہے کہاں فرمایا تو مجھے بتادے عرض کی لَا وَاللّٰہِ حَتّٰی تُعْطِیَنِیْ مَا اَسْاَلُکَ خدا کی قسم میں نہ بتاؤنگی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں فرمایا ذٰلِکِ لَکِ تیری عرض قبول ہے قَالَتْ فَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ فِی الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْھَا فِی الْجَنَّۃِ پیرزن نے عرض کی تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ رہوں اس درجہ میں جسمیں آپ ہونگے قَالَ سَلِیِ الْجَنَّۃَ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جنت مانگ لے یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ اِلَّا اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ پیرزن نے کہا خدا کی قسم میں نہ مانونگی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ فَجَعَلَ مُوْسٰی یُرَدِّدُھَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اَنْ اَعْطِھَا ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّنْقُصَکَ شَیْئًا فَاَعْطَاھَا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس سے یہی ردوبدل کرتے رہے اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اسمیں تمہارا کچھ نقصان نہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرمادی اسنے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر بتادی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیرزن کو جنت عطا فرمادی ۲۲۷

دریا سے عبور فرما گئے **اقول** وباللہ التوفیق بحمد اللہ تعالیٰ اس حدیث نفیس کا ایک ایک حرف جان وہابی پر کوکب شہابی ہے **اولاً**[۲۲۶] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ لے حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ قَدْرَ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَنِعَمِہٖ وَاَفْضَالِہٖ **ثانیاً**[۲۲۷] یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابۂ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد کرام ہمیں نصیب ہوتا حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا معلوم ہؤا کہ بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخشدیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ثالثاً** خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس وقت اُس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہمسے حطام دنیا مانگنے بیٹھا پیرزن اسرائیلیہ کیطرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اسے عطا فرما دیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **رابعاً**[۲۲۹] اُن بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جانکر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کر دینے پر قادر مانکر شرک کیا تو کیا موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو کیا ہؤا کہ یہ بآن شان غضب وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں ان میں میرا کیا اختیار تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے کلمات کفر وکفران میں فرمائینگے کہ انبیا میں اسبات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے انکو عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو میں تو مجھ سے

۲۲۷ خود حدیث کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزائن رحمت پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پہنچتا ہے جو چاہیں جسے چاہیں عطا فرما دیں

۲۲۸ یہی اعتقاد صحابہ کرام کا تھا کہ حضور کارخانہ الٰہی کے مختار کل ہیں

۲۲۹ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام

اور تمام جہاں سے افضل محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت
ان کی وحی باطنی میں اتریگا کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں خود انہیں کے نام
سے بیان کیا جائیگا کہ میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا
مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں نیز کہا جائیگا پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھولکر
سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا
مال موجود ہے اسمیں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر
ہے وہاں میں کسیکی حمایت نہیں کر سکتا اور کسیکا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ
ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے بڑی بی کیا تم سٹھ گئی
ہو دیکھو تو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیا صلی اللہ علیہ
وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود ان کے جگر پارے کا اور وہ بھی کتنا کہ دوزخ سے بچا لینا۔
اس کا تو انہیں خود اپنی صاحبزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے ہاں کچھ کام
نہیں آسکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبزادی اور کہاں تم کہاں صرف
دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلی درجہ بخشدینا بھلا بڑی بی تم مجھے
خدا بنا رہی ہو پہلے تمہارے لئے کچھ امید ہو بھی سکتی تو اب تو شرک کر کے تمنے جنت اپنے
اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ موسی کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے یہ کچھ نہ فرمایا اس بھاری
شرک پر اصلا انکار نہ کیا خامسا انکار در کنار اور رجسٹری کر دی سَلِ الجنۃ اپنی لیاقت
سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہمسے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دیں گے تمہیں یہی بہت
ہے افسوس موسی علیہ الصلاۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیالات
کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہو چکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے
خود محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا ربیعہ رضی اللہ
تعالی عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلی درجہ مانگا اس عظیم سوال کے صریح شرک پر
انکار نہ فرمایا بلکہ صراحۃً عطا فرما دینے کا متوقع کر دیا اب اگر وہ جل جل کر ان کی توہین نہ
کرے ان کا نام سو سو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے کیا بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا

مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے مثل مشہور ہے کسیکا ہاتھ چلے کسی کی زبان
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ سماوسماسب
فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی
برتی تو اسے جائے عذر تھی کہ موسی بدین خود ما بدین خود حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
تقویۃ الایمان کی یہ صریح تذلیل وتضلیل فرمائی تو اسے آنسو پوچھنے کو جگہ تھی کہ وہ نبی امی
ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا
قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسی کے اقرار کو خوب مسجّل ومکمل فرمادیا وحی
آئی تو کیا آئی کہ اَعْطِهَا ذٰلِكَ موسی جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر ہی دو اس
بخشش فرمانیمیں تمہارا کیا نقصان ہے واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم تو سب سے تیز رہا یہ
نہیں فرمایا جاتا کہ موسی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنیوالے ہمارے یہاں کے معاملے
کا ہمارے حبیب کو تو ذرہ بھر اختیار ہے ہی نہیں یہانتک کہ خود اپنی صاجزادی کو دوزخ
سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت بھنٹاتے دیتے ہو اپنی گرجوشی اٹھار کھو تقویۃ الایمان
میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا درست کرے بلکہ علی الرغم الٹا یہ حکم آتا
ہے کہ موسی تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کردو۔ اب کہئے یہ بیچارہ کسکا ہو کر رہے
جس خدا کے لئے توحید بڑھانے کو تمام انبیا سے بگاڑی دین وایمان پر دولتی جھاڑی
صاف کہدیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے اسی خدا نے
یہ سلوک کیا اب وہ بیچارہ ازیں سو مانده وزاں سو رانده سوا اسکے کیا کرے کہ اپنی کلوتی
چمر توحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکلجائے اور سر پہ ہاتھ دھر کر چلائے سہ

ما زیاراں چشم یاری داشتیم | خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگرچہ میں ذکر احادیث میں ہوں
مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض
کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے، كَمَا فِي حَدِيْثِ خُرَافَةَ وَاُمِّ زَرْعٍ میں نے
ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ رافضیوں کے کسی محلہ میں چند غریب

سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں کلمات ملعونہ بکتا ان غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا انمیں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست و لکد و نعل سے خوب خدمت کی کہ ہئیں میں ابوبکر ہوں تو مجھے برا کہتا ہے آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بیدم کر دیا کہ ہئیں مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں مجھے کہے گا اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ یا مولی دوڑیے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اسپر چوتھے حضرت ہاتھ میں استرہ لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑالی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہیگا اور ہم سے مدد چاہے گا اب مؤذن صاحب درد کے مارے شرم و ذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے مومنین آئے نمازیں پڑھتے اور کہتے جاتے ہیں آج قبلہ و کعبہ تشریف نہ لائے جناب قبلہ بولیں تو کیا بولیں جب اجالا ہوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں قبلہ خیر ہے رو کر خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے قبلہ پھر آپنے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجھلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کے چھوڑ گئے تھے انہوں نے تو جڑھ سے پوچھ لی ؎ ما زیاراں چشم یاری داشتیم ٭ خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم ٭ و استغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم سابعا پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا ہوا ہے کہ ناعطلها موسی علیہ الصلاۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی والحمد للہ رب العلمین مسلمانو دیکھا تم نے کہ اللہ اور اس کے مرسلین کرام علیہم الصلاۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بیچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۵

حدیث ۱۷۶ [۲۳۱] کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا ارشاد ہوا صَدَقْتَ فَاحْتَكِمْ مَا شِئْتَ تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں آئے حکم لگا دے۔ عرض کی اسّی دنبے اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی وَلَصَاحِبَةُ مُوْسٰى الَّتِیْ دَلَّتْهُ عَلٰی عِظَامِ یُوْسُفَ كَانَتْ اَحْزَمَ مِنْكَ حِیْنَ حَكَّمَهَا مُوْسٰى فَقَالَتْ حُكْمِیْ اَنْ تَرُدَّنِیْ شَابَّةً وَّاَدْخُلَ مَعَكَ الْجَنَّةَ اور بیشک موسیٰ والی جسنے انہیں یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی جب کہ اسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے اُسنے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرما دیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں یونہیں ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً نوجوان ہو گئی اسکا حسن وجمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم کریم نے عطا فرمایا اِبْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ مَعَ اخْتِلَافٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ یہاں جوانی بھی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے پھیر دی **حدیث ۱۷۷** [۲۳۲] کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو رب عزوجل نے وحی بھیجی یَا مُوْسٰى كُنْ لِلْفُقَرَاءِ كَنْزًا وَّلِلضَّعِیْفِ حِصْنًا وَّلِلْمُسْتَجِیْرِ غَیْثًا اے موسیٰ فقیروں کے لئے خزانہ ہو جا اور کمزور کے لئے قلعہ اور پناہ مانگنے والے کے لئے فریاد رس اِبْنُ النَّجَّارِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰى عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَذَكَرَهٗ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسیٰ تو خدا ہو جا کہ جب یہ خاص شان الوہیت ہیں اور ان باتوں میں بڑے چھوٹے سب بندے برابر اور یکساں عاجز تو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ان باتوں کا حکم ضرور خدا بنجانے کا حکم ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **حدیث ۱۷۸ و ۱۷۹** [۲۳۳] ترمذی وحاکم حضرت ابوہریرہ اور امام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد وطبرانی وبیہقی حضرت عبداللہ بن

۲۳۱ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک بڑھیا کو جوانی پھیر دی

۲۳۲ [illegible] موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی آئی کہ موسیٰ تو خزانہ بن جا

۲۳۳ چالیس برس کی عمر آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عطا فرمائی

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت عزت جل وعلا نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا کیا ان کی پیٹھ کو مسح فرمایا جسقدر لوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونیوالے تھے سب ظاہر ہو گئے رب عزوجل نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھر انہیں آدم علیہ الصلاۃ والسلام پر پیش فرمایا عرض کی الٰہی یہ کون ہیں فرمایا تیری اولاد ہیں آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے انمیں ایک مرد کو دیکھا انکی پیشانی کا نور انھیں بہت بھایا عرض کی الٰہی یہ کون ہے فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے عرض کی الٰہی اسکی عمر زیادہ فرما رب جل وعلا نے فرمایا لَا اِلَّا اَنْ تَزِیْدَ اَنْتَ مِنْ عُمْرِكَ میں زیادہ نہ فرماؤنگا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کردے (آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھی) عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھادے فرمایا ایسا ہے تو لکھ لیا جائیگا اور مہر کر لیجائیگی اور پھر بدلے گا نہیں (نوشتہ لکھکر ملئکہ کی گواہیاں کرالی گئیں) فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاؤدَ جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس سال باقی رہے یعنی نوسو ساٹھ برس گزر گئے ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام ان کے پاس آئے فرمایا کیا میری عمر سے ابھی چالیس باقی نہیں۔ کہا کیا آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو نہ دے چکے (پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے ہزار اور داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے سو برس پورے کر دیئے) ھذا حدیث ابی ھریرۃ الا ما بین الخطین فمن حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان حدیثوں کا ارشاد ہے کہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عمر عطا فرمائی

حدیث ۸۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا ضَلَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا وَاَرَادَ عَوْنًا وَھُوَ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِهَا اَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا یَرَاھُمْ جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم جائے اور مدد مانگنی چاہے

اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے اے اللہ کے بندو
میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری
مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا) وہ اس کی مدد کریں گے
والحمد للہ رب العلمین ۔ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حدیث ۸۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے
فلیناد یا عباد اللہ احبسوا تو یوں ندا کرے **اے اللہ کے بندو** روک دو
عباد اللہ اسے روک دینگے ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث**
۸۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ندا کرے اعینونی یا عباد اللہ **میری**
مدد کرو اے اللہ کے بندو ابن ابی شیبۃ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یہ تین **حدیثیں وہابیت کش** کہ تین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت
سے آئیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول ومجرب ومعمول رہیں اس
مطلب جلیل کی قدرے تفصیل کو فقیر کا رسالہ انہار الانوار من یم صلوۃ الاسرار ۱۳۰۵
کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک
ایک فعل کے سرِ بدیع میں تصنیف کیا ملاحظہ ہو ان حدیثوں اور حدیث اجل واعظم
یا محمد انی توجھت بک الی ربی کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی
کا حال خاتمہ رسالہ میں عنقریب آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ **حدیث ۸۳** فرماتے ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ [۲۳۵] جس کا میں مددگار و کارساز ہوں علی اس کا
مددگار وکارساز ہے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم احمد والنسائی والحاکم عن بریدۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا یدفع عنہ ما
یکرہ [۲۳۶] علی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں اور شک
نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی ووالی ہیں اللہ عزوجل
فرماتا ہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی
جانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمؤمنین من

۲۳۵ نبی ولی مددگار وکارساز ہیں

۲۳۶ مولیٰ علی ہر مسلمان سے بلا دفع کرتے ہیں

اَنْفُسِهِمْ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں لِاَنِّی الْخَلِیْفَۃُ الْاَکْبَرُ الْمُمِدُّ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ اسلئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مدد رساں ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَلْیَأْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اسکا والی نہوں تمہارے جیمیں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا ان کی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے اس کے وارث اس کے عصبہ ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا بیکس یا بے زر بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولی میں ہوں صلی اللہ تعالٰی علیک وعلی آلک وبارک وسلم اَلْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ امام عینی عمدۃ القاری میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں اَلْمَوْلَی النَّاصِرُ یہاں مولی بمعنے مددگار ہے تو لاجرم بحکم حدیث صحیح مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ بھی ہر مسلمان کے لئے ولی و مددگار و دافع بلا و مکروہات ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسی لئے شاہ صاحب نے فرمایا حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را الخ **اقول** عموم حدیث میں حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی داخل اور تخصیص کی اصلا حاجت نہیں کہ ناصر کا منصور سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں قال اللہ تعالٰی یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مہاجرین اللہ ورسول کی مدد کرتے ہیں وقال تعالٰی فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مددگار اللہ ہے اور جبریل وابوبکر و عمر و ملئکہ علیہم الصلاۃ والسلام **حدیث** نہم ۸ اکہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اٰدَمِیَّۃٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمَثْ وَاِنَّمَا سَمَّاھَا فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَھَا وَمُحِبِّیْھَا مِنَ النَّارِ میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو

مولی بمعنی ناصر۔

۲۳۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا و آخرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں

عورات کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے اللہ عزوجل نے[۲۳۸] اس کا فاطمہ اس لئے نام رکھا کہ اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمادیا اَلْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا غلامان زہرا کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے مگر نام حضرت زہرا کا ہے فَاطِمَۃ چھڑانیوالی آتش جہنم سے نجات دینے والی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْھَا وَعَلَیْھَا وَبَعْلِھَا وَابْنَیْھَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ **حدیث ۱۸۵**
اِنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَکَانَتْ تَحْتَہٗ فَوَجَدَھَا تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْكِ فَقَالَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا الْیَھُوْدِیُّ تَعْنِیْ کَعْبَ الْاَحْبَارِ یَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ جَھَنَّمَ فَقَالَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ رَبِّیْ خَلَقَنِیْ سَعِیْدًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی کَعْبٍ فَدَعَاہُ فَلَمَّا جَاءَہٗ کَعْبٌ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَنْسَلِخُ ذُوالْحِجَّۃِ حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اَیُّ شَیْءٍ ھٰذَا مَرَّۃً فِی الْجَنَّۃِ وَمَرَّۃً فِی النَّارِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّا لَنَجِدُكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ جَھَنَّمَ تَمْنَعُ النَّاسَ اَنْ یَّقَعُوْا فِیْھَا فَاِذَا مِتَّ لَمْ یَزَالُوْا یَقْتَحِمُوْنَ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ[۲۳۹] یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولی علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا۔ کہا یا امیر المومنین یہ یہودی یعنے کعب احبار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمہ تابعین وعلمائے کتابیین و اعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہو لئے شاہزادی کا اسوقت حالت غضب میں انھیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں امیر المومنین نے فرمایا جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائیگا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے فرمایا یہ کیا بات

۲۳۸ حضرت بتول زہرا نے اپنے غلاموں کو دوزخ سے آزاد فرمادیا

۲۳۹ امیر المومنین عمر لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں

کبھی جنت میں کبھی نار میں - عرض کی یا امیر المؤمنین قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ہم آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنیسے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ رب عمر الجلیل ابن سعد فی طبقاتہ و ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن الجادی مولی عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھلا دوزخ میں گرنے سے بچانا دفع بلا کا ہے کہ ہوا **حدیث ۱۸۶** معانی الآثار امام طحاوی میں ہے **حدثنا** ابن مرزوق **ثنا** ازھر السمان عن ابن عون عن محمد قال قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ لنا رقاب الارض یعنی امیر المومنین[۲۴۰] عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمین کے مالک ہم ہیں **حدیث ۱۸۷** ابعث النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی عثمن یستعینہ فی جیش العسرۃ فبعث الیہ عثمن بعشرۃ الاف دینار یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے لشکر[۲۴۱] اسلام کو تیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت حالت تنگی و عسرت تھی اسباب میں حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے استعانت فرمائی ان سے مدد چاہی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمن اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سبکی مغفرت فرمائے اس کے بعد عثمن کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے ابن عدی والدار قطنی و ابو نعیم فی فضائل الصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہما کیوں وہابی صاحبو غیر خدا سے استعانت شرک تو نہیں ایاک نستعین ۝ کے کیا معنے کہتے ہو **حدیث ۱۸۸** ایک مصری[۲۴۲] امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی یا امیر المومنین عائذ بک من الظلم امیر المومنین میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے امیر المومنین نے فرمایا عذت معاذا تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی - ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی لفظوں سے ہو گیا پناہ لینے والے نے امیر المومنین کی دوہائی دی اور امیر المومنین نے اپنی

۲۴۰ فاروق اعظم فرماتے ہیں زمین کے مالک ہم ہیں

۲۴۱ عثمن غنی سے استعانت فرمانا

۲۴۲ امیر المومنین عمر کی پناہ میں آنا اور امیر المومنین کا ارشاد فرمانا کہ ہماری بارگاہ سچی جائے پناہ ہے

بارگاہ کو سچی جائے پناہ فرمایا اگر تتمۂ حدیث بھی ذکر کریں کہ اس میں امیر المؤمنین کے کمال عدل کا ذکر ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر پر امیر المومنین کے صوبہ تھے یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان کے صاحبزادے کیساتھ دوڑ کی میں آگے نکل گیا۔ صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں حاضر ہوئے امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المومنین فرماتے جاتے ہیں مار دو لئیموں کے بیٹے کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا ہے ہمارا جی چاہتا تھا کہ مارے اور اپنا عوض لے اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھا لو جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین نے فرمایا اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ یعنی یہ وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا مصری نے عرض کی یا امیر المومنین ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لیچکا امیر المومنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا مُنْذُ کَمْ تَعَبَّدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ اَحْرَارًا تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا اِبْنُ عَبْدِ الْحَکَمِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۸۹ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا نام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک و تباہی جان و مال کا سال امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندہ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام اَمَّا بَعْدُ فَلَعَمْرِیْ یَا عَمْرُو وَمَا تُبَالِیْ اِذَا شَبِعْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَکَ اَنْ اَهْلِکَ اَنَا وَمَنْ مَّعِیَ فَیَا غَوْثَاہٗ ثُمَّ یَا غَوْثَاہٗ یُرَدِّدُ قَوْلَہٗ سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں ارے فریاد کو پہنچ

قحط سالی میں امیر المومنین کا عمرو بن عاص کو لکھنا اے عمرو فریادرس ارے فریادرس

۲۴۲

اسے فریاد کو پہنچ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی ہے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کیطرف سے اَمَّا بَعْدُ فَيَا لَبَّيْكَ ثُمَّ يَا لَبَّيْكَ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكَ بِعِيْرٍ اَوَّلُهَا عِنْدَكَ وَاٰخِرُهَا عِنْدِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بعد سلام معروض۔ حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کاروان روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کاروان حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور و دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک ایک قطار تھی جسکا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں۔ سب پر اناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرما دیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اسکا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی۔ امیر المومنین حمد بجالائے اِبْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ۔ **حدیث ۱۹** حضور سید عالم تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے نائب کریم علی مرتضیٰ امیر المومنین[۲۲۲] کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ ذَنْبٌ اَعْظَمَ مِنْ عَفْوِيْ اَوْ جَهْلٌ اَعْظَمَ مِنْ حِلْمِيْ اَوْ عَوْرَةٌ لَا يُوَارِيْهَا سِتْرِيْ اَوْ خَلَّةٌ لَا يَسُدُّهَا جُوْدِيْ بیشک مجھے اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسیکا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اسکی بخشش میں تنگی کرے کہ میں بخش سکوں یا کسیکی جہالت میرے حلم سے زاید ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں یا کسی عیب کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم بند نہ فرمائے اِبْنُ عَسَاكِرَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وہابیو دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان ان کا غفران ان کی حاجت برآری انکی شان ستاری

۲۲۲

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِفَضْلِهِمْ وَعِلْمِهِمْ وَعَفْوِهِمْ وَحِلْمِهِمْ وَجُوْدِهِمْ وَکَرَمِهِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اٰمِیْنَ **حدیث ۱۹۱** فرماتے ہیں کرم اللہ تعالی وجہہ لَا اَدْرِیْ اَیُّ النِّعْمَتَیْنِ اَعْظَمُ عَلَیَّ مِنَّۃً مِنْ رَجُلٍ بَذَلَ مُصَاصَ وَجْهِهٖ اِلَیَّ فَرَاٰنِیْ مَوْضِعًا لِحَاجَتِهٖ وَاَجْرَی اللّٰہُ قَضَاءَھَا اَوْ یُسْرَہٗ عَلٰی یَدِیْ وَلَاَنْ اَقْضِیَ لِاِمْرِیءٍ مُسْلِمٍ حَاجَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَفِضَّۃً بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دو نعمتوں میں کونسی نعمت مجھ پر زیادہ احسان ہے ۔ کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جانکر اپنا معزز مُنہ میرے سامنے لائے اور اللہ تعالی اس کی حاجت کا روا ہونا اسکی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے اور تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں اَبُو الْغَنَائِمِ النَّرْسِیُّ فِیْ کِتَابِ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۹۲** رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی حسان نے کافروں کی ہجو لکھی تو شفا دی اور شفا لی مُسْلِمٌ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا **حدیث ۱۹۳** جب کفار قریش نے شان اقدس ارفع حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں اشعار گستاخی بکے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم جواب ہوا انہوں نے جواب دیا حضور نے ناکافی پایا پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم ہوا ان کا جواب بھی پسند خاطر اقدس نہ آیا پھر حسان رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم ہوا انہوں نے کفار کی ہجو کہی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا لَقَدْ شَفَیْتَ یَا حَسَّانُ وَاشْتَفَیْتَ حسان تم نے شفا دی اور شفا لی اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۹۴** حسان رضی اللہ تعالی عنہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر آئے ام المومنین نے ان کے لئے مسند بچھوائی عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما نے گزارش کی آپ انہیں مسند پر بٹھاتی ہیں وَقَدْ قَالَ مَا قَالَ ام المومنین نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُجِیْبُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَشْفِیْ صَدْرَہٗ مِنْ اَعْدَائِہٖ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف سے جواب دیا کرتے اور رنج اعداء سے سینہ اقدس کو شفا دیتے اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

۲۲۵ حسان رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کو شفا دی

حدیث ۱۹۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَکْرِمُوا الْاَنْصَارَ فَاِنَّھُمْ رَبَّوُا الْاِسْلَامَ کَمَا
یُرَبَّی الْفَرْخُ فِیْ وَکْرِہٖ انصار کی عزت کرو کہ انہوں نے اسلام کو پالا ہے جس طرح پرند
کا بچہ آشیانے میں پالا جاتا ہے الدار قطنی فی الافراد والدیلمی عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وصل سوم احادیث متعلقہ ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام حدیث ۱۹۶ کہ فرماتے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ یَدْعُوا اللہَ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی لِجِبْرِیْلَ لَا تُجِبْہُ
فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ وَاِذَا دَعَاہُ الْفَاجِرُ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اقْضِ حَاجَتَہٗ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ
اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ بیشک بندہ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبریل
علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے اس کی دعا قبول نہ کر کہ میں اس کی آواز سننے کو دوست
رکھتا ہوں اور جب فاجر دعا کرتا ہے رب جل وعلا فرماتا ہے اے جبریل اس کی حاجت
روا کردے کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا ابن النجار عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اس حدیث سے واضح کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دعائیں قبول کرتے حاجتیں
روا فرماتے ہیں دین وہابیت میں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا حدیث ۱۹۷ کہ فرماتے
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃَ الْمُوَکَّلِیْنَ بِاَرْزَاقِ بَنِیْ اٰدَمَ قَالَ لَھُمْ اَیُّمَا
عَبْدٍ وَجَدْتُّمُوْہُ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا فَضَمِّنُوْا رِزْقَہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَبَنِیْ اٰدَمَ وَاَیُّمَا عَبْدٍ وَجَدْتُّمُوْہُ طَلَبَ فَاِنْ تَحَرَّی الصِّدْقَ فَطَیِّبُوْا لَہٗ وَیَسِّرُوْا
وَمَنْ تَعَدّٰی ذٰلِکَ فَخَلُّوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا یُرِیْدُ ثُمَّ لَا یَنَالُ فَوْقَ الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ کَتَبْتُھَا
لَہٗ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے
کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر ایک فکر آخرت کا ہو رہا ہے آسمان و زمین
وانسان سب کو اس کے رزق کا ضامن کردو یعنی بے طلب ہر طرف سے اسے رزق
پہنچاؤ اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لئے
اسکا رزق پاک و آسان کردو اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو پھر ملیگا
تو اتنا ہی جو میں نے اس کے لئے لکھدیا ہے الترمذی الاکبر الامام فی النوادر
حدیث ۱۹۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَلَکٌ قَابِضٌ عَلٰی نَاصِیَتِکَ فَاِذَا

اسلام کو انصار نے پالا

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دعائیں قبول کرتے حاجتیں روا فرماتے ہیں

فرشتے روزی پہنچاتے رزق کا سامان کرتے ہیں اور ملک بندوں کے لئے رزق پاک و آسان کرتے ہیں

تواضعت للہ رفعک و اذا تجبرت علی اللہ نصعک وملک قائم علی فیک لایدع الحیۃ
ان تدخل فی فیک ایک فرشتہ[۲۴۹] تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے جب تو اللہ تعالیٰ
عزوجل جل شانہ کیلئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے اور جب تو اسپر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے
توڑ ڈالتا ہلاک کردیتا ہے اور ایک فرشتہ[۲۵۰] تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں
جانے دیتا ابن جریر عن کنانۃ العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا المختصر دیکھو متواضعونکو
فرشتہ بلند قدری دیتا ہے متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے اور کیوں صاحبو یہ فرشتہ جو منہ کی
حفاظت کررہا ہے دافع البلا تو نہ ہوا شاید دفع بلا اس کا نام ہوگا کہ وہ چھوڑدے کہ سانپ
تمہارے منہ میں گھس جائے **حدیث ۱۹۹** کہ فرماتے[۲۵۱] ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابن آدم
لفی غفلۃ عما خلق لہ ویبعث اللہ ملکا فیحفظہ حتی یدرک آدمزاد اس کام سے
غافل ہے جسکے لئے پیدا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہنچنے تک اس کا
نگہبان رہتا ہے ابنا ابی حاتم والدنیا وابو نعیم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا
مختصر **حدیث ۲۰۰** صحیح مسلم شریف میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے[۲۵۲] ہیں اذا مر بالنطفۃ اثنتان واربعون لیلۃ بعث
اللہ الیھا ملکا فصورھا وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا الحدیث
جب نطفے پر بیالیس راتیں گزرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کیطرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ آکر اس
کی صورت بناتا کان آنکھ کھال گوشت ہڈیاں خلق کرتا ہے انہیں کی دوسری روایت میں
ہے یتسور علیھا الملک قال زھیر حسبتہ قال الذی یخلقھا فرشتہ آکر اسپر گرتا ہے
راوی نے کہا میرے خیال میں حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ وہ فرشتہ جو اسے خلق کرتا ہے
انھیں کی تیسری روایت میں ہے ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد اللہ ان یخلق شیئا
باذن اللہ الحدیث بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا
ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے طبرانی کی روایت میں ہے ان النطفۃ اذا استقرت
فی الرحم فمضے لھا اربعون یوما جاء ملک الرحم فصور عظمہ ولحمہ ودمہ
وبشرہ نطفے کو جب رحم میں ٹھہرے چلہ گزر جاتا ہے فرشتہ کہ رحم پر موکل ہے آکر

---

۲۴۹ تواضع کرنیوالے کو فرشتہ بلند کرتا ہے
متکبر کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے
۲۵۰ سانپ سے فرشتہ بچاتا ہے
۲۵۱ فرشتہ نگہبانی کرتا ہے
۲۵۲ حدیث فرمانی ہے کہ تمام دنیا کے آنکھ کان گوشت پوست صورت سب فرشتوں کے بنائے ہوئے ہیں

اس کی ہڈیوں گوشت خون بال کھال کی تصویر کرتا ہے **حدیث ۲۰۱** صحیحین بخاری و مسلم وغیرہما میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچے کا مادہ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں گوشت کی بوٹی ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح جب تین چلے گزر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اسمیں جان ڈالتا ہے ھذا لفظ مسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے۔ اور فرماتا ہے جل وعلا ھل من خالق غیر اللہ کیا کوئی اور بھی خلق کرنیوالا ہے اللہ کے سوا۔ یہاں مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانیوالے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ خود صحیح حدیثوں میں فرما رہے ہیں کہ فرشتہ تصویر کرتا ہے فرشتہ صورت بناتا ہے فرشتہ آنکھ کان گوشت استخوان بال کھال خون خلق کرتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتے کے ہاتھ سے ہو کر جان[۲۵۳] بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔ شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرما کر چپ ہو رہے تھے لاھب لک غلما ذکیا تاکہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔ یہاں تو ان سے کم درجہ شخص کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹیوں کی خلق و تصویر ہو رہی ہے۔ احمق جاہلو اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو یہ فرق نسبت اٹھانا اقسام اسناد مٹانا خدا جانے تمہیں کن برے حالوں پہنچائیگا مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے **حدیث ۲۰۲** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[۲۵۴] لو لم ابعث فیکم لبعث عمر ایّد اللہ عمر بملکین یوفقانہ ویسددانہ فاذا اخطأ صرفاہ حتی یکون صوابا اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بیشک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر کی تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو ادھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق صادر ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ الدیلمی عن ابی بکر ن الصدیق و ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما **حدیث ۲۰۳** سیدنا عبد اللہ

[۲۵۳] حدیث فرمائی ہے کہ سب بدن میں جان فرشتے کی ڈالی ہوئی ہے

[۲۵۴] تین حدیثیں کہ فرشتے نیک بات کی توفیق دیتے غلط راستے سے پھیر کر ٹھیک راستے پر قائم رکھتے ہیں

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک عمر کا اسلام عزت تھا اور ان کی ہجرت فتح و نصرت
اور ان کی خلافت عین رحمت۔ خدا کی قسم ہم گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر
اسلام نہ لائے جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ ہم نے علانیہ
گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی وَاِنِّیْ لَاَحْسَبُ بَیْنَ عَیْنَیْ عُمَرَ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ اور بیشک میں سمجھتا
ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی و درستی دیتا ہے
اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر سے شیطان ڈرتا ہے اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو
تو عمر کا ذکر لاؤ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَدْ مَرَّ بَعْضُہٗ
اَوَاخِرَ الْبَابِ الْاَوَّلِ بِتَخْرِیْجٍ اٰخَرَ غَیْرِ مَعْدُوْدٍ **حدیث ۲۰۴** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ الْقَاضِیْ فِیْ مَجْلِسِہٖ ھَبَطَ عَلَیْہِ مَلَکَانِ یُسَدِّدَانِہٖ وَیُوَفِّقَانِہٖ وَ
یُرْشِدَانِہٖ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَکَاہُ جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر
دو فرشتے اترتے ہیں کہ وہ اسے راستی دیتے توفیق بخشتے سیدھی راہ چلاتے ہیں جب
تک حق سے میل نہ کرے جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور اڑ گئے اَلْبَیْہَقِیُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا **حدیث ۲۰۵** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا
کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و تمجید و توحید کرتا رہتا ہے جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا
ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے نہیں پہچانتا وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے کہتا
ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی اَنَا الْیَوْمَ اُوْنِسُ
وَحْشَتَکَ وَاُلَقِّنُکَ حُجَّتَکَ وَاُثَبِّتُکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَاُشْھِدُکَ مَشَاھِدَکَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَاُرِیْکَ مَنْزِلَکَ مِنَ الْجَنَّۃِ آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا میں
تجھے تیری حجت سکھاؤں گا میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا میں
تجھے محشر کی بارگاہ میں لیجاؤں گا میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا میں تجھے
جنت میں تیرا مکان دکھاؤں گا۔ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَاَبُو الشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ
عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَکَرَّمَ وُجُوْھَھُمْ

۲۰۵ مسلمان کا دل خوش کرنا فرشتہ قبر کی وحشت دور کرتا ہے علم اسلام پر ثبات بخشتا ہے

حدیث ٢٠٦ کہ فرماتے ہیں[256] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک میں کتاب اللہ میں ایک صورت تیس
آیتوں کی پاتا ہوں جو اسے سوتے وقت پڑھے اللہ عزوجل اس کیلئے تیس نیکیاں لکھے اور تیس
کے تیس گناہ محو فرمائے اور اس کے تیس درجے بلند کرے وَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ
یَبْسُطُ عَلَیْہِ جَنَاحَہٗ وَیَحْفَظُہٗ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَھِیَ الْمُجَادِلَۃُ تُجَادِلُ
عَنْ صَاحِبِھَا فِی الْقَبْرِ وَھِیَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ سُوْرَۃُ الْمُلْکِ اللہ عزوجل اس کی طرف ایک
فرشتہ بھیجے کہ اپنا بازو اسپر کشادہ رکھے جب تک سو کر اٹھے وہ فرشتہ اسے ہر برائی سے
محفوظ رکھے وہ سورت مجادلہ ہے اپنے قاری کیطرف سے اس کی قبر میں جھگڑیگی۔ وہ
تبارک الذی سورۂ ملک ہے الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث ٢٠٧
کہ فرماتے ہیں[257] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ یَّغْتَابُہٗ بَعَثَ اللّٰہُ لَہٗ مَلَکًا
یَحْمِیْ لَحْمَہٗ مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ یعنی جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہو تو
جو شخص اس منافق سے اس کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ
کہ آتش دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے احمد و ابوداؤد عن معاذ بن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ٢٠٨۔ کہ فرماتے ہیں[258] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَاَیْتُ جَعْفَرًا
یَطِیْرُ مَلَکًا فِی الْجَنَّۃِ تَدْمِیْ قَادِمَتَاہُ وَرَاَیْتُ زَیْدًا دُوْنَ ذٰلِکَ فَقُلْتُ مَا کُنْتُ اَظُنُّ
اَنَّ زَیْدًا دُوْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِنَّ زَیْدًا لَیْسَ بِدُوْنِ جَعْفَرٍ
وَلٰکِنَّا فَضَّلْنَا جَعْفَرًا لِقَرَابَتِہٖ مِنْکَ میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ فرشتہ
بنکر جنت میں اڑ رہے ہیں اور انکے بازوؤں کے اگلے دونوں شہپروں سے خون رواں
ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے انسے کم مرتبہ پایا میں نے فرمایا مجھے گمان
نہ تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر سے کم ہوگا جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے عرض کی زید جعفر سے
کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا مرتبہ زید سے بڑھا دیا ہے اسلئے کہ وہ حضور سے قرابت رکھتے ہیں
ابن سعد عن محمد بن عمرو بن علی مرسلاً حدیث ٢٠٩ طلحہ بن عبید اللہ احد العشرۃ المبشرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیاں
لیکر ایک چٹان پر بٹھا دیا کہ مشرکین سے آڑ ہو گئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

٢٥٦ تبارک الذی پڑھ کر سونیوالے کو فرشتہ ہر برائی سے نگاہ رکھتا ہے

٢٥٧ مسلمان کی غیبت دفع کرنیوالے کو فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہے

٢٥٨ حضرت جعفر طیار کو جبریل امین نے جنت میں زیادہ مرتبہ عطا کر دیا

پس پشت دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُخْبِرُنِیْ اَنَّہٗ لَایَرَاکَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فِیْ ھَوْلٍ اِلَّا اَنْقَذَکَ مِنْہُ یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ وہ روز
قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھینگے اس سے تمہیں چھڑا دینگے[۲۵۹] اِبْنُ عَسَاکِرٍ
عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۰۲** جب امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو ابو لؤلؤہ مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المومنین نے شوریٰ کا حکم دیا کہ میرے بعد عثمٰن
غنی و علی مرتضیٰ و طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں
سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں ، حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
خدمت امیر المومنین میں آئیں اور کہا اے باپ میرے بعض لوگ کہتے ہیں یہ چھ شخص پسندیدہ
نہیں امیر المومنین نے فرمایا مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو بٹھائے گئے ارشاد فرمایا علی کی شان میں
کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے علی اپنا ہاتھ
میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا بھلا عثمٰن کی
شان میں کیا کہہ سکتے ہیں مینے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن عثمٰن
انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اسپر نماز پڑھینگے میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فضیلت خاص
عثمان کیلئے ہے یا ہر مسلمان کیلئے فرمایا خاص عثمان کیلئے طلحہ بن عبید اللہ کو کیا کہینگے ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوہ پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوہ ٹھیک کردے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ
دوڑے اور کجاوہ درست کر دیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد
فرمایا یَا طَلْحَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَنَا مَعَکَ فِیْ اَھْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی
اُنْجِیَکَ مِنْھَا اے طلحہ یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے
ہولوں میں تمہارے ساتھ رہونگا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دونگا زبیر بن عوام کو
کیا کہینگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے۔ زبیر بیٹھے
پنکھا جھلتے رہے یہانتک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا اے
ابو عبد اللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے عرض کی میرے

طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جبریل امین قیامت کے ہولوں سے بچائیں گے
۲۵۹

ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھیل رہا ہوں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھٰذَا
جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی اَذُبَّ عَنْ وَجْهِكَ شَرَرَ جَهَنَّمَ
یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہونگا
یہانتک کہ تمہارے[۲٦۰] چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کرونگا سعد بن ابی وقاص
کو کیا کہینگے میں نے روز بدر دیکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ بار ان کی کمان
چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔ عبد الرحمن[۲٦۱] بن عوف
کو کیا کہینگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور حضرت خاتون جنت رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے دونوں صاحبزادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے
بلکتے تھے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں
حاضر کرے اسپر عبد الرحمن بن عوف حَیْس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹکر
گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لیکر حاضر ہوئے
رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا كَفَاكَ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْیَاكَ وَاَمَّا اَمْرُ اٰخِرَتِكَ فَاَنَا
لَهَا ضَامِنٌ اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کردے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو
میں ذمہ دار ہوں مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ زِیَادَاتِ مُسْنَدِ مُسَدَّدٍ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ
اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَاَبُوْ بَكْرِنِ الشَّافِعِیُّ فِی الْغِیْلَانِیَّاتِ وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ
بِشْرَانَ فِیْ فَوَائِدِهٖ وَالْخَطِیْبُ فِیْ تَلْخِیْصِ الْمُتَشَابِهِ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ
وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا امام جلیل
جلال سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں سَنَدُهٗ صَحِیْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے تکملہ کاملہ
وصل اول کیطرف پھر عود کرنا اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ ؎

اَعِدْ ذِكْرَ وَالِیْنَا لَنَا اِنَّ ذِكْرَهٗ — هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ
باز ہوائے چمنم آرزوست — جلوۂ سرو و سمنم آرزوست
پھر اٹھا ولولہ یاد بیابان حرم — پھر کھنچا دامن دل سوئے مغیلان حرم

اللہ اللہ اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجل صلی

[۲٦۰] زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو جبریل امین دوزخ کی اڑتی چنگاری سے محفوظ رکھینگے

[۲٦۱] عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اللہ تیرے دنیا کے کام بنادے تیری آخرت تو خود میرے ذمے ہے

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی کتا اپنے پیارے آقا مہربان مولیٰ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے کریم مالک کے در اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیا کے دروازہ پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیا کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملئکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔ ع

کوئی اور ان کے سوا کہاں وہ اگر نہیں تو جہاں نہیں ؎

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں ہر کجا در نگری انجمنے ساختہ اند

آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہماں صاحب خانہ لقب کسکا ہے تیرا تیرا

ندہ ات غیرت برد کے بر در غیرت رود در رود چوں بنگرد ہم شاہ آں ایوان تعالیٰ

حدیث ۲۱۱ نزال بن سبرہ فرماتے ہیں ایک دن ہمنے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خوشدل پایا عرض کی یا امیر المؤمنین اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ میرے یار ہیں ہم نے عرض کی اپنے خاص یاروں کا تذکرہ کیجئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابی نہیں کہ میرا یار نہو ہمنے عرض کی ابو بکر صدیق کا حال بیان کیجئے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں کہ اللہ عزوجل نے جبریل امین و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم کی زبان پر ان کا نام صدیق رکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ہمارے دین کی امامت کو پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی انہیں کو پسند کیا ہمنے عرض کی عمر بن خطاب کا حال فرمائیے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں جنکا نام اللہ عزوجل نے فاروق رکھا انہوں نے حق کو باطل سے جدا کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرض کرتے سنا کہ الٰہی عمر بن خطاب کے سبب اسلام کو عزت دے[۲۶۲] ہم نے عرض کی عثمن کا حال کہیئے فرمایا ذَاكَ امْرُءٌ یُدْعیٰ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلیٰ ذَا النُّوْرَیْنِ کَانَ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلیٰ ابْنَتَیْہِ ضَمِنَ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلیٰ و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت میں ایک

۲۶۲ عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکان بہشتی کی ضمانت فرمائی

مکان کی ضمانت فرمائی ہے خَیْثَمَۃُ وَاللَّالَکَائِیُّ وَالْعُشَارِیُّ فِیْ فَضَائِلِ الصِّدِّیْقِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْہُ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ وَرَوَاہُ عَنْہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا عَنْ عُثْمٰنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ ذَاکَ امْرُءٌ فَذَکَرَ۔ **حدیث ۲۱۲** کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچڈال کہ مسجد الحرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں اسنے عذر کیا پھر فرمایا۔ انکار کیا عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خبر ہوئی۔ یہ شخص زمانہ جاہلیت میں انکا دوست تھا اس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دیکر خرید لیا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور اب وہ گھر میرا ہے فَھَلْ اَنْتَ اٰخِذُھَا بِبَیْتٍ تَضْمَنُ لِیْ فِی الْجَنَّۃِ کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشتی کے عوض لیتے ہیں جسکے حضور میرے لئے ضامن ہو جائیں قَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں فَاَخَذَھَا مِنْہُ وَضَمِنَ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَاَشْھَدَ لَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ حضور نے انسے وہ مکان لیکر جنت میں انکے لئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانونکو اسمعاملہ پر گواہ کر لیا اَحْمَدُ الْحَاکِمُ فِیْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ **حدیث ۲۱۳** کہ جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمی بہ رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انسے فرمایا بِعْنِیْہَا بِعَیْنٍ فِی الْجَنَّۃِ یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچڈال عرض کی یا رسول اللہ میری اور میرے بال بچونکی معاش اسی سے ہے مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پہنچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے کو خرید لیا پھر خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَجْعَلُ لِیْ مِثْلَ الَّذِیْ جَعَلْتَ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُھَا یا رسول اللہ کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے قَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں۔ عرض کی میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۲۱۴** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں اِشْتَرٰی عُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَّۃَ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ رُوْمَۃَ وَیَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ

۲۶۳ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جنت کا مکان عثمٰن غنی کے ہاتھ بیچ ڈالا

۲۶۴ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جنت کا چشمہ عثمٰن غنی کے ہاتھ بیچ ڈالا

عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت خرید لی بیر رومہ کے دن اور لشکر تنگدستی کے روز الحاکم وابن عدی وعساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۲۱۵ کہ حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لک الجنۃ علی یا طلحۃ غدا کل تمہارے لئے جنت میرے ذمے پر ہے ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۲۱۶ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ جو میرے لئے اپنی زبان و شرمگاہ کا ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری نافرمانی نہ کرے) میں اسکے لئے جنت کا ضامن ہوں امام الوہابیہ علیہ ما علیہ اپنے مقر کو پہنچا اب یہ حدیثیں کسے دکھائیں کہ او بے بصر بدزبان تیرے نزدیک تو وہ کسی چیز کے مختار نہیں انکو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں اپنی جان تک کے نفع و نقصان کے مالک نہیں دوسرے کا تو کیا کر سکیں اللہ کے یہاں کا معاملہ ان کے اختیار سے باہر ہے وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتے کسی کے وکیل نہیں بن سکتے ان حدیثوں کو سوجھ کر وہ تملیک الٰہی جنت کے مالک کارخانہ الٰہی کے مختار ہیں ضمانتیں فرماتے ہیں اپنے ذمے لیتے ہیں عطا فرماتے ہیں بیع کر دیتے ہیں ہر عاقل جانتا ہے کہ بیع وہی کریگا جو خود مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذون و مختار ورنہ فضولی ہے جسکا قصد فضول اور عقد بیکار الحمد للہ اہلحق کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفاذ تصرف کی دونو وجہیں حاصل۔ حقیقت عطائیہ لیجئے تو وہ ضرور مالک جنان بلکہ مالک جہان ہیں اور ذاتیہ لیجئے تو مالک حقیقی کے ماذون مطلق و نائب کامل۔ ہاں گمراہ بددین وہ جو دونوں شقیں باطل جانے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضولی محض مانے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥ حدیث ۲۱۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بکر یوم السبت فی طلب حاجۃ فانا ضامن بقضائھا جو شنبے کے دن تڑکے سے کسی حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں ابو نعیم عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت سیدی نظام الحق والدین محبوب الٰہی سلطان الاولیا قدست اسرارہم کی نسبت لوگ

۲۶۵ — نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے لیا۔

۲۶۶ — نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نیک بندے کیلئے جنت کی ضمانت فرمائی۔

۲۶۷ — حدیثیں کہ جو شخص کو دہ الصباح کسی حاجت کی تلاش میں جائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاجت روائی کے ضامن ہیں

۲۶۸ — امام الوہابیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضولی جانتا ہے

کہتے ہیں بعد جمعہ جو کیجئے کام اس کے ضامن شیخ نظام ۔ وہابی اسے شرک کہتے ہیں وہی حکم اس حدیث پر لازم **حدیث ۲۱۸** حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل بعثت حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب یمن کو تاجرانہ جاتے ایک پیر مرد عسکلان بن عواکر کے یہاں اترتے وہ ان سے مکہ معظمہ کا حال پوچھتے تم میں کوئی مشہور بلند پرچے والا پیدا ہوا کسی نے تم پر تمہارے دین میں خلاف کیا یہ انکار کرتے جب بعد بعثت اقدس گئے ۔ پیر مرد نے کہا میں تمہیں وہ بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے لئے تجارت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم سے نبی برگزیدہ کو مبعوث فرمایا ان پر اپنی کتاب اتاری وہ اصنام سے روکتے اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں حق کا حکم دیتے اور اس کے فاعل ہیں باطل سے منع کرتے اور اس کے مبطل ہیں وہ ہاشمی ہیں اور تم اے عبدالرحمن ان کے ماموں جلد پلٹو اور ان کی خدمت و تصدیق کرو اور یہ اشعار میری طرف سے انکی بارگاہ والا میں پہنچاؤ چند اشعار در بارۂ تصدیق رسالت و اظہار شوق حضرت و عذر پیرانہ سالی و استعانت سرکار عالی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کہے۔ ازاں جملہ یہ دو شعر ہے

اِذَا نَاءَ بِالدِّیَارِ بُعْدٌ	فَاَنْتَ حِرْزِیْ وَمُسْتَرَاحِیْ
فَکُنْ شَفِیْعِیْ اِلٰی مَلِیْكٍ	یَدْعُوْ الْبَرَایَا اِلَی الْفَلَاحِ

[۲۶۹] جب کہ شہروں کو دوری فاصلہ نے بعید کر دیا تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں۔ تو حضور میرے شفیع ہوں اس بادشاہ کے یہاں جو مخلوق کو نجات کی طرف بلاتا ہے ۔ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس آکر یہ حال صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کیا انہوں نے فرمایا یہ محمد بن عبداللہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوقات کی طرف رسول کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم ان کے حضور حاضر ہو یہ حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا میں ایک معزز چہرہ دیکھتا ہوں جس کیلئے خیر کی امید ہے کہو کیا خبر ہے انہوں نے عرض کی کیسی فرمایا پیام بھیجنے والے نے جو پیام ہمارے حضور بھیجا ہے وہ امانت ادا کرو سنتے ہو اولاد حمیر خواص مومنین سے ہیں عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی مسلمان ہوئے پھر وہ اشعار حضور میں عرض کئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رُبَّ مُؤْمِنٍ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ وَمُصَدِّقٍ بِیْ وَمَا شَهِدَنِیْ اُولٰئِكَ اِخْوَانِیْ الخ ۔

تمت

[۲۶۹] جب کہ میں دوری اور حاضری سے معذور ہوں تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں

فہرست کتب

وہابیہ دیوبندیہ اور فرقہ مرزائیہ و شیعہ کی تردید میں اکابر علمائے اہلسنت و جماعت خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی اور امام اہلسنت قامع البدعۃ مفتی اعظم مولانا مولوی سید ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب رضوی مدظلہم العالی کی تصانیف مندرجہ ذیل دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور سے بذریعہ وی پی دستیاب ہو سکتی ہیں دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ؛

مجموعہ تمہید ایمان و حسام الحرمین عربی با ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے حکم اور توہین کرنے والوں کی تکفیر میں اکابر حرمین کے فتوے ۱۲ر

اطیب البیان رد تقویۃ الایمان تقویۃ الایمان وہ کتاب ہے جس نے دنیائے اسلام میں آگ لگادی بات بات پر شرک و کفر کے فتوی جڑ دیئے بدعت وہابیہ کا بڑا میگزین یہی کتاب ہے۔ اسکی ہر بات کا کامل رد ۔عہ

انوار ساطعہ۔ وہابیہ دیوبندیہ کی براہین قاطعہ کے ٹکڑے اڑا دیئے اور تیجہ چہلم عرس فاتحہ میلاد شریف و گیارھویں شریف قیام و نعت خوانی ملکر پڑھنا شیرینی تقسیم کرنا جملہ مسائل کو نہایت زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے . . . . . عہ

سبیل الرشاد رد سیف یمانی پلپشہ ور مناظر سنبھلی کی ان تمام خرافات و ہزیانات کا مکمل رد ہے جو اس نے سیف یمانی میں بکے ہیں . . . . . . عہ ر

رسول الکلام۔ قیام تعظیمی اور میلاد شریف اور جملہ ضروری مسائل کا مکمل ثبوت دیا گیا ہے ۸ر

رد الرفضہ۔ رافضی سنی کا وارث نہیں ہو سکتا اور روافض زمانہ کافر ہیں باہم نکاح نہ ہونیکا مکمل بیان ا ر

مؤذن الاوقات۔ پنجاب کے تقریباً چھ ہزار مقامات میں نماز کے اوقات خمسہ طلوع و غروب مقدار یوم بتانیوالا اور ہمیشہ کام آنیوالا اور خصوصاً لاہور کے بارہ مہینوں کے مکمل نقشے بھی دیئے گئے ہیں جملہ نمازیوں کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے ۴ر

الکلمۃ العلیا مسئلہ علم غیب میں بےنظیر رسالہ ہے وہابیہ کے تمام اوہام و شکوک کا دلائل ساطع سے قلع قمع کیا گیا ہے . . . . عہ ر

بہار شریعت۔ فقہ حنفی کی بےمثل کتاب سلیس اردو میں عقاید طہارت نماز روزہ حج زکوۃ نکاح طلاق وغیرہ مسائل کا مجموعہ ۳ ہے

الصارم الربانی - مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کا رد اور اس کی تکفیر ۲/
السوء والعقاب - مرزا قادیانی دعوی نبوت اور توہین انبیا کی وجہ سے کافر ہے ۔ ۱/
جزاء اللہ عدوہ ختم نبوت میں بےنظیر رسالہ ہے حضور پر نبوت ختم ہو چکی ۷/
ہدایۃ الطریق - وجوب تقلید شخصی اور غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کا زبردست رد ۱۰/
حدائق بخشش - اعلیحضرت علیہ الرحمۃ فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام ۵/
الامن والعلا - حضور انور دافع البلا ہیں اور رب العزۃ نے حضور انور علیہ الصلاۃ والسلام کو مالک و مختار بنایا ہے صدہا احادیث اور بیشمار اقوال علما سے اس کا ثبوت دیا گیا ہے ۱۲/
مقدمہ تفسیر میزان الادیان - قران کریم کی حقانیت اور تمام مذاہب باطلہ کے اعتراضات کا جواب اور قران کریم کا تمام دنیا کو چیلنج ۱۲/
تفسیر سورۃ فاتحہ میزان الادیان تمام مسائل نماز وغیرہ احادیث و قران شریف سے ثبوت ۱۲/
لمعۃ الضحی - ڈاڑھی رکھنے کا آیات و احادیث و اقوال ائمہ سے ثبوت ۳/
خالص الاعتقاد - آیات و احادیث و اقوال علماء کرام سے مسئلہ علم غیب کا عظیم ثبوت ۳/
دبوس المقلدین - ندا یا رسول اللہ علم غیب تقلید کا مکمل ثبوت اور قلعہ گوجر سنگھ لاہور کے مناظرہ کی مکمل روئداد ۲/
وقعات السنان اسمیں مولوی نانوتوی کی تحذیر الناس اور مولوی تھانوی کی بسط البنان پر کافی رد اور تھانوی سے ۳۲ علمی و دینی سوالات ہیں ۔ ۲/
اوراق غم - آدم علیہ السلام سے لیکر امامین کریمین تک تمام مضامین شہادت نہایت دلکش اور رنگین عبارت میں بیان کئے گئے ہیں ۸/
ازالۃ العار بد مذہبوں سے نکاح ناجائز ہونیکا روشن بیان ۱/
نور ربانی - مناقب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ۶/
نماز حضوری - نماز کے پڑھنے پڑھانیکا مفصل طریقہ ۳/
کنواں پاک کرنیکا نقشہ کنویں کے پاک کرنیکے جملہ مسایل ۵/ . . .

ملنے کا پتہ
دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور
اندرون دہلی دروازہ کوچہ چنگڑاں

۷۸۶

فہرست فوائد جلیلہ و مضامین نفیسہ کتاب

الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء

مصنفہ

امام اہلسنت اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ مقبول عام ریلوے روڈ لاہور - قیمت ۱۲/

نوٹ: جملہ تصانیف علماء اہلسنت بالخصوص تصانیف اعلیحضرت امام اہلسنت مولینا مولوی الحاج محمد احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں

نوٹ: جملہ تصانیف علمائے اہلسنت خصوصاً تصانیف امام اہلسنت حضرت مولینا مولوی سید دیدار علیشاہ صاحب مدظلہ مندرجہ ذیل پتوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں:

ملنے کا پتہ ہے شیخ الہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ: مر اللہ والوں کی قومی دوکان کشمیری بازار لاہور قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ شیخ محمد اسحاق تاجر کتب ہال بازار امرتسر ...... قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ: رضوی کتب خانہ بریلی محلہ بہاری پورہ ... قیمت ۱۲

خاتمہ کتاب

ملنے کا پتہ۔ صدر دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور اندرون دہلی گیٹ قیمت ١٢/